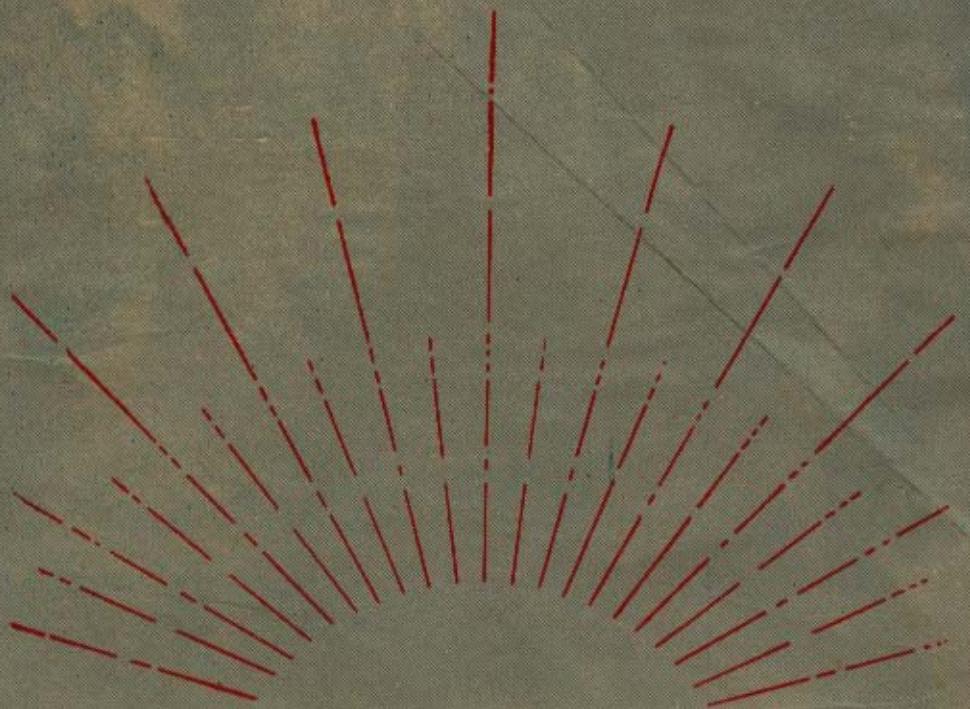


محلی تعلیٰ ماہنامه دیوبند



مرتب: عاصم عثمانی وزیر افضل عثمانی (اضدیین دیوبند)

الہم ٹائم فیکٹر

Naunehal

TRIPLE
KNOCK
OUT

نوہال آب و ڈامن لے جی۔ ابی۔ ۲، سی۔ ڈی
اور ٹکلیسیم دغیرہ کی آمیزش کی وجہ سے پھول ہیں
بیماریوں سے مظاہر کی سرگنا طاقت پیدا کرتا ہے۔
اپر دست بخار، بدھنی اور کمزوری کو دور کرتا ہے
اور دانت نکلنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
۲۔ پر پھول کے جسم میں ڈامن کی کمی
کو پورا کرتا ہے۔

۳۔ پر اعضا کی نشوونگا کرتا ہے۔ اور
پھول کو اس قدر مضبوط بناتا ہے کہ
بیماری بچران پر جلد نہیں کر سکتی
قیمت فی تیشی حرف ایک روپیہ۔

ہوس سرما کانیا لٹر بھر جائے مقای ایکٹوں اور شاکشوں سے مفت
حائل کیجوا براہ دراست
رسالہ قوم کے نوہال مفت طلب فرائیے
جم سے منکرائیے۔

Hamdard DAWAKHANAH 001-001
رکھد ر د د و اخانہ (و ڈف) ولی۔

دارالفیض رحمانی کی ایک اور بخشش

جوہرِ ملک و ندان

جب طرح "مُسْرِهٗ دُوْسِنْجَف" نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جدید طرزِ علاج کے مقابلہ میں بعض قدیم و دائیں اس بھی وقیت رکھتی ہیں۔ اسی طرح "جوہرِ ندان" بھی ثابت کرے گا کہ دانتوں کی صحت اور جسم والکشی کیلئے ذائقہ پاڑنے والا دندان کیم کے مقابلہ میں بخوبی خسر پنج ہالائیں کام مدداق ہو گا۔

● دانتوں کی تمام بیماریوں کو دور کر کے منکر کو خرافی سے بچا لے گا۔

● واڑو دانت کے شدیدی سے شدید درد کو فوری ترکیب سنگین دیتا ہے۔

● کسیکر کو مارتا ہے اور ملٹے ہوئے دانت جاتا ہے۔

● صحت مند دانتوں کو مزید توانائی عطا کر کے آئیوالی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

● روڈا فرج اٹکلیوں سے مل کر کلی کر دیجئے دانت چمکنا نہیں گے۔

● اگر دانت یا داڑھیں درد ہو تو ذرا سا ملکر چند منٹ لال پکالیے۔ درد درہ بہ جائے گا۔

● دانتوں کی پرداہ نہ کرنے سے منکر کی الکٹریکیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ داشمندی اسی

● میں سے ہے کہ مریض ہوئے سے پہلے دانتوں کی حفاظت کریں۔

● چار تو لہ کی شیشی کی قیمت دس اتنے۔ محصول اک ہے۔

● اگر دوستِ بخج کے ساتھ منگایا جائے تو مد نول پیسے زیر ایک ہی ٹھوڑا کیمی ایک روپیہ جا انھیں لوت۔

بہترین جائزگی۔

دارالفیض رحمانی دیوبند ضلع سہاولپور یونی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَا مَنَّا نَهٰیٰ بِلِیْلٍ (دیوبند)
تجھی

ج ۱۵
شمارہ ۹
ہر انگریزی جمینے کو پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے
عام لانہ قیمت پانچ روپے

فی پرچھ میات آنے

مزید سے سالانہ چند جیسا استطاعت

بافت ماہ نومبر ۱۹۵۲ء

مکان	صاحب مضمون	مضمون	مکان
۱	ادارہ	آغاز سخن	۱
۲	حضرت جگ مراد آبادی	سر اپا (نظم)	۲
۳	عامر عثمانی	غسل	۳
۴	ادارہ	تجھی کی ڈاک	۴
۵	جناب سید رضوان	حیات و مرگ (نظم)	۵
۶	خلف شعراء	منظومات	۶
۷	جناب محمود پروین	اسان اور رحمت خداوندی	۷
۸	جناب ملا ابن العرب مکی	مسجد سے بخانے تک	۸
۹	جناب عبد الرحمن الاعظی	انکار حدیث کے بعد اسلام کا بقایا مکن ہے	۹
۱۰	جناب یکم عظیم ذیری	نذرِ زکام	۱۰
۱۱	خلف شعراء	منظومات	۱۱

پاکستان کا ہستہ	ترتیب دینے والے	ترسیں زر اور خط و کتابت کا ترتہ
دفتر تحریکی دیوبند ضلع سہارپور	شیخ سالم اللہ صاحب علی	۵/۲۰ نامہ آباد کراچی - پاکستان

اعازم

میری سنو جو گوش نصیحت نیزش ہے
دکھ جو نجتے جو دیدہ عبرت انگاہ ہو

متفقہ ہو جائے اور صندوق پار جا گئنا، قرار دیا جائے، اگر ایسا ہے تو پھر میں صاف لکھ دیجیے کہ چلوگ مرزا بیت یا صیانتیں قبول کریں، یا اس سے شرم کئے تو ہندوؤں کے کسی گروہ ہی شامل ہو جائیں، کیونکہ ہندوستان دھرم اور اسلام کے مبنیں بھی اُسے دن ہندوستان سے اگر کلپنے دیا کی تبلیغ کرتے ہیں، مگر اگر کوئی گرد وہی دادا راست ہے تو اپنی مستحقیات کلبے، قادر ہانی شیوه، اپنی بخشت، عیناً ہی، ہندو، کسی بہانہ تبلیغ کرتے ہیں اور یہی اپنی امت دامیاعت، بیشامہ باقوں کو کلپنے ضریر کے خلاف اور باعث غلط جانش ہو سے بھل کر ٹھوک کے باخت منقول رہ چکیں کر سکتے اور تم سے بعض لا جواہ سہا ہو کر بد عقیداً و مگر اسی وجہ سے ایسا، کیا ان حالات میں ہر ایسے کلبے دین اور ملک کو برحق کہہ سکیں؟ کیا خواجہ سعین اللہ، پشتی، اور ان جیسے دیگر مملکت امتت کا نام لے اس کوئی نہیں رہا جو خدا کے دین کی تبلیغ و اذان کے لیے سفر اختیار کرے جیکہ توحید صاحب اور دیگر ہوم و ہوم دوستین ہندوستان جیسے گھرستان میں تو تھا فراہم ایسا اکابر رحمت ہو سے پہنچ کرے میں اذان حق کا بہت ادا فریضہ ادا کیا، ارج ہم باقاعدہ دھوت دیکھ بلسانے ہیں اور جن اپنے بھائی کے کفالت روزن کا وفده کرتے ہیں، تسبیح کوئی اثر کا ہندہ ہوتے نہیں کرتا۔

اسے لوگوں کو دو خدا مغل جلال الدین ہندو، اور کوئی قوم ایسے تھے کہ اسے
دھن سے پاہیں غلام بنائے ہوئے ہے، آئی یقیناً تھا راست اعمالی
ہذا دستی سی اور سب تو قبیلی ہی کا نتیجہ ہے، تمہے دستیاں کو سب
کچھ کوچھ لایا اور دنیا بھی تھے مخ پھرے ہوئے ہے، میرا اول اصل ایسا

تجھی کے یہ لئے خربزاروں کو بادا ہو گا کچھ عرصہ ہوا
ہم سے امریکہ کے لئے کسی سبلی کی ضرورت پر کچھ سلوک لکھی تھیں
تیجہ میں ہندو یا اکستان سے کچھ خطا ہا جائے پاس لئے، جن میں
امریکے کے فریک صاحب کا پتہ دیا فact کیا گیا، ہم سے ان
سکے جواب میں پول پرست تکھدیا، اس کے بعد کیا ہوا ہمیں نہیں
علوم، لیکن ہمارے امریکی دوست کے تازہ خط سے ہو کچھ علوم
ہوتا ہے وہ اس سب سیں نہایت سبرت، انکی اور میں امور
ہے، ایم ڈیٹا کی متعلقہ عبارت کو محض اصلاحی زبان کے ساتھ
لے چکر پڑھ کرستے ہیں۔

و ہو ہذا

"تبلیغ دین کے واسطے دس کروڑ کی امدادی میں ایک
عائم رین کا ہندو نہایت سبب خیز رہے، آہ! کیا جیسہ علماء
ہندو جیسے علمائے پاکستان صرف دکھنے کے ہاتھی کے دامت
ہیں، ہم پرچھتے ہیں یہ علماء اکثر سر ٹھنڈا کی دو اور، جب کہم
دین والی کی تبلیغ کے لئے ہر طرح سے علماء کی خدمت اور اخراجات
کی کفارت سکے واسطے تیار ہیں، یعنی اسی تھی تجوہ یا معاوضہ
یا زمانہ جو کچھ اسے کہہ سکتے ہیں، مگر کم سے کم ہندو پاکستانیوں
اتھی سہیں دی جا سکتی، اس سے بادا ہو کسی عام دین کی روگ
جیت سہیں پیدا کئی، دینی ہوش پیدا نہیں ہوتا، اتنا ایسا زمانہ
کر سکتے کہ خدا یہ بھروسہ کر سکتے ہوئے کچھ دن کے لئے دن کو خربزار
کہہ کر امریکے آجا جائیں، (حضرت ہے کہم جیسے علماء ان کے متعلق
کیا رائے قائم کریں گے، کیا دوسرا دیوبند ندوہ، رامکوہ، بربی
لکھنؤ سب جگہ ایسی ہی تعلیم ملتی ہے کہ دینا کا درود دوسرے سے

پاسے رہیں گے؟

اپنے ہیں مختلف علماء کے پیٹے تکیں، اگر اپ کے علماء
ایسے علماء نہ ہوں جیسے امریکی اکر بیخ کی حاشائی کو مولانا انعامی
کے پیٹے سے مطلع کریں، یا احمد رضا خا صاحب بریوی کے کمی شاگرد
مرید کا پتہ بتائیں، چاری طالعات تو بالکل اس ذوق بندے والے کی
سی ہے جو ایک سکھ کا سہارا بھی غیرت بھانتے ہے:

اگلے چون کوہہ ایک جذبے کے عالم سر تحریر فرماتے ہیں۔
کیا جاہدین حضرت خیاث الدین کیسا تھا پانچا پوت کے حاذہر
دوس کو لامدان تھے جب انہوں نے فریزہ سوہا گان ہند سے
چکڑا تھی وہ سمجھ لیتی ہے کہ چند ہزار سے زیادہ نہیں تھے، اور
اچھوڑوستان کے چار کروڑ فرزانی تو تھی درست ہیں کہ ہندوؤوں
میں ماریا، لوٹلیا، سے عوت کر دیا، حکومت کے آئے کوڑا لئے
ہیں، اکدم ظریف حکومت کیتی ان کا یہ شور و شہادت شہزادہ موسیقی بن کر
رہ گیا ہے، کیجاوا کر دیں کوئی جعلیں بن یہ صرف کا بھیجا احمد
بن قاسم ہیں؟ کیا.....

سفید چالیسے اس سر صحیح بیکار کے تھے!
ہمائے امریکن درست کی سر صحیحیت ہبہت الگیز اور لائق توجہ
ہے، کیا اس پر کچھ کہنے کی ضرورت تھے، میا سیستہ یا ہندوؤوں
وہیڑہ کو جھوڑتھے کوئی بھی مسلمان ان کی تبلیغ کو حوت کفر حکم
قطعًا نظر انداز کر سکتا ہے، لیکن قادیانی تبلیغ کو کیلئے کہیجے کو یہ سلام
ہی کے نام پر اسلام ہی کی اصطلاحوں میں اسلام ہی کے نام بیوا
کر دے ہے، اور قادیانیوں کو یوم اذل سے اگر زور کی پار گا،
یہیں ہمدر مقام جو جوستہ حاصل ہے اور جس کا ہبہت بلا بیوت
موجودہ پاکستانی سیاست ہے، اس سکھیں نظر فدا میانی
مبلغوں کی مقبویت کے درپر وہ انتظامات خود اپنی کفسہ بھی
کرتے ہیں، جس کا بھوئی نتیجہ ہے کہ جیلیں بھوپال بھائے کم علم
مسلمان مزاجیت کو اطہرا اسلام تسلیم کرتے اور زور کو تریاق
کھکھلتے ہیں۔

DUTCH GUINA
وہ کائنات، جو کی امریکے
بھی کئے مسلمان ہیں، اس کی شرکت خود امریکن بھائی
کی زبان سے ملتے۔

لکھنؤے نہیں بھرتا، صرف آپ کے کم دھنے کا خوف ہے
معاف فرمائیے گا۔

یہاں تک کلکر بھائے درست نے کچھ اور اعادہ تھی
سے متعلق امور پھر دیتے، لیکن جو جنہیں بالمنزہ ہو، پھر اسی مضمون
کی طرف ناتا سہ، چنانچہ لکھتے ہیں۔

کیا ہندوپاک کے جیہے علماء اور اپنی حدیث حاصہ پر
انہیں تبلیغ دین فرض نہیں بھی، جیکہ نادبایوں نے نہ اسے
یہاں تک پہنچ بیج کر پورا فتح کھو اکبر کھا ہے، اگر تبلیغ دین فرض
ہے تو علماء کے ادارے کہاں کہاں ہیں؟ اور کس کس طریقہ
سے تبلیغ ہو رہی ہے، کس ادارے میں کتنے ملکوں ہیں اور کون کون
ملکوں میں ملکیت گئے ہوئے ہیں؟ اور اگر ان سب بالکل جواب
لئی ہیں اور بتائیجے کہا علماء کو "علماء" کے مزاج لفظ سے یاد کرنا
بجا ہو گا؟ یہ سوال اس سلسلے کے مرتبہ اگر وہ لاہوری امام قادیانی
ہمائے سامنے ماف صاف کہتے ہیں کہ تم دنیا میں کٹکٹ کر دیوبندیکن
لاہشہ بے جان اور صرد و مغلل، کچھ نک تھا اس دین درست
نہیں ہے۔

تعجب ہے کہ مزاج اعلام، حدقادیاں چند روزہ
اپنی جماعت مسلم کو کچھ تباہ اور اس کے بعد اس کا مرید ہندو
لاہوری اس کام کو اگلے بڑھاتا رہا اور ان کے مصلحت دنیا ہمیں
جگہ جگہ اپنے ملک قائم کر کے مزاجیت پھیل رہے ہیں، لیکن
اپنی منت والجاجعت احتساب آخرت سے ہے پرہوا، دینی
حیثیت سے عاری، فرائض تبلیغ سے ہے تعلق تک تک دیہم
دم کشید کا مصلحت بیٹھے ہوئے ہیں، کیا امام اہلسنت
مولانا ابوالکلام آنادر کا جنی علم اسی لیے تھا اور یہ کو حکومت
ہند کی وزارت کے ذریعہ جنرال اکاؤنڈسپیس اپنے اور لفظیں کہیے
لکھ کر جھوڑھائیں اور جس دینی علم کے باعث انہیں عوت و حکمت
کام رتہ ملا ہو وہ برباد ہوتا رہے اور مولانا اپنے علم درس کی حکما
ہنود کی تعیین پر وقف کر دیں، کیا مولانا نافذ نہیں رکھتے
انہائے بغیر صرف دلپتی دعویٰ، وسائل اور دولت کے ذریعہ
ایک اعادہ نہیں بھی نہ قائم کر سکتے گے، اور اس کے باوجود
امام اہلسنت مزاج لفظ سے ہلد کے جاسے کے محقق قرار

”کل تعداد مسلمانوں کی اس لکھیں تقریباً ۴۰ ہزار ہے جن میں چالیس ہزار جا وی مسلمان ہیں جو کہ شامی المذہب ہیں مگر ان کی دینی حالت نہایت بہتر ہے کیونکہ علم دلے لوگ ان میں قریب تریب یا نکل فتوح ہیں، لیکن ہزار ہزار مسلمانوں میں کچھ دین کی شدید بدعت ہے، مگر زبانوں نے ان میں بھی ہر یونگ بچا دیا ہے، بہانٹک کہ بھائی بھائی اور باپ بیٹے کا غالپ ہو چکا ہے۔“

ایک ہیز جارے دوست کی تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس نزدیکی کے ہلاکہ جو یہ دوست اور ان کے ساتھیوں کو بطور دوسرا مسافر تھیں کو نہایت ہیں کوئی مزید وظیفہ بھی کوئی نہیں امریک کی طرف سے مل سکا کا، اسی وظیفہ کو فی الحال کچھ حل لئے اپنی صفت ہوئی الحقيقة خوش بڑا، کم ام اور دنیا پرست ہیں کاربہ ہیں اور بھائے اخاء و علم کے پیروت ہیں لیکن ہر بے زین، مگر کوئی بیر و فیصلہ وہاں چلا گیا اور عالمی مسلمانوں کا سچے کام کیا تو صرکاری وظیفہ ضرور سے مل سکتا۔

اب اہم اپنے ان اخبارات و دسائیں سے جو کہ مقصود حیات تبلیغ دین اور خدمتِ اسلام ہے، عرض کریں گے کہ مذکورہ بالاقتباسات کو پہنچاہے میں کاظم وحدی صدر پریے صفات سے بفضل کریں، اور ذیلی نوادری سے اہل حضرات کو پیش فخر دیں پوری کرنے پر اصحابیں، نادیم کشاپر ہے کہ جائے اسلام نے اس دریں جیکہ صفر کے دسائیں نہایت مدد و نفع، رائی خطر و دسے بھر پوری تھیں، دو دنی صفر کی منزیل بے اسائیں اور ہی دس نہیں، اسلام کی تبلیغ، دریت حق اور خدمتِ خلق کی خاطر اور دراز مالک کے سفر اس حالت میں کے جیکہ اجنبی سر زینوں یعنی اخیں جمال و مال کا مختلف دھڑوا، اور انجامی پر بیانگوں کی قومی قیمتی، کیا جو ہوائی جہاد دوں اور تیر قاتار بھری جہاروں کے بعد میں ہر طرح کی آسمانیں اور حفاظتیں، سچے ہوئے مالی کھاتت کے ماہدوں اسالوں کے دسیں دویں جنگیں، ایک دوڑوں ایسے جنہیں جنکے جواہر کی جانب پڑھوں گے اور دیگریں اسیں دشمنانی دین کا آؤ گریں اور دنیاۓ اسلام کو تباہ فوجاں اور بھیجیں جو پھر کے شدید الرحمت کی وجہ ہیں بڑی کریں۔

”کلیل جعلیتی سے نکلتا ہے وہ اگرچہ پہنچے مبلغین اور علاماء اور خادمان دین دلت سے کیلے نہایت شاہر ہے، لاریب کہ اس نے تاریخ اسلام کو مہیج چھڑا دے شیخ قطبیم کا ایک ذریں ہاپ عطا کیا ہے، لیکن اول لوگوں کی روشن سے بیان کا موجودہ صاحب اقتدار بخیر کو خوش نہیں ہے، کوئی بخیر جو دینی معاملات دسائیں ہیں اس طبقہ کی اندھی تعلیمی و اتباع کے بناستے کبھی بھی نقد و فرق کی وجہ کوئی تجھے ہے اور اصولِ کلیات کے ساتھیں شخصیات کی پرواد ہیں کہ اس

ہر جا میں بخارا ہوں جسیں تبلیغ اور صرف شیخ کے بیش سرگردان ہاکیت تھے، بلکہ اس تبلیغ کا فن ایک حصہ ایسی سائنس ہے جو مل گیا ہے امام کی خداوندی حدود کا دارالاسباب است ہر وہ گلی ہے لیکن جلد ہے کہ اس سے باقی تبلیغ کا کام لے سکتا ہے۔

بھرپور ابتدی تبلیغ کے لئے تیار ہو، کوئی شرکار کرے ہیں، لیکن ہم سے زیادہ اس امر پر تبلیغی جماعت کو توجہ دینی چاہیے کہ اس کا اذن مقصود زندگی ہی تبلیغ ہے، اور اس سے یقیناً یہ اخود دیوبیش نظر کام انجام دے سکتے ہیں۔

ہم پہنچنے دوست سے خط کے ذریعہ بھی حملہ کر سکا کوش

کریں گے کہ وہ اپنالیکی انتقام ناوجائز کروں گے اور بعد کی مشاہدہ دسے ملکیں گے، اسیں خاید و میہنے صرف ہو جائیں، تب ہم تجربہ

استفادہ بخیں ہیں شائع کر دیں گے۔

لیکن خود کو کیسے کوئی کھلی اخلاق پڑھے یہ کوئے بازی!

کہا تھوڑے کریں گے اہل امریکہ جملے سو دلگھ مبلغین کے باسے جسیں!

ناہم افراد دشیں بیان در دشیں، ایسا ہم اندھا شقی بالائے دنگا

اگر کوئی صاحب ابر و ماستِ مراحلت کرنا چاہیں تو ہماری خط

کھلکھلے مکمل پڑھوں گے کرکے ہیں، لیکن گستاخی معاف، وہی لوگ

لکھیں کریں جو غالپ بر پیگنڈے کا مقابلہ کریں، بر جل جواب

دینے اور تبلیغ کے دیگر ثبیب و فراز سے مددہ رہا ہوں گی ایسیت

رسکتے ہوں، بعض امریکی سیرا و نذردار وظیفہ کی وجہ اس عمل

یں کافی نہیں، ہم اس طرف ہے کہ ائمہ کیے سے مغل جواب اُنسے پرم

کوئی بخیر کی وجہ ہے اسی وجہ پر اس طرف ہے۔

لے کر اس طرف ہے اسی وجہ پر اس طرف ہے۔

تجھکر کا "سرپا" فال ناہمکمل ہے، کوئی ماہ ہوئے جب تھی کی ایک ملاقات میں آپ نے یہ احقر کو خصوصیت سے
عایت فرمایا تھا، تلقان سے اس وقت کوئی نہ کوئی، اب وہ بعد ملا ہے تو ہر یہ ناظر ہے... جلک کی شاعری
پر کسی تبصرہ کا پول نہیں، لیکن اتنے کہہ لئے بھی نہیں، بلکہ اُنکار فارسی شعرت سے سرپا لگا، اسی کے جو کارنالیتی پر کے، جلک کی کافی
نزکت بیان، گیرائی اثر، ملاست دفعاتی اصرہ ہام کے لامعا سے ان سے کہنیں، ملک زمی اور گزاریں تو اسکے پر ہو گیا ہے۔

معکوپا

دہ جُنِ کافر، الشدا کبَر
کشور کشائے، دل ٹئے خوبیاں
شہکا فیطرت، انجاز قدرت
میسا پردشے، ساغر چھپیے
لغزی لغسے، خوشبو ہی خوشبو
جانِ توحہ، روحِ تفاسل
گفتار شیریں، خیام و حافظ
گیسو و عارض، شانہ بہ شانہ
دہ متذین غنا، دہ روئے رنیں
دہ امتنان شرم و شراریت
دہ مست لظریں، جب لٹھتی ہیں
دہ ہوسکم گل، دہ شیشہ موسل
دہ بزم خلوت، دہ طرف گخش
شریائیں جن سے، سادون کی راتیں ۱ دہ حلقة ہائے، زلفِ معنبر
گفتار یہم، اجمالی ہستی
رتفار بزم، تفسیرِ عشر

حضرت
حجہ
مراد آبادی

شہرِ کنٹ

عَلَّامَ حُسْنَةِ عَثَمَانِي

سیٽی تو شوار اپنے نریں ہیں، مقامِ سوز جگر سی پہلے
نظریں یہ وستیں کہاں تھیں مکسی کے فیضِ نظر سے پہلے
مسافتِ قلب روح ملے کہ اسیاحت بخوبی سے پہلے
گردہی فاصلہ ہے قائم، جو فاصلہ تھا افسوس سے پہلے
گچھن سکتے بھی جاسکو گئے یہ پوچھ لوانہ بڑی بیٹھے
دل استغڈ مضمحل نہیں تھا اوازش چارہ گرسی سے پہلے
ہزار دو درجے نے روکا، ہمیں تے سنگ درجے سے پہلے
وہ اہل ظاہر گذشت کے نکھیں، فدا تری برپا نہیں سے پہلے
یہ دلکھنا ہے کہ آخر اخراج، دہوان اُنھے گاکھر سے پہلے
چراغِ ایدگل ہوا ہے، نظہور روزِ سحر سے پہلے
حضرتِ فران سے یہ فتنہ نہ گروں علا ہوا تھا انظر سے پہلے
یہ آشیاں خودہی پھونک لازماً نہ مل تھے قیصر سے پہلے

کمالِ علمِ ہنسنے لئے عاصمِ بنا دیارات کو سورا
گناہ آتنا حسین کب تھا، کمالِ علمِ ہنسنے سے پہلے

خیالِ سود دنیاں ہٹا جبے، گذر غم خیر شر سے پہلے
سحر کے انوار دیکھتا ہوں، ہطلوئیِ خجم سحر سے پہلے
تجھے خود اپنی خبر ہوا لازم، جہاں کے علم خبر سے پہلے
یہ کسی نہ زل ہے کسی لدیں، لکھ کئے پاؤں چلتے چھتے
قفس کے لئے سادہ دل اپنے نفس کا در تونٹا تو مکن
لوازش چارہ گرنے نہ دم، دیباً تو دل کو قرار لیکن
خلوص پائے طلب کے صدقے، کہیں بھی پائے طلب تھے
خر کے بیل پر جو در ہو ہیں، ہماری دلیوانی کو طعنے
میں ضعیل ری ہیں مہر، لسب، نیاق اُنکی جیسا کوئی پے
طویل ناکامِ زندگی کی، یہ ملات کیسے کٹے گلی بارب ای
کہاں وہ نظروں کا ک تصادم کہا تھا مفبیو لطفِ یاہم
وہ خواست پر صحیح کانا، مری خودی کو نہیں گواہا
کمالِ علمِ ہنسنے لئے عاصمِ بنا دیارات کو سورا

بُلْ کی ڈاک

خوب سای ہصلیت:- فائل میں کثیر سوالات جمع ہو جائیں کے باعث ایک ماہ تک مزید سوالات قبول نہیں کئے جائیں گے۔ ماہ نومبر تا ۲۰۱۵ء میں کوئی حمایت سوالات نہیں پیش کر دیجئے جائیں گے۔ بہت ضروری اور فوری جوابات جوابی ڈاک سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مہینہ جمادی

جواب:-

عطا رہ رہی ہو رازی ہو منتہی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے آہ وحسہ گاہی
آپ نے جو مسائل پر اتویٹ ڈاک سے دریافت کئے
تھے ان سے کچھ ضروری ۱۵ بات ہم نے عرض کر دیتے ہیں۔ زیادہ
تفصیل میں جانا پر انسوٹھر اسلامت میں ہاتھ لئے گئے تکمیل کی طبقہ
بھی اس کا اندازہ آپ اس سے کریں کہچھ سوالات "تجھی کی اک"
کے لئے آتے ہیں کم و بیش لستہ ہی جوابی ڈاک میں بھی آتے ہیں۔
اور بے حد مختصر جوابات لکھنے کے لئے بھی ہمیں بیکار و صفت ملکہ کرد
ہو۔ حال دہ نکتہ جو ہم نے عرض میں لکھا تھا جس کو نہ کلم
ذریعہ پر مقصود نہیں۔ وسیلے پر مزدیں نہیں۔ اصل مقصد اور
مزدیں میں ہے۔ ایک سلطان قرآن و سنت اور اتحاد و هماکی دینی
تمانیف کے کتابی مطالعہ میں ساری علم صرف کردے اور اعلان
صالح کو ذریعہ تذکرہ باطن پر توجہ نہ دے تو وہ ملا مسے اور
پروفسر اور مدرس العلماء تو جن ملکات ہے "موسیٰ و سلم" نہیں بلکہ

سوال:- از جمیل الدین چشمی شریفی غاذیش۔ (علم عمل)
تکمیلی نفس اور ارشاد دینیت کے سلسلہ میں جوابی
غاذی آنکھاب کو رواز کیا تھا اس کا جواب اس قدر تمہری یاد
طبعیت نشر ہو گئی۔

میں ہمہ و صلوٰۃ کا تو تقریباً پانیں ہوں۔ بلکہ جیسا
علیہم عرض کیا تھا میرا زیادہ وقت قرآن و حدیث کی مطالعہ
بڑے بڑے ملائم کی تفاسیر اور دینی و ملیٰ کتب میں غور و تکمیل
گزرتا ہے۔ بلکہ ان مسائل میں جن کا ذکر ہے میں نہ اپنے خطاب
کیا تھا اور وہ صرفے بہت سے مسائل میں طبیعت اقطعہ مطہیں
نہیں۔ ریب و شک اور گمان و تذبذب کی کیفیات طاری ہتھی
ہے۔ دل و دماغ میں ایک طرح کی تلگی اور جھٹن سی ہے۔

براہ و کرم آپ تعالیٰ کی ڈاک میں کوئی ایسی بیادی بات
تفصیل سے واضح فرمائیں جو میرے تذکرے نفس اور صفاتی باطن
کے لئے منید پہنچے۔ درستے بھائی بھی اس سری ناپیدہ اٹھا
سکیں گے۔

اگر انتخابات میں مسلمان حصے سے سکتے ہیں تو کوئی جماعت کا ساقہ دین؟

یہاں پر ایک گورنمنٹ قاضی مولانا مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے ملک میں وہی بڑی جماعتیں ہیں۔ ایک کانگریس پارٹی دوسری یکوونٹ پارٹی۔ کیوں نہ پارٹی توبے دین اور منکر کرنا جامعت ہے، لہذا مسلمان کسی طرح اس کی تائید نہیں کر سکتے اور اپنے ایمان کو نہیں بیچ سکتے۔ بڑی دوسری جماعت دہ کانگریس پارٹی سے۔

لہذا مسلمان ایکشن میں صرف کانگریس پارٹی کی ہتھیاری کر سکتے ہیں جو مسلمانوں کی فلاح و ہبودی کی خاصیت ہے۔ اور حکمران پارٹی بھی ہے۔ اگر مسلمان ایکشن میں حصہ نہیں اور کانگریس کی تائید نہ کریں تو اپنا حق نہ اندھی کھو دیں گے۔ جو نہایت ذات و خواری کا سبب ہے۔ اس طرح کانگریس پارٹی کی تائید کو کہے ہی مکمل پارٹی کو خوش کر سکتے ہیں۔ اور مسلمان بھی یہاں خوش حال رہ سکتے ہیں اور جس کی دلیل ہے قرآنی آیات بھی میں کرتے ہیں۔

جوابات:-

آن کل جو فرض ہے وہ اہل سیاست جاتیں اپنا پہنچاں جبست ہے جہاں تک پہنچے سیاسیات میں ہم کوئی اچھی اور قابلِ اعتماد رکھتے ہیں کی اہمیت خود میں نہیں پائتے۔ صرف اتنا کہ سکتے ہیں کہ۔ لادینی حکومتوں کے نام نہاد جموروی انتخابات ہر صورت ایک خدا ناشناس بلکہ خدا ایسا اہل سیاست کے کھلوٹے ہیں۔ کانگریس کی تعریف و توصیف میں اتنا تو بے شک کہا جاسکتا ہے کہ اس نے اپنے دور اقتدار میں حکم کھلاوہ تھا۔ مہماں مسلمانوں پر نہیں ڈھالکے جو وقت و جبر کے مل پر ڈھا کسکتی تھی اور جن کی موقع فرقہ پرستوں یا کیونٹوں کے برسر اقتدار آجائے کی تکلیف میں ہو سکتی ہے۔ میکن جموروی طور پر کیا اس نئے واقعی مسلمانوں کے ساختہ اضافات کیا ہے؟ کیا اس نے اپنے کافی قانون کے مطابق عمل اچھی مسلمانوں کو اپنے ملک میں وہی سادوی حقوق دیئے ہیں کا جریباً اچھ کل کے جموروی آئندوں میں ہے؟ کیا اس نے مسلمان دشمن فرقہ پرستی کی

موس و مسلمانوں کے لئے زندگی کے ہر کوئی مشکل کو احکام اسلامی کی تفصیل سے محروم کرنا اور کہ داروغہ کا عجمہ بتانا ضروری ہے۔ اور اولیاً و معاشرین کی صحبت اور فیضِ نظر اور تعلیم و تربیت سے نفس اتارہ کی سرگشی کر دیا اور سلوک وہ ایسے کی منزل ہے کہ تو ہم کے مقامِ احسان کی طرف پڑھنا مسلمان کا عالم زندگی ہے۔ تہب کتابیں یا بعض فرض عبادتوں کی جموں پا بندی نفس کی سرگشی کر دے گے اور باطن کو صفا کرنے کے لئے کافی نہیں۔ آنحضرت رسول اللہ کوئی صلی اللہ علیہ کی جماعت ببار کر اور اسہة حصہ اس حقیقت کو مجھے کے لئے نہیاتِ حمدہ آئینے ہیں۔ بعد کے ملار و ملحا اور اتعیس کا اسوہ بھی اس حقیقت پر خوب روشنی ڈالتا ہے۔

قرآن بے شک ایک سیکھ ترین سرخیز پڑھایت ہے اور احادیث بخوبی بلاشبہ ایک پاکیرہ تر خزانہ نور ہے۔ لیکن اس سرخیزی اور اس خزانے سے حقیقی بعض اور کوئی حامل کو سکے لئے تلبیٰ ضمیری صلاحیت اپنے پریری کو زیادہ سے زیادہ پڑھانا اور یقین و ایمان کو پختہ سے پختہ کرنا ایسا بھی ضروری ہے جیسا کہ سوچ کا انعام کا سامنہ کرنے کے لئے گفتہ اور ٹھوس اجزا اور کوئی آئینہ کی شکل دینا ضروری ہے۔ ایک پتھر سوچ کی شاخوں کا انعکاس بالکل قول نہیں کرتا۔ ایک شیئن کا پتہ اور ایک شکل شدہ شدہ لوما تقول کرتا ہے۔ لیکن آئینہ سے کم۔ اور آئینہ پوری طرح بلکہ احتہا ہے۔ بھی حال قرآنی فور ہدایت اور آنے اپنے حق کا ہے۔ کوئی شخص اپنے مال کی کثافت کو قرآن دست کی برازی پہنچوں کرے اس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو پتھر کی بے اُردی کو سوچ کی کم۔ ای اور بے نوری پر چھوٹ کرتا ہے۔

غائزہ کلام اس تسبیحت پر کجھے کہ مطالعہ کتب میں بہت زیادہ وقت صرف کرنے کے بجائے اعمالِ صالح اور تربیت نفس پر زیادہ وقت صرف کیجھے۔ اور جادہ منزل کو سمجھ بیٹھی۔

ترے پتھر پر جب تک نہ ہو نزول کتاب

گزر گئے کشا ہے زر آنی نصاہیپ کشا ہت

سوال:- نام و پر نعلوم۔ (سیاسیات)
مسلمان آئینہ ایکشن میں جمیعت جموروی قوم کے حصہ لے سکتے ہیں یا نہیں؟

خاطر خواہ یعنی کجھ کی؟

یا اپنے سوالات ہیں جن کے جوابات ہر صاحب ہوش
ماجنی قریب کی تاریخ اور حال کے اتفاقات سے آسانی مانسل
کر سکتا ہے۔

سوال ۶: از سلیح الحسن۔ راجح در دکن، بلوغ کی مدد
یا تو سلمہ کو زکوٰۃ عاقل بالغ پر فرض ہے۔ شریع
طلب یہ چیز ہے کہ شرعاً طلاق کا کس مدرس بانٹ کر جا سکتا ہے۔ اور
ٹڑا کی کس عمر میں بالغ کیجی چا سکتی ہے۔ اگر راستے کا حکم ہونا اور
ٹڑا کی کمالانظر ہو ناجی اس کے بمقابلہ کی ملامت بھی جائے تو
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ سال ہیں ہر ٹڑا کیاں حافظہ
ہونے لگتی ہیں اور ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ سال میں ہی طلاق کا حکم ہونے لگتا ہے۔
سوال یہ ہے کہ شرعاً اعتبار کس چیز کا ہے۔ جیسی کیا شریعت نے
بلوغیت کے لئے عمر کی قید لگاتی ہے یا یہ علمات ہی بلوغیت
کی دلیل ہیں۔ اور زکوٰۃ ان پر کب فرض ہو جاتی ہے۔ جواب
مرحت فرمائیے۔

جواب:

اصل چیز بلوغ ہے نہ کہ عمر۔ الگ کسی کے اندر سو یوں سال
ہیں بلوغ کی تلقینی علمات میں سے کوئی ملامت یا لی جاتے
تو وہ بالغ ہے اور تمام احکام شریعہ کا بیقین بحکمت ہو گا جس
صورت میں کوئی ملامت ظاہر نہ ہو تو پسندیدہ برس کی مدرس
بالغ کیجا جائے گا۔ اسلامی حکومت میں اربابِ محل و عقد اخیر
زمان کے مجموعی ہر بلوغ کا لحاظ کر کے پسندیدہ سے کم بھی بنت پسند
کر سکتے ہیں۔

سوال ۷: از ایم سیاں۔ ضلع غازی پور نکاح و طلاق

ہندو سنت یہ کی شادی اس وقت ہوئی جب دونوں
نابغت تھے۔ آج چار سال سے زید پاکستان میں قیم ہے۔ اب
ہندو دوین سال سے بالغ ہے گر زید اس کی کچھ بھی چیزیں
لینا۔ خط و کتابت و خیر و کوئی بھی نہیں ہے۔ دو ادمی پاکستان کے
اور اس سے ملاقات کرنے کے بعد ٹڑا کی کم متعلق ذمگی کی تو زیستی
ماف لفظوں میں یہ کہا کر جوستے کوئی صرد کار نہیں میں طلاق
بھی نہیں دوں گا جو جی میں ائمہ اس کے والدین کریں۔ اب تا خیر

جواب:

سین بلوغ کے بعد خطرناک ہے اس کا بھی اندیشہ ہے کہ ہندو
کمپنی کی اعلانی فتنت میں ہبتلا نہ ہو جاتے۔ ایسی صورت میں الدین
کیا کریں۔

سوال ۸: از ایم احمد سری ۹

کیا فرماتے ہیں اللہ اور رسول اس شخص کے بارے میں جو
چند جسمی ثروتیں رسائی پر عکار اپنے آپ کو عالم کہلانا اور
مقدم فیر تقدیس کے جھگٹیے پیدا کر کے معاشرہ میں اختلافات پیدا
کرتا ہے۔ دراں عالیکار نو دعویٰ و صلة نکل کا پائیدہ نہیں ہے۔

جواب:

یہ فرماتے ہیں اللہ اور رسول ایسے شخص کے بارے میں کہ
فلذی اور خود خلائق اور شرمند ہے۔ ایسے شخص تو پہلے زندگی اور
شافت سمجھنا چاہتے۔ اگر باز نہ کئے تو ہر طرح کے معاشرتی
تعالیات تقطیع کر لیتے چاہتے۔

سوال ۹: از عبد المناف۔ تفسیر القرآن

ہم جب سنتا و مدت قرآن میں ترجیح و تفسیر کا اشتیاق ہوا
 تو پہلی بار مولانا اشرف علی صاحب تھا لومی اور شاہ رفع الدین
 رحمہما اللہ کی تفسیر و ترجمہ والے قرآن شریف جملے ذیکرے اور
 ان کے علاوہ مولانا ابوالاصلی صاحب مودودی کی تکمیلی تفسیر و
 ترجیح نام تفسیر القرآن "مجھی ہم نے پڑھی اور اس کے بعد مولانا

ہے۔ ہم بلا خوف تحریر کر سکتے ہیں کہ تفہیم القرآن تین ہیں ایک بھی جیزیرہ ایسی نسل میں جسے ملتفت کئے تو فہار و پھر من کو مقابہ ہیں "اصلافت" کا نام دیا جاسکے۔ بلکہ اس کے بر مکان صاحب تفہیم القرآن کا صوبہ تک اور زاویہ نظر من حد تک اسلام سے ہم آہنگ ہے کہ بعض اُن مقامات پر ہم کی تفسیر و تبریزی کی طرح اسلام کے جدت طراز اور قطعاً ہر پرست ذہن اسلام کی را صے ہمٹ کر اپنی شخصیں وحد اگاہ دروش اختیار کئے ہوئے ہیں اُن مقامات پر بھی صاحب تفہیم القرآن کے ہم و بصیرت اسلام ہی کے ذہن و فکر سے کلیسا ہم آہنگ ہیں۔ بس فرق ہے تو اتنا کہ اسلام کے طرز تحریر میں ان کے اپنے زماں کی انشاء اور ادب کارنگ ہے اور تفہیم القرآن میں موجودہ نظر کی نگارش اور اشارہ کا جمال خونگی ہے۔ تفہیم القرآن کا مقدمہ اور تفسیری نوٹ اس بات کے گواہ ہیں کہ مصروفہ قرآنی معانی دھنالیں کوں دھن دھن اپنی بیگنی کھٹتے ہوتے مقصود قرآن کو قارئین کے دل و دماغ سے قریب کرنے اور عملی دلیل سے ہم آہنگ کرنے کی سی ریخی ہی ہے۔ اور جو طرح ایک اعلیٰ درجہ کے عرب ۲۳ کو قرآن پڑھتے ہوئے قرآن کے جو بیان جمال انشاء کا دلنشیز دکمال درست کا انشائنا لیکر احساس ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک صاحب تدقیق اور دو دل اور قرآن کو تفہیم القرآن پڑھتے ہوئے میں جس جمال کا احساس ہوتا ہے جو زبان اور اشارہ کی پر کاری و متنگی کے ساتھ تھوڑی ہے۔

اسے کوئی ہمارا ذاتی احساس اور تاثر کہبے یا کیسے بالکل قطع نظر فوری سے ایمان اور دیانت کے تھام بلا خوف تحریر کہیں گے کہ مولانا عبدالمadjid صاحب تھام بلا خوف تحریر کی وجہ سے ایمان اور دیانت کے تھام کی شترزی فی ہائے قیاس کی جاتک بالکل بے بنیاد بے دلیل اور بے اصول ہے صداقت سے زیادہ اس میں عذاب اور دیانت سے زیادہ ضار جھلکتی ہے۔ پہنچ کو کوئی بھی شخص کسی طرف سے بٹھے صفت کو جو چاہی کہہ ڈالنے کوئی کسی کی خوبی پکڑ سکتا ہے۔ میکن مولانا دریا بادی پیسے سمجھیدہ اور من رسیدہ عالم کو اس طرح کی ادنیٰ شترزی فی زیب نہیں دیتی تھی۔ اس طرح نہ تو کوئی شخص اپنی برتری اور عظمت کا سلک جاسکتا ہے تا اس طرح غیر و جانبدار ناقہوں کی

عبدالمadjid صاحب دریا بادی کی کھنی ہوئی تفسیر و تحریر بنام "القرآن الحکیم" کی پہلی نظر میں۔

اس "القرآن الحکیم" کی پہلی نظر میں جس کا دیباچہ تفسیر بھی خود مولانا عبدالمadjid صاحب دریا بادی نے لکھ لیا ہے اخنوں نے جو مفسروں کے ترتیب و ادائماً دیئے ہیں ان کی تفسیر کھنکا ادازہ بیان ہے لکھا ہے۔ اس ترتیب میں اخنوں نہر شمارہ تک کے بعد پھر ایک دوسرے چہ نک نہر ہیں چھٹے تحریر میں مولانا ابوالاٹھٹے ہودودی کی تفسیر پر جو جملے اخنوں نے لکھے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔ جن کو پڑھ کر ہمیں ہماری اپنی کچھ کے مطابق اور افسوس و صدرہ ہوا۔ جو الفاظ اور مفہوم خود طلب ہیں۔ وہ لفظ بلطف مندرجہ ذیل ہیں مثلاً تفہیم القرآن از ابوالاٹھٹے ہودودی تفسیر پر تفسیر ہے۔ کہنا مشکل ہی ہے۔ بہ اقسام ایک رہی سے ہماری تک آٹھ پاروں کی نگلی ہے۔ جنہیں کئے اسیں خوب آئے گے ہیں۔

قویروں کیم آپ مولانا عبدالمadjid صاحب دریا بادی کی تفسیر القرآن الحکیم کا دیباچہ پڑھ کر ہیں، اور حومہ کو بتائی کر کیا واقعی مولانا ابوالاٹھٹے ہودودی کی تفسیر بنام تفہیم القرآن الحکیم کہنا مشکل ہی ہے۔ کیا بات ہے۔ شاید ممکن ہے ہماری سمجھیں جو جملہ نہ آرہا ہو تو یہ جلد و چاری کچھ ہر شکر و طنزی پر بردھات طلب ہے۔ آپ سے اتنا ہے۔ آپ کی بخوبی جیسے اور جلد از جلد پڑھائے یا مولانا عبدالمadjid صاحب دریا بادی کے مطالعو کو سفع فرما کر تو آپ دارین حاصل کریں۔

جو ایش :-

ہمارے یا مولانا عبدالمadjid صاحب دریا بادی کی "القرآن الحکیم" نہیں ہے۔ لیکن جو الفاظ آپ نے خالہ کے ساتھ نقل کئے ہیں ان کو مطابق اعلیٰ قرآن دیتے ہوئے ہم عرض کریں گے کہ مولانا ہودودی کی "تفہیم القرآن" ہمہ نہ صرف پڑھی ہے بلکہ تین اہم نکے ترجیح اور علاوہ تفسیر احمد عثمانی کی تفسیر اور شاہزاد فیض الدین رشیق کے ترجیح اور شاہ عبد العزیز کی تفسیر پارہ علم اور مولانا اشرف علی کی تفسیر بیان القرآن کو سامنے رکھ کر سبقاً سبقاً اس نظر سے پڑھائے کہ دیکھیں مولانا ہودودی نے کن کن مقامات پر اصلاح کی رہا کہ چھوڑا ہے اور کیوں چھوڑا

یاد کئے جو شخص بلا دلیل حسن تھی تعلیم میں کسی داعیٰ نہ
کو تگراہ کسی داعی ایمان کو سیاہ یا سیان کسی علمبردار اور اصلاح کو ضال
و ضل کہتا اور کھبڑتا ہے وہ اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔ حضرت
امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ فوڑا شاہ مرفقہ وزاد اللہ فوجہ
نے قریبہ شاک کہا ہے کہ جو شخص بیرت کسی قیاس اور فیصل کے
طابق نہ فوجی دیتا ہے اور سیرے دلائی سے آگاہ نہیں ہے وہ
غلظی کرتا ہے۔ اس کے بعد کی گنجائش ہے کہ کسی شخص اور اس دیا
اٹھاوس کے بلا دلیل ملزم کسی تصنیف کے باعث میں حقارت آئیز
والے قائم کر لی جاتے۔ درجہ عاقبة الامور۔

سوال د۔ احمد مجوب علی امامت

زید ایک جی پاری عمر بیسہ نیک اور پاہنڈ مومد
صلوٰۃ ہے۔ یہن جنم کی پوشش کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ ۹ میں زندگ
سے تغیر ہو کر بدبو ہو جو باقی ہے۔ جماعت میں بازو و کھڑے ہوئے
سے کہا جات ہوئی ہے۔ اور زید کی اہلیہ بازار میں ایک دکان
سے بے پردہ ہو کر جو پار کرتی ہے۔ زید کی دیس امام صاحب
کی غیر ماضی میں امامت مجی کرتا ہے۔ غیر منون طریق پر
قرار پڑھتا ہے۔ کیا ایسے شخص کی امامت جائز ہے؟

جواب ۲۔

اگر کوئی شخص نہایت غریب ہو تو پھر اناہیس
اس کی نہیں پہنچ سیہ کوئی فرق نہیں ڈالتا۔ یہن غربت اور
پھوڑپیں فرق ہے پھی جھکھوں میں پرندگان اور میں کیں کو
یا فی جسمی مفت شست سے دھوکر صفائی اختیار کرنا یعنی غربت
کے منافی نہیں ہے۔ خود اخضور صلح اللہ علیہ وسلم خدا افساری
حضرت کے باعث بہت سموی لباس پہتے تھے۔ یہن پورا اور بچے
ہیں اور صفائی کا پورا اہتمام تھا۔ یہی اس وہ غریب صحابہ نے
اختیار کی۔ لگندگی اور بے حسی سے اسلام کو بر رہے۔ اگر زید پوشش
سے سکی اور انفاس کے خیال سے تو جی بہتر تکہے تو یہیں جو حق
نہیں جس کے قریب ہے تو تک پہنچ لگی۔

غیر منون تر اس سے کیا مراد ہے؟

بڑھاں اگر قرأت میں کوئی واضح غلطی ہے تو امامت
درست نہیں۔

راتے کو هنارت کیا جا سکتا ہے جو لوگ تفہیم القرآن پڑھنے کے لئے
آئھیں رکھتے ہیں وہ صرف مولا نادر یا مادی کے لئے ہے اپنی
آئھیں نہیں پھر لئیں گے۔ جو شخص انصاف اور دیانت کا قدر واس
ہے وہ مولانا دریا بادی کے لیے اندھرے بیان سے جو بہت اوپر
لوگ بہت بچے لوگوں کے لئے اختیار کرتے ہیں تفہیم القرآن
کے صحف کو بہت بیچا اور "القرآن الحکیم" سے مستف کو بہت اپنی
نہیں مان سکے گا۔

اگر بہت ہیں کہ اگر واپسی تفہیم القرآن" میں پچھے موبایل
بیت جھوڈنے سے اسے تفسیر کہنا مشکل کر دیا ہے اور ہماری تاقدیش
دہم آن جیسے کوئی پا سکی ہے اور ہم بیسے دیگر کم ملوں کیلئے
بھی ان کو کھتنا ملک ہے تو ایک حق پرست مصلح کی جیشت سے مولانا
دریا بادی کا فرض تھا کہ طنز و افتراء کا ایسا گھٹیا انداز اختیار کرنا
کی وجہ سے جو ایک شروع، اختلاف و عناد کی آتش کو ہوا دیتا ہے
ایک شجدة و سیوا مضمون کہ کر ہلی عقلی استدلال کے ساتھ
تفہیم القرآن میں بچے ہوئے "غیر تفسیری جرائم" اور ایسی تکالفات
کو واضح کر کے آن کم فرم دیں علم مسلمانوں کو کراہی و مصلحت سے بچائی
آن کے پاس اخبار ہے وہ تفہیم القرآن کے ناقص کو شرح و بسط
کے ساتھ دل طور پر عیاں کر کے سیکڑوں بینہ کاں خدا کی انکھیں
کھول سکتے۔

جب تک وہ یا کوئی اور ایسا نہیں کرتا اس وقت تک
پہاڑ آپ کا اور دیگر طالبین حق کا یہ فرض ہے کہ دماغ و دل کو
شخصیت پرستی اور کوئا تعلیم کی تجاست سے پاک کر کے غالباً
انہماںی اخلاص اور ایسا ناماری کے ساتھ تفہیم القرآن کا اس طالع
کریں۔ اور دیگر تفہیم پرستہ سے مقابلہ کر کے دیکھیں قرآن و مفت
کی روشنی میں وہ جس تجویز کریں اسے حق جانیں اور جو عیوب المحس
تفہیم القرآن میں نظر آئیں ایک علم پریش کریں اخبار اسے
رسائل میں چھاپیں تھلی کو سمجھیں۔ جسی اور اس جسمی بعض اور رسائل
ہم و قوت ان لوگوں کی خدمت گذاری کے لئے جا ضروری۔ جو
چنانی کو سے لاگ طریقہ پر ظاہر کرنے میں خوف نہیں رکھاتے۔
اوہ عصیب و تعلیم کی تاریخی سے بہت کفر قرآن و مفت اور صلاح
استدلال کی روشنی میں کلام کرتے ہیں۔

نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور خلخ کی عدالت ہے یا نہیں؟
بیوی کی موجودگی میں سچی سالی سے ناجائز تعلقات ہوتے
ہیں کیا بیوی نکاح سے خارج ہو جاتی ہے؟ اور اسی صورت
میں کیا دوبارہ بیوی سے نکاح کرنا پڑتے گا؟

جواب:

خلع میں طلاق باش واقع ہوتی ہے مستول صورت میں
تین طلاقیں واقع ہو گئیں جن کے بعد بغیر حلال کے نکاح ممکن
نہیں۔ خلع کی عدالت دوسری تین حصے جو بعض ائمہ علم الگرج
ایک حصہ کی طرف بھی گئے ہیں۔ مگر الاشتمال اور تین حصہ کے تین
مشائیوں کی احمد۔ اسحاق اور ابی کوفہ رحمہم اللہ الجیعن راجع
اور قوی بھی ہے کہ خلع کی عدالت مطلق کی عدالت کے مثل نہ ہے۔
بیوی کی موجودگی میں سالی سے ناجائز تعلق بیوی کو بھی
بیشہ کے لئے حرام کر دیتا ہے جیسا کہ درختار ہدایہ بالمسکری
وغیرہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔

سوال: از شاہ محمد بن عطاء فاروقی۔ سید بیری۔ نجاست شرک
قرآن شریف میں ہے اشھدا المنشو'ون بخوش فکر
یقراً بی المسجد الحرام بعدَ عَامِهِ صدًا۔

در ترجمہ مشرکین کو اس سال کے بعد حرام میں داخل ہوئے وہ میں
اس آیت میں مشرکین کا سجدہ حرام میں داخل منوع قرار
دیا گیا ہے اور انہیں بخیں کہا گیا ہے۔ تو مشرک کہ کسی خاص
گروہ کو مراد نہیں ہے بلکہ اس شخص کا داخل منوع قرار دیا گیا ہے
جس پر مشرک کا اطلاق ہوتا ہو۔ سجدہ حرام سے مراد صرف کبھی
ہے یا اس میں عموم ہے۔ الگ مشرکین بخیں ہیں تو کس شرم کے مجرمین ہیں
یا بخیں احتقادی۔ یا بخیں عکی یا بخیں وصفی۔ الگ ان جا مشرکین میں
کسی ایک میں ان کا شمار ہوتا ہے تو اس کی شریج۔ اور آیت کو
کے تعلق انہیں اور بیوی کا کیا خالی ہے۔ ایک مہندسیاں حسحد میں
داخل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:

تفسیر ناہم ای پھرین نے سجدہ حرام سے پورے حدود حرم
مراد نہیں جس کی تائید میں عطاء رضی اللہ عنہ کی روایت
در مشور وغیرہ میں ملتی ہے۔ باعتبار شانیں مندوں اور بخاطر نماج

دہلی بیوی کا معاملہ تو اگرچہ بعض علمائے کرام اس معاملہ
میں پڑتے آزاد خیال اور رواہ نہیں۔ لیکن ہم اُس پر مشتمل
کے پڑتے نظر جو اسلام نے بیوی کے بال مقابل شوہر کو دی ہے یہ
کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ بیوی کے کردار و عمل پر احتساب کی
بڑی ذمہ اوری شوہر کے سر ہے اور آس حصہ نے جو فرمائی ہے
کہ مرد اپنے اہل بیت کے بارے میں سکول ہے تو یقیناً میں
زید سے اللہ میں یہ پوچھیں گے کہ تم نے کیوں اپنی بیوی کو
بے پردہ ہو کر تجارت کرنے سے بینس روکا۔ خصوصاً ایسے زمانہ
میں جب کہ ہوس اور سیاہ کاری ہر لاروپا فی کی طرح عام ہے
زید کیا جواب دے گا اور عارف العین حق کیا فیصلہ کرنے گی یہ اللہ
بھی بہتر جانتا ہے۔

سوال: (ایضاً) جنازہ

زادہ را یک روان ہے کہ جنازہ کی نماز ختم پوتے ہی تمام
حاصلین میں پر بھول چڑھاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فاتح
پڑھی جاتی ہے۔ جب نماز میں ہی دعا پڑھی جاتی ہے تو بعد
فاسخ ہونے نماز کے پھر فاتح یاد مانستہ ہے یا کیا؟ اور
بعد فن کے قبر سے چالیس قدم دور بہت کر پھر
فاتح پڑھی جاتی ہے کیا یہ طریقہ بھی جائز ہے؟ چالیس قدم
قبر سے دور بہت کر فاتح یاد عاشرتھن کی محل حقیقت کیا ہے؟
بدیرجی تفصیلی روشنی ڈالی جائے تو واضح ہے۔

جواب:

نچوں پڑھانا یادوت ہے۔ نماز جنازہ خود دعا ہے۔
اس کے بعد دعا از دل میں سے ہے۔ چالیس قدم ہٹ کر فاتح
یاد پڑھنے کی کوئی مضبوط دل جیسی قرآن و منستہ میں نہیں
ہی۔ جو اس کے دعویٰ از ہیں وہ دلیل لائیں۔

سوال: از محمد عبد اللہ رام پور۔ نکاح و طلاق

کیز اپنے شوہر گروہ سے دور ان جگہ سے میں کہتی ہے۔
مجھ کو طلاق دیتے شوہر والی خستہ میں تین بار طلاق دیتا
ہے اور گھر سے نکال دیتا ہے۔ از راہ کرم جو اس سے رسالہ ﷺ
میں جواب دیجئے۔ کیا یہ طلاق ذائقہ ہو گئی یا ضلیع؟ کیا ضلیع
ہونے پر الگ عورت راضی ہو تو بغیر حلال کے سابق شوہر سے

نفسی کا حکم بیان نہیں ہو رہا۔ بلکہ خاص سمجھا کا ذکر ہے۔ درست
نفس دلائلہ اور نہیں۔ بلکہ ایک خاص حال تھا خود غفاری میں اعلیٰ
مراد ہے۔ ہماری ناقص راستے اس باب میں یہ ہے کہ کوئی بھی غیر
مسلم مجدد یعنی یا مسلمانوں کے طرزِ عبادت کا مطالعہ کرنے کے
لئے ذمہ دار مسلمانوں کی اجازت سے صحی میں داخل ہو سکتا ہے
بشرطیکہ ظاہری اختیار سے اس کی مالکت جس کی بحاسبت مکنی
یا بحاسبت معنی کا شہر نہ کیا جائے اور فرمدیں اس حقیقت پر شاہد
ہو کہ دخول فی المسجد میں اسے کسی طرح کا زیارت حقاً اور قوت
استیوار کا احساس نہیں ہے۔ یہی راستے نقہ حنفی سے تنقیط ہوتی
ہے اور وہ تدقیق کے علاوہ بھی کافی مثالیں
اس راستے کی صحت پر قوی شہادت

مشکلین سے یہاں دہلی کفار عرب مراد ہیں۔ جو اپنا جاہلانہ جمع کر کر
حرب میں آیا کرتے تھے۔ ان میں ایسی کتاب ہوں یا غیرہ میں کتاب
مشکل ہوں یا کافر دیے بھی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت جبریل نے یہودی کے ہاتھ کو شل دستیت مشکل فرواہیا
ہے پس مشاہد ایہ وہ تمام غیر مسلم ہیں جو حرب میں اپنی جاہلانہ خرافات
کے ساتھ چل کر آتے تھے لیکن جزیرہ العرب سے کفار و مشکلین
کے کامل اخراج کی دستیت بھوی اور صحابہ کے طرزِ عمل سے
تباہ ہوتا ہے کہ آیت قرآنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمام لفڑاو
مشکلین پر صادر آئے گی جنہیں اُس دور اور اس دور کو مخصوص
کفار و مشکلین پر نہیں۔

بحاسبت سے مراد بحاسبت تقاضا دی

ہے بحاسبت کی میہمی نہیں۔ جس کے
ثبوت کے لئے انسابی کافی ہے

بھلی کے خریدار ان توفیقہ راتیں

پیش کرتبی ہیں۔

سوال ۲:- اذ یو سلطان

الیصال تواب

ماہ جون کے عجیب میں

سوال ۳:- کام جو آپ نے

تو انکاری خط لکھدیں۔

کی دی بی سے ارسال ہو گا جو آپ کوڈا کھانا کی منی آڑ پر فیض بڑھا کر

ایت قرآنی نہایات کھشم

ایت خلوٰہ الظاهفین

غريب مدربی ادارہ کو نقصان پہنچانے کے ہیں بہتر ہے کہ تین

کی مانع بطور استیوار یا بطور توحق

کے دروبار کے مذاہے حوالہ مستند

میں سچے لشان ہنا ہو اے تو کچھ بخچے کر

کہ بودا و دیں و فی الحقیقت

کو جو مشکلین پر حقیقت معاً مسجد

میں پھر لئے جائیں کی روایت

یا تو آنکہ کے لئے منی آڑ

ارسال فریاتیں ورنہ وحی پی کی اجازت دیں۔ یا آنکہ خریداری ملکورنہ ہو

جو اب قریب فریا ہے کہ اس

کے لئے دریافت طلباء مر

یا پچھوپے گیارہ آئے میں وصول کرنا ہو گا۔ دی پی دیں کیے ایک

یہ ہے کہ کیا اس بات کا بہوت

سے معلوم ہوتا ہے کہ اخراج

صحابہ کیلئے ایسی ملکورنہ و سلم اور

کی مانع بطور استیوار یا بطور توحق

چیز کا انکاری کارڈ پیلے ہی لکھدیں۔

کے دروبار کے مذاہے حکایت میحر تجھی

احادیث کا ہوتا چاہتے۔

یہ میں اس لئے دریافت کر رہا ہوں کہ اس بارے میں

بچھے شک ہے نیز سرت وغیرہ جو بھے ابھی تک ایسی کوئی

بات نہیں ہی۔ امید ہے اس پر تفصیل گھٹکو فرمائیں گے۔

جواب:-

مرحومین کے آیات قرآنی کے ساتھ دعا کرنا تو خود

آن خنثیوں کے قول عمل سے بر تکرار ثابت ہے۔ لیکن پورا قرآن

پڑھ کر اس کا ثواب بختانے شک نہ تو کسی قوی یا عالمی حدیث

سو شاہد ہے نہ سلف صاحبین یعنی صحابے کے کرام میں اس پر تعامل کا

فرماتے ہیں کہ کسی مشکل کو اس سال کے بعد جبریم میں راحمد

کی اجازت نہیں۔ الا یہ کہ وہ صاحب جزیہ ہو یا کسی سلطان کا

فلام ہو۔ اور بعد میسر ہمار کر الا لاجیحہن بعد العاهم مشکل

سے بھو معلوم ہوتا ہے کہ الحقيقة نفس داخل منوع و حرام نہیں

بلکہ اپنی روحی کے مالک اور صاحب انتہا ہونے کی حیثیت سے

داخل منوع ہے جیسا کہ مشکلین مج کرنے آئی کرتے تھے اور شنگے

ہو کر طواف کرتے تھے۔

ہندو یا میانی سیاح کا سمجھیں وغیرہ ہو سکا یا نہیں

اس آیت سے ہمارا راست تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ اول تو یہاں

کی راستے کے خلاف نہیں بلکہ ہم "الصالح ثواب" کی تردید و
تفصیل کریں گے۔ البته اس کی کسی اجتماعی نسلک یا تعین وقت
کے ہم قائل نہیں است بدعت بھگتے ہیں۔

سوال ۶: از محمد اکرم اللہ نجیب آباد۔ **قرائت نماز۔**
ہمارے عالم کی مسجد کے پیش امام لا میکلف اللہ لفست
اللَّهُو سَعْدَهَا کے جو اسے "اللَّهُو سَعْدَهَا" پڑھتے ہیں۔ اور
وہ قلن شریت ادھر لئی مدد خل صداقت و اخیرتی
مُحْمَّرَّجَ صداقت کی بجائے وہ قلن وَتَتْ أَدْخُلُنِي مُمْدَحَّدَةً
صداقت و اخیرتی خل صداقت مدد خل صداقت پڑھتے ہیں۔ اور
حداد اصلح من ترکھا کی بجائے قیاد اغلا حام من
ترکھا پڑھتے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی جگہ زبر کی آزاد کو
کھینچ کر "افت" سے مار دیتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ اس طرح پڑھا
جاتا ہے اور میں ہم لوگ اُس تاد سے نہیں پڑھا۔
آپ ہی بتائیے کہ اس طرح پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب ۶:

پیش امام صاحب زصرف پر کہ اجماع امت کے خلاف
جاہتی ہیں، بلکہ سلسلہ قواعد خوب پڑھنے کی قسم فرمائیں ہیں۔ پھر
آن کے اس تاذ معمولی نہیں معلوم ہوتے۔ بلکہ اس حد تک
"معمولی" تظریکتے ہیں کہ اپنی نوادرات یعنی شاریں کر کے
"معائب" ہٹریں رکھ دیا چاہئے۔

سوال ۷: (ایضاً) **نكاح**

باخ لڑکی کی شادی اگر بغیر اس کی بحاجت نہ گردی
جائے تو نکاح درست ہوا یا نہیں؟

جواب ۷:

نکاح منعقد نہیں ہوا۔

سوال ۸: (ایضاً) **نمائ**

من زکا سنون طریقہ مفصل طور سے بیان فرمائیے۔

جواب ۸:

اس کے تھے آئندہ نماز، بہتی تریو، علم الغدر اور نماز
آسان و غیرہ کتابیں پڑھتے ہیں۔

سوال ۹: از غریب از بیت ۲۸۳۔ چلداں۔ خرخشد۔

پڑھ پڑتا ہے کم سے کم ہمارے ناقص علم میں کوئی روایت معتبر
ایسی نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ کسی صحابی نے قرآن کا ثواب
مرض کو بھجا ہو۔ غالباً اسی حقیقت کو ساختے بحث ہوتے ہیں
شاflux رحمۃ اللہ علیہ الیصال ثواب کے حق میں نہیں۔ اور قرآن
کی آیت لیکن فلاؤ سوان را الْمَاصِطَعَ سے استدلال کرتی ہیں
لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس استدلال کو شانی
وکافی ہے۔ نہیں اتنے اور اس بنیاد پر کہ احادیث صحیحہ مختلف
سورتوں کے میں ہی اثرات اور عروجوں کے لئے اُن کے
منافع بدراستہ ثابت ہیں پوچھے قرآن کو اس پر قیاس کرئے
ہوئے ایصال ثواب کے متوجہ ہیں۔

ہم پوچھ کر غفرانی کے مقداد ہیں اور جیب تک امام ابو
حنیفہ کی راستے کے خلاف کوئی مضبوط اور دلنشیں دلیل نہ
سلسلہ اس سے انحراف مناسب نہیں بھگتے اس لئے ہم اسے خیال
میں ہرگز دوں کو قرآن کا ثواب پہنچانا چاہئے۔ امام شافعیؒ کی بحث
بھی دلائل اس باب میں ہیں علم ہو سکے دہ ہماری ناقص ہے
میں اتنے قوی اور وزندار نہیں ہیں کہ ہم جیسے کم ملنوں کو مسلمک
حقیقی کے سلسلہ کا اذن نہیں ملیں۔ جب احادیث صحیحہ سے یہ
معلوم ہو گیا کہ بعض سورتوں مرحومین کے لئے باعث لفظ جو سکتی
ہیں اُن کے لئے قرآن کا اتفاق جنہیں ہونا درجہ ادنیٰ صحیح ہیں
آئے۔ اور قرآن کا یہ ارشاد کہ انسان کے لئے بس دھی بر
جس کے لئے اس نے کوشش کی ہے اپنی جملہ فقیہاً درست و
محکم ہے۔ لیکن اس سے اس بات کی تھی لازم نہیں آئی کہ ایک
شخص اپنی کمائی ہوئی دولت کسی کو پوس ہی بلکہ اوضہ دیتے
اور وہ مفت پانے والا اس سے فیضیاب ہو۔ قرآنی بیان
ایک قانونی اصول ہے جس طرح کہ ہمارے یوں پر عذاب اور
محلاً تمہر پر اجر و انعام قانونی اصول ہیں۔ لیکن اللہ عزیز شاء
کسی براہی کو معاف اور کسی بھلائی کو بے نتیجہ کر سکتے ہیں۔
اسی طرح ایک زندہ شخص اگر ملادت قرآن کو کیا ہو اُناب
اپنے کسی محوب بیت کو دیتے جانے کی التجاہ کرے تو عیسید
نہیں کہ باری تعالیٰ یہ المعاقبہ میں فراہمیں۔
بہر حال جیسے کہ ہمیں کوئی مضبوط دلیل امام حسن

ضروری ہے کہ مسلمان اپنی قومی عربت اور وقار اور آزادی کی حفاظت کے لئے تعاہدات سے وقت اور مصالح کے مطابق دفاعی تدبیر اختیار کریں۔

سوال ۷۔ از پار محمد، بارا۔ **مجاز و حقیقت**
یہاں ایک حافظ قرآن ہیں جو دعظت بھی کیا کرتے ہیں۔ آپ نے دو دن دعظت میں یوں فرمایا:-

”ایک شخص کعبہ کے طواف کے ارادہ سے نکلا۔ اسکی ملاقات بازیز بسطامی سے ہوئی۔ آپ نے اس شخص سے سفر کا مقصد دریافت کیا۔ جواب میں اس نے کہا کعبہ کے طواف کیلئے جاری ہوں۔ اور میرے پاس دوسو دینار سترخ میں۔

بازیز بسطامی نے کہا۔ لے شخص تو سات بار میرا طواف کر۔ تیرا ارادہ پورا ہو چکے گا۔ کیونکہ میرا دل بھی خدا کا گھر ہے۔ نیز حافظہ احباب نے ہوں بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے کو خدا میں داخل کر دیتا ہے خدا اُس کی زبان، اس کے ہاتھ، اس کی ہر ہن ما ہے۔ بلکہ وہ شخص بھی خدا ہیں جاتا ہے۔
مولانا رادھیؒ کی شنوی قرآن کا صحیح ترجیح ہے۔ الیسا حافظ صاحب فرماتے ہیں۔

جواب ۱۲۔

اول تو ایسی بدایات کے بارے میں ہیں کہا جا سکتا کہ ان کی شبتوں سوپ ایسی کی طرف کہاں نکلیج ہے یعنی خاص رجحان اور سلک سرکھنے والے لوگ اپنے روحان اور سلک کی تائید کے لئے غلط باتیں بھی بزرگوں کی طرف شبوب کر دیا کرتے ہیں۔ وہ سر اگر روایت صحیح ہو تو پوچھتے تاریخی سیاق و سماں اور جسدنی تفصیلات کے بغیر ہیں معلوم ہو سکتا کہ ایک اس طرح کی بات جو شریعت حضرت کے مقابل ایک پر اسرار اور مرزاودہ کیفیت رکھتی ہے کسی تقدیس بزرگ کی زبان سے ہوں اور کہ ہم ہیں نکلی۔ روایت کو صحیح لٹتے ہوئے اگر ہم بھی تسلیم کریں کہ حضرت بازیز بسطامی نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا مطلب ہے جو حضور ہی الفاظ سے عیاں ہے اور کوئی خاص پوشتیدہ نکتہ اس میں نہیں تو کہتا پڑتے کا کہر سچا غلط اور خلاف ہوتا ہے جس کے لئے کسی مثل درجہ ہاں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہر صاحب علم بلا تائل اس کے بدیجی

یہاں کے ہن روکھتے ہیں کہ اگر آپ لوگ حرم منانتا ترک کریں تو قریبی بھی ترک کرنے ہو گی۔ جو لوگ حرم منانتے اور اس کی صریح رسوم میں شرکت کرنے کے خلاف ہیں اُن سے زبردستی ہے کہہ کر چندہ وصول کیا جاتا ہے کہ یا تو دینہ بند کاغذے دھکلائیے ورنہ چندہ دیجئے۔ حرم نہ منانتے کی صورت میں آپ کو لکھ کر دینا ہو گا کہ ہم نے حرم چھوٹ دیا ہیں لکھیں گے تو ہم ظلم کریں گے!

ہم لوگ کم علم ہونے کے باعث کچھ جواب نہیں نہیں سکتے۔ آپ برائے خدا تعالیٰ ہیں اس پر کچھ لکھیں۔

جواب ۱۳۔

سیدھی بات یہ ہے کہ آپ بنتے مسلمان اس صورت حال سے پریشان ہیں وہ مل کر عدالت میں دعویٰ دائر کریں۔
بھارت کے موجودہ دور فرقہ پرستی میں فرقہ پرستوں کے ظلم و جبر اور شیطاں میں کا سوائے عدالت کے کوئی جواب نہیں ہے
بھارت کی مد نیں آج بھی عموماً منصفانہ فیصلے دے رہی ہیں اور کم سے کم بڑی عدالتیں تلقیناً ہیئت بڑی عدالت کے جانب لڑی سے پاک اور قانونی تعاونیں کی پائیں ہیں۔

ہم کہتے ہیں حرم منانتی یقیناً ایک فردی ہے کا فعل ہے جس سے سوائے حساب کے کچھ محل ہیں ہوتا۔ آپ اور آپ کو ہم تو احضرات الگ ہندوؤں کے بے جا اور ہم وہ مطالیہ کو پوری بھی کر دیں لیکن لکھر دیں کہ ہم حرم نہیں منایں گے۔ تب بھی وہیں کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ مگر جو کہ اس طرح کے ہم وہ مطالیہ پوچھ کرنا جبوري ہے دوستان کے کسی بھی آزاد شہری کے لئے پریشان اور وقار کے منافی ہے اس نے اولیٰ اور انس طریقہ سمجھا ہے کہ عدالت کا دروازہ مکھلا ڈایا جائے حرم ہو یا شہری کسی بھی دینی تقریب اور نہ بھی جشن کو یا بیس مسلم بام خواہ کوئی مختلف الرات ہوں لیکن کسی غیر مسلم کو حق نہیں دینیا کو ان کے پاٹے میں کسی طرح کی پابندی لگائے شرطیں بڑھائے۔ راستے زندگی ایک کافر جب کسی بھی دینی تقریب میں خلی اندراز ہوتا ہے تو وہ کھسکر نہیں ہوتا کہ فلاں تقریب حقیقت اسلامی نہیں۔ بلکہ وہ تو ایک سلامی تقریب ہی کچھ کر خلی انداز ہوتا ہے اور اس نے ایسے موقع پر

نظم کی کسی بھی کتاب سے آج تک امت اسلامیہ میں لفظ "کثیر ازاد" مٹا نہ ہیں ہوتے ہیں جتنے شوی مولانا روم سے۔ باس ہر اس کو قرآن کا صحیح ترجیح کہنا تو پہلے کتاب میں اور یہ ہر یہ کتابی جبارت سے۔ مخلوق کا حکم کو وہ اکتفی بلیغ و فضیع اور جامع و مانع ہو۔ لیکن کلام ایسی کے مقابلہ میں پچ سبب غاک رہا باعطا ہیا۔ ہم بھتھتے ہیں کہ عافظ صاحب کی مراد "قرآن کا ترجیح" کہنے سے یہ ہو گی کہ جس طرح قرآن حقائق سے پہنچنے ہے اسی طرح شوی بھی حقائق کا گنجائی ہے۔ بے شک ایک بعد جزوی اعتماد سے اس طرح کی بات کیا ہے "کوئی جاسکتی ہے۔ لیکن ہر سر اور انسب یہی ہے کہ اس طرح کے خلو اور حسین بیان سے دور رہا جائے اس میں فائدہ زیادہ حقایق تکمیل ہے۔

سوال : اے احمد عبد العزیز عباس! مبلغ عادل آباد رونک ہاؤ اذان

ارشاد خداوندی ہے "لے ایمان والوں اجب آذان ہو مناز
کی جمعہ کے دن تو دڑوا اللہ کی یاد کو۔ اور چھوڑ دو خرید و فروخت"
اس آیت میں ہو اذان کا ذکر ہوا وہ جمعی کی پہلی آذان مراد ہے یا دوسرا۔ اگر دوسرا آذان مراد ہے تو اسی زور سے دینی چالہے کہ لوگ کاروں پار چھوڑ کر دڑاں۔ اس کے برخلاف ہر یوں رہا ہے کہ اذان ہمہ کے قریب آہستہ دی جاتی ہے۔ اگر یہ عمل قحط ہے تو برخی خشرو ایسے دینا ہو گا۔ اس آیت کی روشنی میں اذان جسم پر تفصیلی بحث فرمائیں۔

جواب :

قرآن کی آیت،

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا أَنْوَجْتُمُ الْأَصْلَوَةَ حِنْدَ زَكْرِ
الْجَمْعَةِ فَسَعِّيْلَى إِذْ كُرْكُرَ اللَّهُو وَذَرْ وَالْأَشْيَعَ كَعَقِيقِ طَلاقِ
تَوْقِيْنِيَاً اذان شانی یعنی ختمہ والی آذان پر ہوتا ہے کیونکہ آذان ایں ایں
تو نہ دل قرآن کے وقت موجود ہی نہیں تھی۔ بلکہ اسے بعد جزوی
عقلیان رضی اللہ عنہ ترتیب اختیار فرمایا ہے۔ حکم حدیث علی یحیی
وَصَّلَهُ الْحَلْفَاءُ الرَّاشِدِيُّونَ مَسَالَوَنَ بَعْدَ مَنْتَهَى فَهَانِي
کو ضبط پکڑا اور حقیقت یہ ہے کہ قرآنی آیت کا معنی مقصود مشاہد
ہے وہ اسی طرح زیادہ پتھر طریقہ پر پورا ہوتا ہے کہ مسلمان ہمارا جو جو
سے اسی درپیشے بیج و شروع ترک کر دیں کہ شرکت غانم کے لئے

نقش کو سمجھ سکتا ہے۔ صرف ایک ہی بات اس کے خلاف ہے کہ اسی
سے کوئی مصلحت نہیں دیا۔ حالانکہ کائنات میں اگر کوئی اتفاق
کو خوب "الله کا حضر" کہلاتے ہے تو سب زیادہ استھان
"تکب رسول" کو پختا ہے۔ اس رسول کو جس کی علمت اور گزیدگی
پر قرآن کی ہے ہیں۔

اگر واقعہ "بائیزید رحمہ اللہ علیہ" کے قول کو شریعت کے باہم
میں ایک دلیل فرض کر لیا جاتے تو صرف طوات تک بس زیوگی بلکہ
نشاز بھی آپ ہی کی طرف رُخ کر کے پڑھا ضروری ہو گا!
فی الحقيقة ایسی تمام بائیزید جن کی کمیت بزرگوں کی طرف
کی جاتی ہے اگر روایت درایت کے اعتبار سے درست ثابت
ہو جائیں تو ان کی فیض شرعی پوزیشن پر متعلقی بحث و نظر کی بجائی حملہ
اور اہل اللہ سے اون کے باہم میں انتشار کرنا چاہیتے۔ کیونکہ اللہ
کے نیک بندے اپنے زندگی ہمہ کے اہم اور جھوٹی علی حالات کی
دو سخی میں دین کے عاصی اور اسلام کے شید ای تاثیت ہمہ ہر ہوں
اون کے باہم میں یہ مگان کرنا کہ بلا تکلف وہ کوئی بائیت شریعت کے
خلاف تکمیل ہے اور فی الواقع اون کی راستے خلاف دین ہو گئی ترین
تیاس پندرہ ہے۔ بلکہ ضرور ہے کہ یا تو ان کا مقصد کوئی خاص نکالت
کسی خاص انداز میں بیان کرنا ہو جائیں کس کے نئے انھیں مخاطب کے احوال
کے عاقلانے سے جائز یا کافی یا تشبیہ کا انداز اختیار کرنا موزوں نظر آیا ہو
یا پھر جذب دھویت کے کسی خاص عالم میں اون کی زبان مکمل ہو گی۔
جو لوگ اون کے قول سے مسائل شرعیہ میں استدلال کریں وہ بیک
ملکی کر سکتے ہیں۔

شوی مولانا روم کو قرآن کا صحیح ترجیح تو کوئی احتیج ہمیگا
الہست طالب و محالی کے لحاظ سے یا ایک بیانیات بلکہ پاکتہاب ہو
جسیں ہم بے شمار و بینی الطائف روحاںی رہمز دینی اصول و فردی
بیان کئے گئے ہیں۔ جس میں تسلکانہ بھروس کی بجائے مکملانہ طلب
ہے۔ شدت تاثیر ہے وجدانی کیفیت ہے۔ ادنی حص و جمال نہ ہے
گہرا ہی اور گیرا ہے۔ تحریک زندگی ہے۔ پاکیزہ تعلیم ہے جذبہ پرستیا
ہے۔ تمام فارسی لشکر میں اگر دینی نقطہ نگاہ سے اسے "ام الکتاب"
کہا جائے تو یہ جائز ہو گا اور اس میں تو کوئی شک بھی نہیں کہ

ہے اور مسجد کے باہر آس پاس اگر کوئی مغلول نماز فراہم کرے
کئے ہوئے ہو تو متنبہ ہو جائے۔

سوال شانہ:- (ایضاً)

عورت پسے شوہر کے سیدھے بازوں کھڑے ہو کر شوہر کی
اقدار میں نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں۔ اسی طرح اس بیٹھی۔ ہبھن
چھپوئی۔ خالد وغیرہ کام بھی کیا حکم ہے۔ نیز یہ سب عورتیں اپنے
میں سے کسی کو امام بنانے کی اقدار کریں تو عورت امام کی
اقدار میں مقدمی عورتیں تراست پڑھیں یا عورت امام کی قرات
کافی ہے؟ نیز نہ ہو تو عورتوں کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب شانہ:-

چنانکہ ہم نے فقہا کی آراء کا مطالعہ کیا ہے شوہر کے
برابر بھرتے ہو کر یہوی کی نمازوں پر ہو جائے گی۔ لیکن شوہر کی انہیں
ہو گئی۔ کیونکہ فقہائے "مشتبہات" کے لفظ کو فرمایا ہے استدلال ہبھنا
ہے اور قلابر ہے کہ یہوی بدرجہ اولیٰ "مشتبہات" میں داخل ہے
ماں بیٹھی اور دیگر محرومات کا یہ حکم نہیں۔

عورتوں کی جماعت میں مقدمیں کی قرات کا وہ کام ہے
جو مزدوں کے نئے ہے۔ یعنی امام کی قرات کافی ہے۔ البته ظالص
عمر توں کی جماعت میں امام عورت کو مرد کی طرح آگے نہیں بلکہ
معنف ہی کے دریافتی حصہ میں کھڑے ہو ناجائز ہے۔ جیسا کہ حضرت
علائیہ صدقۃ اللہ کے قول و عمل سے معلوم ہوتا ہے اور امام شافعی ابن
ابی شیبہ اور عبد الرزاق وغیرہ نے امام سلمہ سے روایت کیا ہے۔
غالباً عورتوں کی جماعت کو اکثر علماء احتجات مکروہ کہتے
ہیں مگر کوئی ایسا تو ہی استدلال ہماری نظر سے نہیں لگتا جس سے
ہم اس راستے پر مطمئن ہو سکیں۔

لئے القدر اور بنا پر شرح ہو ایہ وغیرہ کے مطالعہ سے اور
آثار و رایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی جماعت خیر شروع
نہیں جو شکر الود اور کی ایک حدیث میں ہے کہ اتم درست نے
آنحضرت سے اپنے گھر میں ایک مودود مفتر کرنے کی احتمال بچا ہی
جو آنحضرت نے دیدی اور علم دیا کہ تم اپنے گھرہ الوں کی رامامت کیا
کرو مبتدر ک حکم ہیں ہے حضرت عاشورہ صنی اللہ عزیز آذان
دیتیں اور اقامات کہتیں اور عورتوں کی امامت کرنیں۔

خواجہ ضروری سے فارغ ہونے کا وقت مل سکے۔ ظاہر ہے کہ
متصدی قرآن بغیر بیج و شروع کا ترک نہیں۔ بلکہ نماز جمع کی صحیح
وقت پر اطہران و مکون سے ادا گئی ہے پس اسی صلحت کو پیش نظر
حضرت ختن شانہ نے آذان اول تعین کی اور "ماعلی قاری" کی شرح
مشکلہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہی اسلامی شہروں میں اسے
بلکہ اعرض و نائل اختیار کریا گیا۔ جو نکاح حکم رسول کے مطابق
خلافے کے ارشدین کی سنت بھی اہل اسلام کے لئے مستدل اور
لائق تعمید و اتیاح ہے اس نے بعد کے تمام ہی علماء ایجاد
عثمانی ہر بلاربض و شکطهن رہے اور آج تک یہ سنت جاری ہے
احادیث کا مسلک یہی ہے کہ قرآنی آیت کا مصداق۔

اب آذان اول ہی کو کچھ اچھے۔ بلاشبہ اسی میں فخر اور صلحت
ہے۔ البته اگر کوئی شخص پہلے سے نماز کی ساری تیاریاں کر سکے
فارغ ہیجا ہو اور خطبہ کی آذان سنتے ہی سمجھ جانے میں اسے
کوئی امراض نہ ہو تو آذان اول کے بعد اتفاقاً بیج و شروع کا
کوئی معاملہ کرنے یا اور کسی غسل دنیا وی میں مصروف ہونے کو وہ
ٹھہر کارنے ہو گا کیونکہ اس حالت میں وہ کسی حکم شرعی کا تارک
نہیں ہے۔ ہر شاہراہ عوام پر دہروں کے ساتھ ایسا نہ کرنا
چاہئے کیونکہ عوام کے لئے یہ برائونہ ہو گا اور اس سے جوست
پکڑ کے وہ آذان ثانی تک بیج و شروع کو سہول بنایاں گے۔

آذان ثانی آذان اول کی ایجاد سے پہلے میرے کے ساتھ
نہیں دی جاتی تھی۔ بلکہ بعض علماء پہلے ہیں کہ مسجد کے دردائے
پردہ جاتی تھی اور بعض کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ مداروں پر
دی جاتی تھی۔ ہر حال میرے ساتھ دیجے جانے کی کوئی مستند
روايت ہماری نظر سے نہیں لگری۔ ہاں جب دو رعشانی ہیں
آذان اول کا رواج ہو گی تو پہشامین بعد الملک نے آذان ثانی
کو میرے ساتھ کر دیا۔ اگرچہ اس طریقہ کو بدعت سے تعییر کیا جاسکتا
ہے۔ لیکن چونکہ وہ مقصود جو آذان ثانی کے مداروں پر یا بالمسجد
پردہ نیچے جاتے ہے پورا ہوتا تھا آذان اول نے بوجہ اس پر
کر دیا۔ ہذا یہ طریقہ اصولاً بدعت نہیں کہا سکتا۔

آذان ثانی پوری آواز سے بیچاہیت کر بڑی مسجد
میں سارے حاضرین دافت ہو جائیں کہ خطبہ شروع ہونے والا

تفسیر میرن کیمیر (اردو)

کون با خبر سر مسلمان ہے جس نے اس شہر
آف ان تفسیر کا نام نہ سنا ہوگا۔

مژدہ ہو کہ کارخانہ اصال المطابع نے اس غظیم
تفسیر کا سلیس اردو ترجمہ من اصل حسن و خوبی کی ساتھ
شائع کر دیا ہے۔ پانچ جلدوں میں مکمل قیمت
ساخت روپے۔ مجلد ستر روپے۔

دھر جلد علیحدہ بھی مل سکتی ہے،

جلد اول ۱۵۰ دفعہ / م اسم ۱۰ چہارم ۱۰۰
چشم ۱۲۰ / ۱۰۰

مجلد مطلوب ہو تو فی جلد د روپے اضافہ ہو جائیگا

فتح المکرم شرح مسلم

علام شیخ محمد بن شانی کی محکمة الالاعنی شرح مسلم
کے تینوں حصے مکتبہ بھلی سے طلب فرمائی۔

قیمت با جو دعا علی درجہ کی لکھائی پہنچائی اور
تفصیل آرٹ میپر کے صرف چالیس روپے

جسے پڑھنے پڑے

محمد بن حنفیہ کتاب الالتاریں کہا ہے کہ ہمیں ابو حنفیہ
و عاصم (ابراہیم) بتایا کہ حضرت مالک صدیق رضوانہ علیہ
ورحمۃ الرحمٰن رحمة الله علیہ عزیز ابی جوہری تحریک سے بھی دلکش
تصدیق ہوتی ہے۔

بڑھاں یوچنڈ خالص فتحی مسئلہ ہے جس سے روایاتی سبی
کے بھیجا ہاتھ پڑے گا۔ لہذا احتسبت ہم احاجات کی رائے کی
مضبوطاد نہیں نہعلوم ہوں کہ ہبہ کا حکم نہیں دے سکتے۔
ہاں موجودہ زمانہ کے احوال بے شک کہ ہبہ بلکہ مالکت ہبہ پر
دلیل بن سکتے ہیں۔

سوال ۱۹:- (ایضاً)

صیغہ اپنی بھروسی تبدیلہ کی شرارتوں سے تنگ اگر طلاق
دینا چاہتا ہے اور اسی طرح زیدہ صیغہ صیغہ کا قصور بتاتی ہے۔ زیدہ
طلاق لیتے پر راضی ہے اور جو کام مطابق بھی کر رہی ہے۔ جو کے
مطابق ہر صیغہ اپنادیا ہوا ذیور ہمیں وضع کرنے کو کہتا ہے۔ تو
زیدہ کا کہنا ہے کہ وہ ذیور تخفیں میں دیا گیا تھا۔ لہذا اہم نفتاد کی
صورت میں ادا کیا جائے۔

کیا ذیور ہمیں وضع ہو سکتا ہے یا مزیدہ ہو دیا پڑے گا؟
اس کا تفصیلی مشورہ تحریر فرمائیں۔

جواب ۱۹:-

مرد جو زیور شادی کے وقت عورت کو دیتے ہیں اس کی
ملکیت کافی صد خود شوہر کے ارادے اور نیت پر ہے۔ اگر طالبہ
ہر کے وقت وہ کہے کہ میں نے زیور مستعار دیا تھا اور نیت مالک
بتانے کی نہیں تھی۔ شب تیناً یا چہرہ کی رقم میں وضع کرنے کے لائق
ہوگا۔ الیہ کہ طلاق سے پہلے کسی قول و عمل سے یہ ثابت ہو گیا ہو کہ
ذیور بطور تخفیہ بالکل بکثیر دیا گیا ہے۔

”مستعار“ کا لفظ بظاہر ہی اس موزوں نہیں معلوم دیتا
یکن سلطانوں کے موجودہ کرم دروازہ میں شوہر کی طرف سر جل مخاون
ہوئے زیدہ کی جو پوچشیں مسئلہ طور پر مانی ہوئی ہے اس کے لئے کوئی
اور موزوں ترا لفظ نہیں ملتا۔ بہر حال عقل دیا اس کا تقاضا تو یہی
ہے کہ شوہر کا چڑھایا ہوا ذیور عورت کی ملکیت میں جائے اور ہمیں
وضع نہ ہو۔ لیکن موجودہ کرم دروازہ میں اس ذیور کی پوری لشیں اس

حیات مرگ

(سید فرانز مریدی)

اک سل خامشی، اک مستقل آفراز بھی
تجھیں پوشیدہ ہے ایسی قوت پر دار بھی
محبہ پر دو بھی ہے تو صاحبِ اعجاز بھی
تیری فطرت ہو بہ بواس رازگی غماز بھی
تجھ پر روش وقت کی رفتار کا انداز بھی
اٹھکارا تجو پ عزم آہنی کا راز بھی
صوتِ میخ نکستاں ہے اسیرنگ دبو

زندگی کہتے ہیں جس کو سوز بھی ہے ساز بھی
تو اُرچا ہے تو زندانِ نفس کو لے اُٹے
پھوٹ لکھے ہر نفس سے چشمہ آپ حیات
تیری ہتھی سر سراک شاہینہاں کا راز
تیراول اک آئینہ انکار و احساسات کا
حرارت پیاک کے اصرار کا تو پورہ در
زندگی کیا شے ہے یہ پھر بھی نہیں سمجھا کہ تو

سہلِ تربیت ہے یہی منزلِ بھی دُخوار تر
یا بالفاظِ دُگر ظلمات میں نویں سحر
زندگی ہے اک سفر تو موتِ انعامِ سفر
اک نئے عالم سے ہم آغوش ہوتی ہے نظر
مطینِ ہم سے ہو جاتی ہے رویِ مستتر
تب کہیں حاصل ہو اکتھے عرفانِ اثر

موت ہی سے راہ پا قی ہے حیاتِ معتبر
اُمر کے پرٹے پس اک برقِ پیاں کیوں کے
کائناتِ دو جہاں کے جادہ پر یعنی میں
اُذنِ رحمت چاہتی ہر جب تینی اڑکتا گرد
جس کھرتی ہی بکھرنے کی طرحِ زلفِ حیات
مسکراہٹ میں بدلا جاتے تیر جیسا لکھاں

موت ہزاک "شمعِ سوزاں" اور پھر شبِ زندہ دار

زندگیِ رقصان ہے جس کے سامنے پروانہ دار

عنوانِ پشتی مغلوری



ہم خوشی کے لئے آلام تک آپر ہوئے ہیں
ہم تو عشق کے اڑاک آپر ہوئے ہیں
غم سے گھبرا کے جو ہم ہم اگلے آپر ہوئے ہیں
بادہ کش ترک مٹے وحاظم لکھ لپیجے ہیں
میرے افسانے کے نام تک آپر ہوئے ہیں
ہم نہ من سے مگر وہ ام تک آپر ہوئے ہیں
تیرے جلوے نگر عام تک آپر ہوئے ہیں
کامیابی ہے وہ عنوان کہ ناکامی ہے
اہملا ہیں ہم اخراج تک آپر ہوئے ہیں

بھالا بھیڑھے ہو!

تم بندگوں کی روایات بھلا بیٹھے ہو۔
دین و اخلاق کی دولت کے ماتدار دہا
تذکرے جن کے ہیں تائیعِ اعمم کی زینت
سوزے جن کے کھڑھاتی ہے روحِ کردار
سازِ سستی کے وہ نعمات بھلا بیٹھے ہو
لپڑ رہبہ کی حکایات بھلا بیٹھے ہو
تم بھی دنیا میں معزز تھے تھیں یاد ہیں
وہ تو سب یا اسے تم کو جو بھلا دینا تھا
یاد رکھنے کی ہر راک بات بھلا بیٹھے ہو
آج تک جن سے جپکتی ہے جیں تاریخ
تم وہ اطلاء وہ عادات بھلا بیٹھے ہو

النَّاسُ اورِ حِمْتِ خَدَانِدِی

خُسْمُو پر ویزرا کا کوئی

پہنچتا فلاں ہے خاموش نفاہیں
یہ کوہا یہ صرا یہ سمندر یہ بولیں
کہ تو پہنچی صورتِ مالک کے حضور میں اس کی بے بہا
عنایتوں کا شکر بجالائے۔
اس روشن اور سناں رات میں جیکے سادھی کائنات...
خاموش ہو!

اور تجھے..... اس فیاضِ مالک نے ایک چیز بخشی ہے۔ جو
سادھی چیزوں سے قیمتی ہے۔ یعنی حلق اجس سے تو ساری طبقات
پر فریقت ہے گی۔ اور ان پر مکرانی کرنے لگا۔ اور تو اسی عقل
کے ذریعہ، جس کا کوٹ شرگو شد ایک ناطقون ہتھیت ہے۔ کہاں سے
کہاں پہنچ جیا۔ تو راضی کے دھندکے میں ایک کھوبیا ہوا انسان
تھا۔ جاہل۔ اکٹھا۔ اور نادان!۔ اگر تو اسی عقل کی پیشوائی
کی بدولت اسے ٹڑھا گیا۔ بہاں سمجھ کر انتقام کے بھرپور اس
میں اتراد تیرتا چلا گیا۔ اور تو نہ اس انتقام سے مند کی گئی
ہے، پایا..... گوہر نا ہاپ!۔ ادباً اور سائنس اور ان
جیسی پہنچی اشیاء!۔ جو جیسوں مسدی کے پردہ سیکھ پر رضا
ہیں۔ اور اخیں کے پہلو میں اچاگر ہیں۔ نفاہیں یہ اڑتے ہوئے
جہاڑ۔ سچ صندر پر روانی کشی۔ زمین دوزیں اور برتنی سامان
اور یہ اف انسن۔ نادل!..... اور ان میں بہت سی چیزوں اے۔
اور اپنے خانق کی اوپنی بخشش کی بدولت تو ناقہ سے کامن بن گیا
انسان کا سل!۔

گران سب چیزوں کے ہاد جو تیرا ایک دشمن بھی ہے

اس عقل و خود کے بندے! اگر غلطت کے پیشہ! اس تراہم
النَّاسُ ہے۔ انسان بھی کوئی ہے جس کو فرشتوں سے سمجھا کیا جائے
سجدہ نہ کرنے کے حرم میں ابلیس کے لئے میں لمحتِ لا طرفِ لا الگا
او ساری طبقاتِ ارضی کا تو مرد اور یعنی اشرفِ المخلوقات! اور بے
پلٹکری کے، تو..... خدا کا نائب، اسماعیل اللہ، کسی ارفع دامی
ہستی!۔

یہ دنیا۔ اور بہاں کی ساری چیزوں تیرے نئے دنیا۔ یہ
اُتفاق پر درشاں، جو دن بھر پچھتے ہے اور اپنی ضمایر میں نہ دنیا کو پیور
کرتے ہے۔ تیری دنیا کو۔ مرف اس نئے کو تردن میں اپنے فروری
کھوں کو اساسی کے ساتھوا نکام دے لے۔
ادران بھللاتے ستاروں کا کاروں رات کی
کاریگی ہے، تجھے ایک مدھم سی روشنی دیتا ہے۔ ایک مدھم مدھم متربت خیز
لارا۔ تاکہ تروات کی بھی ایک ناری کے گھبرا دلٹے!۔

اور یہ چاکڑ!۔ جو تختہ دی ٹھنڈی طفیل سی روشنی سے
تیری سہری دنیا کو جاگو کرتا ہے۔ تاکہ اون خاموش راتوں اور
پر رکون لوں میں ان حسین نظاڑوں اور مل آؤنے نظاڑوں پر نظر کی
اصل تجھے یک بیک با، اچاۓ۔ معمور!۔ اس روشنی گئی کا، اس حسین
نظاڑوں کا اور ان شہرکر نظاڑوں کا جس نئے تجھے بنایا۔ اپنا
نائب! اس گئی پر!۔ اور تیری اسائیں کے داسیٹ ناطق اشیاء کو
حالم و حودتیں لایا اور پہنچتوں سے بچے نازا۔ جیسا کہ تیری
آمد پر روح گئی سے بچے خطاب کیا تھا کہ

ہیں تیرے تعریف میں یہ بادل یہ گھٹائیں

نہ جائے بگتی ان گفت جیزیں پیدا کئیں۔ تجھے اپنا نائب بنایا۔ مگر افسوس تو ناخلاڑھرا!۔

اے انسان! اب یہی شہیں۔ اٹھ۔ اور جس کا سکی رضاپت نافرمان نہیں کیا۔ وہ آج بھی تیرے سایہ سے لگا رکھا بیٹھا ہے۔ وہ بھی تیراہ ہبہ ہے۔ کون سے راستہ کا! وہ ترقی رہوانی اور ڈکٹی سرسردی کا نہیں۔ بلکہ نزل۔ مگر ابھی اونچا داربینی کا!۔ اور تیرے مالک نے تجھے اسی وقت آگاہ کر دیا تھا۔ جیکہ اسے لعنت کا طوق پہننا یا گیا تھا..... کرانشیں سے پچھے رہنا اور اس کی رہبہری سے کامے کو سوں دجدہ رہنا۔

گرچھے چیزے تو ترقی کرتا گی، خدا را عقل کی اولاد کے کردی پیے تو حندی اور انسان فروش بنتا گیا۔ اور اپنی ترقی کے زخمیں اپنے مالک کے دامنی عطیات اور لازمال اخوات بھول پڑتا۔ اور اس شیطان کا مقتوس بن گیا۔ جس سے دوسرا ہے کے مالک نے تجھے کہا تھا۔ اور بار پار منہ کیا تھا۔ مگر بعد ازاں بیسوں صدی کا ہیرداکیر بخراں کا مقتدی رہ بنتا۔ جو کہ قدریہ رہے۔ مگر ابھی کا اسلام کا ۱۱ لاویں کا!۔

تیری دھانیت ختم ہو گئی۔ گاڑ کو نے ماڑیت کی نیاں نام پیدا کر دیا۔ اور اسی ماڑیت کی بدولت تو صراحت سیمی سے بھلکے اپنے آنکھ سے سرتاہی کر کے نفس کا شدوداں بھٹا۔ تو یہ ایسیں اطمیم کی پروردی کر کے اپنے وجہ سے اس پاک خط کو۔ پاک کر دیا۔ اور شق و فوراً دشک و کفر کا گھر پڑھنے لگا۔ اور اپنے دنیادی و قداروں غسلت کے تھنکوں کی خاطر دوا دیتا چاہی۔ اور اللہ جسم کی آواز بیٹھنے کی حالات بکریتہ المسّت ارشاد فرماتا تھا کہ.....

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّتَ وَهُنَّ لِي بِعِبَدٍ ذَلِيلٍ
اور.... اور لغوہ ہا افسر ہبھا کر خود اپنے کو مالک تھوڑے کرنے لگا۔ اس دنیا سے فانی کا! اس دنیت کیتا کا ہمسر جس کے ایک تھنکوں سے سارا عالم بوج دیں آیا!۔ تو چند تھیز جیزوں کا مودہ!... اسی کی دنیوں سے..... اور اتنا گھٹٹی!۔

اور اے انسان تو نے اپنے دشیں کی رہبری اختیار کی جس کا نتیجہ ہی رہا کہ پیچے کی طرح تو ایک پسندیدہ ہندے کی بجائے نافرمان اور باتی بن گیا۔ اس ذات و احقد کا باتی! جس نے تیری کا سلیش کے لئے چاہوستا کیے۔ سورج۔ ندی۔ پھر اذیں اور



(متصل عنوان)

بحد سر می خانہ نکالتے

از مکان العبر مکان

پھٹ گیا ہے۔ باقی بڑی خیر رہے۔
اس خط کو پڑھ کر صوفی عفران الدین کی حینکٹاں کی
چنگل سے زمین پر آ جی۔ فوراً جواب لکھا۔

"اللهم صاحب اتم پر خدا کی مار۔ یہ بتاؤ تم نہیں
ووست کی جیشت سے خلکھلے ہے کا نگریں کیا ہے
کی جیشت سے؟ اگر ووست کی جیشت کو خلکھلے
تو تمہاری دستی پر طلاق ہے اور کا نگریں کی جیشت سے
لکھا ہے تو میرا نام کا نگریں کی مجری سے کاٹ دو۔"

آپ کہیں کے بغیر متعلق یاتیں تھیں کیوں سے بھی۔ باقی
یہ چکھے سلسلے زرا پیچ دار ہوتے ہیں جیسیں مثاولوں کے غیرہ
ہیں سمجھایا جا سکتا۔ بھارت میں گاؤں کی کاستلہ بھی ایسا ہی
بچھدہ سلسلہ ہے۔ ایشیت کا مقدس جہوری قانون کہتا ہے
گاؤں کی کشتی بن، ہیں کی جا سکتی۔ قانون کے جہاتا جہوریت کے
دان امشدی پنڈت ہزو جی کہتے ہیں گاؤں کی کشتی مسلمانوں میں ہی
اور شہری حنفی ہے اسے جس کبھی بند ہیں کو سکتا۔ آپ سکھیو
چائے اور جہاتا گاندھی کے مادرزاد مرید غرس لگاتے ہیں کہ
بھارت سویں صدی بلکہ ڈیڑھ سویں صدی جہوری ایشیت ہے۔
ہے جس میں ہزو ہبہ تکم طور پر آزاد ہے۔

لیکن ان غروں ان دعووں ان اعلانوں کے پیچے مل
کے میدان میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ٹھیک
کہ پہلے قوم و میش تمام ہی تہذیب کے مقامی حکمرانوں سے انسان
و انتظام کی اڑیں گتوں کی فرزندی کا حق ادا کیا۔ اب آخر کار
تھی دہلی سے خود سرکار مالی مدار صداقت شمار لے ہو گرتے
لکھنؤ کو اعلان واجب اعلان فرمایا ہے کہ ہندوستان کی چ

نیک نیتی

خبر ہے "صدر کا نگریں پنڈت ہزو نیک نیتی
سے دہلی کا نگریں کیڈی کے اختلافات دور کرنا
چاہئے ہیں"۔

نیک نیتی بے شک بڑی نعمت ہے۔ لیکن اگر ایسی
بھی شخص اور پھر میں نیک نیتی سے صرف پرستوں کی خدمتہ
گردی تو شاد اور قتل و غارت ختم کرنے کے سلسلہ میں
پنڈت جی کے اندر پائی جاتی ہے تو اس اختلافات دور
اکٹے۔ نیک نیتی سے قبر کے مذااب اور آخرت کی حساب
میں تو کچھ فرق پڑ سکتا ہے۔ شاید پھر اس کے شفعتے بھی کوئی مختصر ہو
ہو جائیں۔ لیکن عمل کی دنیا میں اس کی جیشت کا نگریں پنڈت اور
اور گاندھی میگتوں کے چواٹی و معدوں سے زیادہ کچھ نہیں۔
پنڈت جی کی نیک نیتی پر بھروسہ کر کے بھارتی مسلمانوں نے
اب تک جو پھل پایا ہے اسے ہبہ تاس اور کریڈا ہیں تو
مکرخ اور شکوہی مزروع کہہ سکتے ہیں۔ نیک نیتی زندہ ہاد!

باقی سب خیرت ہے

صوفی عفران الدین قادری بعد ادی شمس کا دشمن
گواں کے کا نگریں کی دوست لال جاگی پر شاد جو پڑا خلکھلے۔
آپ کے یہاں ایشور کی دیانتے سب خیرت ہو
بس یہم صاحب کو نہ ریا ہو گیا ہے اور تھنھے میں اس
چھت سے گر کر تاںگ توڑ بیٹھے ہیں اور خلختے
کی دیوار گجا نے سے بڑی صاحبزادی کا سر

ہازوں میں گوڑے کا سبب ہے۔

لگو تو سلطان کے سر پیش اگاماتھی پر برسوں
جلنے سے بھی نیادہ شک چہ تم نہ ہدایہ کے کھپار کھٹکے
بیرون نہیں لوگے۔ اگر خدا غواست اس عالم کے لواز ہوئے
پہلے تھیں دم بینے کی خروجت پڑ جائے تو ایک تکب خالدار
ملائیں ایسی بتائے دیا ہے کہ دم بینے کے لواز ہوئے بھی نہ
ہوئے!

ایسا کہ تو تم بینے پر بھی اپنے سر کے بیکھیں ایک
لائق فرض کرنے پر سر کو دھتوں میں تھیں کہ دے۔ آدم حسرت اپنا
ذاتی فرض کردا اور اس میں پیشوار کے لواز آدم حسرت سلطان کا فرض
کر لواز است اس سے مکتوب اکٹھیں میدان بندو۔
..... بات نہ کاٹو فرض کرنے پر میں کوئی مشکل ہے۔ تم نے
چنان است ترے بھارت کا ہنپا دادا کی تکیت فرض کر لیا ہے
دعا اپنے آرے سر کو سلطان کا سر فرض کر لینا کوئی دخواہ ہے
تلو زندہ صحیح است ہی با تھیں جو کہے لواز آنکھیں
بند کر کے سلطان کے سر پر درسید کہتے ہوئے کہو۔
”رکھ پیشیا!“

ذکر تو ہو گا لیکن فرض کر لینا کا یہ دلکش سلطان کو چوری
ہے اور یہ فرض کرنے پر وہ شیطانی قبیلے تمہارے منہ کو اپنی
پیڑی گے جو لوٹ دار اور قتل دفارت کے لئے اوقات
میں اُبلاکرستہ ہیں۔

وہ میں دن باندھی سے یہ جوہ کاری خروج پیش
اگاہی گئی اور نہ اگلتے تو کسی جانور کے بالوں کی چیبا بن کر
گوند سے چکا دینا اور دم لیتے ہوئے ہاتھ جوڑ کے لہذا۔

”لے پر بھو اسی بیلیا نیسا ری!“

اس طرح تمہارا ہدایہ بھی پورا ہو جائے گا اور دم بھی
سلے سکو گے۔ ایسا نہ کیا تو ڈر ہے قیامت تک تھیں دم بھی
نیسبت نہ چو گا۔

ماں نہ مانیں آپ کو یہ امشت اسے
ہم نیک و بد حضور کو کھجاتے جائیں گے

بیاستوں میں قانون طور پر ذمہ گا اور بند کردیا گا ہے!
دھرمیہ بھارت۔ میسور۔ بھوپال۔ بیشہر۔ راجستان
مدھیہ پریش۔ اس کے ملاوہ قانون کی نالک بھی سوچ کر
ہوتے ہیں جو بیاستوں میں ہفید جانوروں درج شریعت گاٹتے
کا ذمہ مخواز قرار دیا گیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔
بیسی۔ مدراس۔ بھربی۔ بیکال۔ جیدرا۔ باد۔ شہزادگو۔

کوئی۔ کسام۔ سوراشر۔
بفضلہ الکاظمیں اجیر کر گی۔ ہماں پر بیش میں وہ
تری پورہ اونصیہ پر دلیش اور چباب میں پہنے ہی سے ذمہ گلے
نہیں ہے۔

تاپ ذرا بھارت۔ جہوری بھارت کا نقشہ اٹھاڑ
دیکھئے اور عینکوں کے ڈھونڈنے کے کاس پر تجوہ ہی کا دہ
کوئی کو ناباقی رہ گیا ہے جیسا مرکزی قانون کے بخشنے ہے
جہوری اور مذہبی حق کا ترکا ہم اڑ رہا ہے۔

بھارت کا سلطان بخیر کا سے حکما سے مرہیں جاتا ہو
تھے پر چھٹے تو وہ تھے اتنا ہی قانون کو ہوا لی قانون کو مقابلہ
ہیں دل سے پہنچ کرتا ہے بلکن جب تک کا نگری دیتا ہے
اور دور نگی نہیں چھوڑیں گے۔ ہر جانکی پرشاد صرف فرانزیز
کوئی لکھے گا کہ بھائی تھا اسے جو فیض سب سرگئے۔ باقی
سب غیرت ہے!

یہ سچائی سے معذ و رہیں!

فرمایا بعض ہبہ سچائی سوراوس نے یعنی عام جلے
کا پنور کے بذریعہ بان ایسا کے۔

”ہم پر خص کے سر پر پیش اکٹھوا کردیم بیٹے
درہ ان کو پاکستان بھیگا دیں گے۔“

تھی کہتے ہو روشنو۔ تھہاری آرڈ تو سن سینتا ہیں کو
ہمیں یکرے باقی تاریخ سن گئیا ہیں سے یہ ہے کہ سلطان کا ان
بیو کو طوہری بخدا د۔ شیطان چیبے گھے ہوتے اس تو کی شاگردی
کیستے ہوتے تھیں اس طرح کی شاندار آرزویں کو فیکا پیدا کی
تھی۔ تھا کے سروں پر پہوچان کا سا ہے۔ تمہارے

جلسے پر رہتے تھے۔ اکٹھ مددق بھی وزارت سے چناؤ نے
جلسے پر رہتے تھے۔ وہ تو شکر کیجئے خود کشی تکس فوت نہیں پڑی
ورز جن گرسی نشیزیں کو قم کا غم عشق کی حد تک پہنچے وہ تو ایسے
جادے پر خود کشی تکس کر سکتے ہیں۔ پھر ناخنیت ہے کہ معاملہ
مشتری چیخ کا تھا۔ اگر کوئی شہزادی جی چھتے تو اپنے ساتھ بہت
اوروں کو بھی نلا کر دیتے۔

یہ سبیلی اور وزارت کے چکر بھی عجیب ہے یقول شاہزاد
جن لوگوں کو انگریز کے وعدے میں کلرکی بھی مکمل ہے مل سکتی تھی وہ
آج قویِ ذور میں حکومت کی کڑیوں پر برا جان ہیں۔ بلایک
ساعاں قریب ہائیکوٹ لکھتا ہے کہ دہلی کے چھت مشریخ و صحری برہم
پر کاش اگر کسی چھوٹ دین تو باہر کوئی خود ہری صاحب کو پھیس
چلے گا ہمارے بھی ملزم نہ رکھے گا۔

اب بتائیے جب ہمایے خداوندان خدمت اس وجہ
پر انسی طور پر گھری اور صرف کسی کے لئے مذوقوں پر تو انگریز
چھین کر اپنی دربار کی ٹھوکریں ٹھلانا کہاں کا انعام ہے۔
لازم ہے کہ جیکنیاں ایک پالیسی ہبہوں کے لئے بھی جاری
کریں اور تھانہداری سے کہ وزارت تک جتنے مقامات پر
ہیں سب کو شریڈیا رک کی جیتیں سے پہنچ کر اسے کا انتظام
امریکن دوستوں کی طرف سے کر دیا جائے اور قانون کی رو سے
ہر چندہ دار کی آمدی اس حد تک پہنچدہ ہو کہ اگر اتفاق سے فرم
کسی ہبہ دار کو کان پکڑ کے ہٹا ف تو اس کی تجوہ اور اذوہ
اسے زندگی بھر لئی رہے۔ دعا ملیعۃ اللہ البداع۔

لبس پیسہ!

ایران کی خبر ہے:-

جو افسران توہہ پاری میں کی فوجی لکھی کے رکن تھت
ہوتے ہیں کیونکہ مختلف اغصیں گویی مار دیا جائیں۔
سید جی طیخ کہنے جو لوگ شاہ کے خالف ہوں نہیں
ایران میں زندہ نہیں چھوڑا جائتے گا۔ وکیسیز قدر پر کوئی
دویوی کی بھینٹ چڑھنے پر نہ چھوڑا جائے کوئی بھکت ہیں پاک نہ
کی مقابلت درست ہو سکتی ہے۔

زبان نہیں صرف بولی!

”جن سنتکو ہماروں کے خیال میں اردو کو فی زبان
بھی نہیں، بلکہ وہ صرف ایک بولی ہے۔“

ایک بھائی طبقی بات ایک دنہ لار گلڈر دیال سے بھی
تھی۔ بھی برس کی بات ہے الجیس کیونزم سے عشق ہوا تھا۔

ٹاہنِ الغرب بھی اسے جب اٹھی دلائی اور جنیں الافاظی بڑی
سے انھیں خدا کے وجود پر لا خواب کر دیا تو بھر اسکے بوسے۔

”خدا کو میں نہیں مان سکتا۔ میں ایک شکنی ضرور
ہے۔ تم اسے خدا ملت کہوں ٹھانی کہو!“

تو نے وہنی کی اسکنی بھی کے تو مختلف نام ہیں۔ خدا
ایشور۔ جلوگان۔ آخر اپ اپنے لونڈے کو رام نا تھیں کہتے
ہیں معنی ”ونڈا“ کیوں نہیں کہتے؟

یہ تغیر پرانی دہستان ہوئی۔ نہادہ بات یہ ہے کہ
ہمارا شاہ کرام اگر اور دو کو زبان نہیں صرف ”بولی“ کہتے ہیں تو
خاکسار بھی۔ تبھی کو زبان نہیں صرف ”بجا شا“ کہتے ہے۔ اور
انگریزی کو زبان نہیں صرف لیکن ”فرادیتائیں۔ پوشٹیں
کر“ اگر اور ہم کو جاہرت کہتے ہے الگ بھی فرق نہیں پڑتا تو زبان کو
بول کہتے ہے کیا فرق ہے جا۔ الگ بات ہے لغتیں الگ جملہ
کل کلان کو یہ بھی کہتے ہیں کی مسلمان کوئی قوم نہیں۔ صرف ایک
فرود ہر اور اسلام کوئی مذہب نہیں صرف ایک دھرم ہے۔
قوانین میں امر خالوں سے کوئی یہ پوچھے کہ اگر ”بولی“ اونٹلی
زبان کو نہیں کہا جاتا۔ بلکہ معنی جاوردوں کی زبان کو کہتے ہیں۔ تو
حصور کس نے اندو بول کی جا فور بنتے جاتے ہیں۔ دیسی مل ہندے
کامنا جاوے سمجھی نہیں، اور کامنے بنا چکی بھی نہیں۔

فیضت جامع

”دہلی کی ڈپنی مشترکا ری شانہ اشست اس جلیل سر ملادو
ہوں تو ارکان اسیں سی گفتگو کرتے ہوتے۔ آپ نے بھوٹ چھوٹ
کر دو ناشردی کر دیا۔“

روسلی کی بات ہی ہے۔ حضرت ارم بھی جنت سو نکالے

لے نہ تو خدا نہست ولیکن بخت
ستا بیوی د قاضی الحجا تی

لیکن کل؟

مجادلات کے ورزیں دانشمند اکٹر کا بٹوڈنگ کی چوت فرستے
ہم کو مسلمان بادشاہوں نے داداری نہیں برئی۔

جو چاہو کہ لو جائی۔ اب تو تمہارے ہاتھیں ڈیندے ہے
ادویم ڈنڈوت پہ تجود ہیں۔ قم وزیر داغلہ ہو اور بیج ہماری
تمستہ کے تمہارا دخل برحق ہے۔ قم رسمیت کام از بیکو چو اور ہم
بیگی ہیں۔ قم الگری بیگی کو کوک سفل بادشاہوں کے سر پر پیگ
ہستہ تھے تو کیا دوسرا۔ قم الگری بیگی کو کوک ہر مسلمان بادشاہ
ناشدہں پیک ہیں کھانا کھانا کرتا تھا تو اسی ہے بنی لاہی اسکی عیش
جیسیں جیسیں دکھنے لگے کہ جب جنرل انتخابات کا وقت
قرب آئے تو قم اصلیہ ہو، برادری کے ساتھے مانستہ تاریخی
چالاک ہو رہا تو دارانہ تصب کی عینکیں امداد کر مسلمان بادشاہوں
کی تعریف کیا گئیں گے۔ ادویاتی تملکاروں کی تصفیہ کرہ
تاریخوں کو ہزار گالیاں دے کر کہیں کے کو مسلمان تو ہماری جان
کے مکھی سے ہیں آنکھوں کا نہ ہیں دل کا سرو ہیں۔

پچھو تو الفصاف ہو

ڈاکٹر رام منور فہیما پکتے ہیں کہ ہندوستان کی سلامتی
کے لئے موجودہ کا انگریز کو قم کو ناصور دی ہے۔ درد ملک
تباہ ہو جائے گا۔

جہاہ تو لیکت دن ساری دنیا کو ہرنا ہے۔ ڈاکٹر حسید
کو سوچا چاہیے کہ جو بعض جاہلیں مظلوم کا انگریزی کی دیا تو آج
قلد الوں کے مالک بننے پڑی ہیں وہ الگری کلک کو کوکی سو
خود ہر کہیں بول پاس کرے یا رکشا کھینچ دیکھے گئے تو
ہندوستانی قم کی عزت کس قدر خاک ہیں میں مانستہ
قم کی جنگیں معاک میں مانستے کہیں ہتر ہے کہ موجودہ کا انگریز
اور اس کی حضوری کو چند سال اور پھر پھر بھوٹنے کا موقع دریا
جائے۔ اتنے دفعوں میں قم کے مزدور اتنا کا لیں گے کہ ان کی

اگلی چند شلتوں کا دال دیتا ہو جائے گا۔
اور اگر ان غریبوں کو کسیوں سے ہٹا دیتا فو رہی
بہت صورتی ہو تو کم سے کم چینے دو ہیں کا نوش دیکھنا کہ
اس تھوڑے صورتی یہ سودا سو کافر نہیں کیسے ہزار دو ہزار انکیں
لگانے کے دین میں کیشیاں بنا کے سفر خرچ اور جستہ اور الا دش
دغیرہ سے اسکے چند سالوں کی کسر پوری کر لیں۔

قم ز محنت بیانہ اٹھاؤ نہ اٹھاؤ

بیہی میں ایک لیے گردہ کا شرعاً لگایا گیا ہو جو بخوبی
لڑکوں اور لڑکیوں کو فرش لٹڑیج کے ذریعہ محنت کی تعلیم دیا کرنا
اسے کہتے ہیں بے کار بہاش پکی کیا کر اے اے اے
بھائی شرعاً رسانی میں وقت یکوں مٹانے کرتے ہو۔ بھائے
مانسوں کی طرح دور ہیں ہٹلے کے دیکھو تو پر کس شال پر تھیں
بہت سچی طلبی رسانے ادی پرچے اور امریکن کتابچے ایسے مل
جائیں گے جو اس کا خیر کو ہٹلے بٹلے گروہوں سے بیرونی
پڑا بخاں میں ہے ہیں۔ ہر سینا ایں میں ایسی روانی نہیں نظر
آجاییں گی جو نصرت بیت کی تیاری دیتی ہیں۔ بلکہ تیر کی طرح
محنت کو دلوں میں ترازو کرتی ہیں۔ ہر شے شہر میں یونیورسٹیا
بھے ملیں گے جہاں "محنت" سو روپیے سے کہ چار آنٹنک
میں لا تکلف پیسا جائی ہے۔

چھر اگو قوم کے کچھ ہو فہار سپوت ایک ستم گزہ ہنار کر
سے تاحدہ تعلیم کو باقاعدہ بنارہے ہیں تو اس میں برا فی گیا ہے
یہ تو ہماری قومی حکومت کی منصورہ بندی والی پالسی اور یو جا
والی اسپرٹ کے میں مطابق ہے۔

بھاگ ان بڑھ فروشوں سے کہاں کے بھائی

سرحد کی خواہی لیگ کے لیکر غلام محمد خاں لونڈ خور کو
محض اس سرجم میں راست سال قید محنت اور پانچ ہزار روپے
جرہاں کی سزا دی گئی کہ انہوں نے مخفی انتخابات میں کچھ
مدرا خلت کی تھی۔

کیا مخفی تھا ہے۔ مولا نامودودی کو ٹالکی محنت کے

تجھب ہے تو انہا دیاں ملت اور ہبہ ان جنت پر جو اسی پل پیٹ
فرقوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھیں قرآن سے منہبہ کے ناطے جانی
پڑتا ہے۔ کیا ان کی خاصیت اس بات کا نبوت نہیں کہ مسلمان
پر کے جانے والے نظام ان کے نزدیک بھی کسی اہمیت کا حوالہ
نہیں ہیں اور ان کے انسداد کی فوجی تداہیر پر توجہ دینا مزدی
نہیں ہے۔

لئے کانگریسی دستوتامن نے شیکھ ہی کہا کہ فضادت کی
کوئی اہمیت نہیں ہے جس نے آنکھیں کھالی ہوں میں اس سو
کیا کہ کتنا لاستہ غاک دخون ہیں تڑپ ہے میں کتنی آنکھیں تو
بہاری ہیں۔ تمہارا پیٹ بھر گا تو سب فیروز ہی خیرت ہے۔

خطابات کی بوچھار

وہ خطابات تو آپ نے اس ہی لئے ہوں گے جو ایسی
بیانات میں بھارتی مکرانوں کے ابر کرم سے دنادرائیں
بھارت پر بر سے۔ یعنی کہ پدم بھوش "دغیرہ"۔

اب سوال یہ تھا جس بھروسہت میں تمام شہروں کے
حقوق بر ابر ہوں اس میں صرف چند افراد کو خطابات میں واڑک
با فی جتنا کو خروم چھوڑ دنا کہاں کی شرافت ہے۔ یہ سوال یطن
علیہ المحتب کی ورنگنگ کمیٹی میں ایک بہت ہی بگزیدہ اور ثقہ
اطمیس زخمی نے پیش کیا تو رسیں القوم جناب شیطان نمبر اول
نے نہایت فکر مند ہے میں کہ اکبے شیکھ جس سیکولارزم کو ہم
خون چکر سے پال رہے ہیں اس سے اضافی مناسبت نہیں
ہے۔ لے شہزادی الجوش اتم حاضری آل و اولاد کے پھرتو سے
جاوہ اور جہاں سے خامیں بندگان عالی سے کھوکھلی فرمات
ہیں ایک شاذ ارجمند متعقد کریں اور ہبہ کے پہنچیدہ و مرغوب
خطابات بھس کے جھاؤ قسم کریں۔

چنانچہ شہزادی الجوش جاگہ کا اٹیشن ہے۔ دودھ جن
سچے اور کئی بیویاں اس کے ساتھ قصیر میں ناقہ بھیجن جانے
وائی کاڑی سامنے کھڑی تھی اس نے بال کوں سے کہا کہیں
تو فوراً اس کاڑی سے ہاتا ہوں تم مگھی کاڑیوں سے بادھ
اُدھر پہنچ جانا۔

چودہ سال کی سزا دی کی ہے تو غلام محمد خاں تو پھر مزے دیں
سے کہ جرم بھی کیا اور محض سات سال کی سزا۔ حق سات
سال کی۔

بھائی صاحب ہے پاکستان ہے۔ غلام محمد اور محمد علی
صاحبان کا پاکستان۔ اُن عالی مداروں کا پاکستان جو اسلامی
اخوت اور قومی درد سے نہ صرف پور بلکہ اچھوڑ ہیں۔ اُن
وحدت العصر والارین دین کا پاکستان جنہوں نے قرآن کو اتنا
بہت سا سمجھ لیا ہے کہ سائنس تیرہ سو برس کے پڑاں عالم
اور ماہر طفیل کر بھی اتنا نہیں سمجھا۔ یہاں اسلامی حکومت
ہے۔ جموروں سیادت ہے۔ رواداری اور انصاف ہے۔
کیوں بھی ہندوستانیوں نے پاس بھی کوئی نظر
نہیں پہلا انصاف کی۔ غالباً یہاں تو تم گھٹ گئے۔

لے دیکھے تم نے ایک درام متوجہ ہوئیا کو کچھ اتحاد وہ بھی ہائی
کو روٹ کی عنایت سے نکل جما کا۔ اب کچھ جماعت اسلامی
کے سکیں پھر سے میں ہیں تو اول تو وہ قابل ذکر ہی نہیں پھر
وہ تمہارے بھائی بھی نہیں۔ مقابلہ تو اس کا ہے کہ بھائی نے
بھائی سے کیا کیا؟

خبرتیہ اسی خبرتی

آل اندیا کا انگریز کمیٹی کی بجلیں عاملہ نے اپنی ننکار سا
عقل و فہم کی پوری رستہ کمی کے بعد فیصلہ دیا۔

" موجودہ بھارتی فضادت کی کوئی خاص اہمیت
نہیں ہے۔"

اور اس اجلاس میں قبلہ العلماء حضرت برلننا الباکری
آزاد اکبعتہ انخواہ جنابہ شریف احمد مسدد افغانی سادو
زہدۃ الجہوڑیت جنابہ داکٹر سید محمد علی بھی شاہ تھے۔ دیگر
اکابرین کا انگریز کمیٹی کے لئے تو شیکھ موجودہ فضادت کی
کوئی اہمیت نہ ہوئی چاہئے۔ کیونکہ جان و مال اور عزت و
آہم و گوارنے والے اُس فرقے کے لوگ تھے جس سے خداوند
بھارت کا سلوک سوتیلی مان سے بدتر ہے اور جس کا نہ ہب
لبقول وزیر دخلہ تنگ نظر ناظم اور رجعت پسند ہے۔ لیکن

لیشدروں نے آج ہی مسلمانوں کو بدمعاش اور بے ایمان دھیروں کو
خطابوں سے نوازنا ہے۔ لہذا ہم بھی کافی نہیں بھگت وغیرہ کے
خطابوں سے انھیں نوازنا چاہتے ہیں۔

غصہ سے ہوئے۔ ٹگاں نہیں بھگت کہتے ہوں اسے ان
تعینتوں کو تو مدنہ دشمن اور گوڑے اور انکو کا ٹھاکبوا۔

"اُ تو تو کافی سمجھو اور ہوتا ہے "میں نے کہا" اصل سوال
شیطان سرکار کی پسندیدا ہے۔"

"کیا بکتا ہے غصب ناک ہو کر فرمایا" جلد ہمیں ہو گا۔
تو فرور فساد کرنے کا۔ اور یہ کہہ کر حضور نے مجھے کو ہڈی میں بند
کر دیا۔ میں نے لالکھ کہا حضرت کچھ نہیں بھیجیں گے جو جائے گا۔ لیکن
دہ کہاں مانتے دا سے تھے۔ مجبوراً جلد ملتی ہو گیا۔

جناتی منطق

یاد ہو گا آنچاہب پڑھنے والوں کو ایک بار قدوی ذ
حاب الحساب سرزا خاں صاحب کے ایک ارشاد و مبارک
پر کوئی محضراً معرض کیا تھا۔ اب کسی تازہ میگریں میں وہ ارشاد مبارک
پورا نظروں سے گندہ تو جی چاہتا ہے کہ آپ کے سامنے پورا بھروس
یار شاد دراصل ایک روز میں پختا ہے جو مر فروری لہاظہ کو
بھیجا گیا ہے۔ جیسا اجتماع پر ہر جان و مدنیاتیان پاکستان
کی ایمیڈیا اجمن "اپا" میں طرف آخا خاں کے سے والستہ ترقی
عورتوں کی کے بذریعہ برائیں قاطعہ دوائی مسلط کے۔

"عورتوں کو چاہتے ہے کہ وہ مذہبی آزادی کے لئے اتحاد
کریں اور جو دن کی نمازوں میں شرکت کا مطالبہ کریں
تاکہ انہیں پہلے ہیں جیادت کرنے سے خود اعتمادی
اور عزتی نفس کی عادتی میدانوں اور اس طرح
مذہبی آزادی کی اس بنیاد پر وہ پھر معاشری اور سیاسی
سادوں سے حاصل کر سکیں گی اور زندگی کے پھر جو ہیں
مردوں کے دوش بدش حصتے ہے سکیں گی۔ عورتوں
کو چاہتے ہے کہ وہ اپنے آپ کو استکلم کریں اور انہوں حقوق
کے لئے لڑیں..... عورتوں پر بندشیں ماند
کریں اسے ڈرتتے ہیں کہ اس طرح کی آزادی نہیں

مشنا تھیں مجنون سمجھ کر وہ سفر بیان خاص سے ما اور اسی
دن رام سیلا کشی کی طرف سے آری سماج گراہندیں ایک جلسہ
ہوا جس میں ملکت قوم کے پڑے پڑے محبتوں مثلاً جعل داس اور
برج سوہن داس وغیرہ منہ درجہ ذیل شاہد ارشادات مدار
مسلمانان بھارت کے لئے مختلف قسم کئے۔

"قدار۔ بے ایمان۔ غیر ملک۔ بدمعاش" وعلیٰ پڑا
اس کے بعد تھا مدد الالمیں بھارتی اکثریت کیلئے خطابات
تقیم کرنے والے بندگاروں خاص کی تلاش میں جاری تھا کہ وہ استیز
ہیں مل گیا۔ یعنی خاکسار ملا ابن العرب کی خبر نہیں شیطان کے
پڑھے نہدی سے کیوں کتراتے ہیں۔ قالم بیرون سام علیکے کتنی کاکر
اس طرح تکلیف اس کا جیسے میں دیکھا نہیں۔ میں نے تم کیلئی
یعنی کہ شاپیدہ صوفی کا کونا۔ فوراً بولا۔ یہ اس وقت چھوڑ دیتے
صریوی کام ہے۔ میں نے کہا کیا کام ہے میں دو کروں گا۔ خوش
ہوئے کے بولا۔ میں پار مدد کرہ۔ باقی کمان سے حکم ملا ہے کہ سارے
ملک کے لئے فرما اخطالبات تقیم کراؤں مسلمانوں کے لئے تو تقیم
کر ائیجے اب ہن۔ دوس کا نیزہ ہے۔ کوئی مسلمان سورا یا ایسا ہے
جو یہ کام انجام دے سکے۔ کوئی نکل بھار اطرافی ہیشی بھی رہا ہے کہ قوم
کے بال مقابل قوم اور مذہبیک بال مقابل مذہب کو لایا جائے۔
میں نے کہا خاکسار حاضر ہے خطابات بتائے جائیں جو اس
ٹکڑے خطاباً سے کچھ مبتین نہیں۔ بس شیطان سرکار کے پسندیدہ ہوڑا
چاہیں۔

عین کیا۔ کافی نہیں بھگت، دیش سیوک، نیکائے رکھشہر
چلیں گے؟

قادس خوش ہو گیا۔ بولا۔ ضرور چلیں گے۔ میں سینتا ہیں
سے پہلے تو ہماری شیطان سرکار اس خطابوں کو خوس اور کافی نہ
سمجھتی تھی۔ مگر میں سینتا ہیں کے بعد سے ہائے پڑے سامنے
والوں نے کچھ ایسی گیسیں اور جو ایم ایجاد کئے ہیں کہ مخفی چیزیں
خوس اور کافر ان تھیں سب بیرکت اور حقانیت ہو پڑھیں گے
چنانچہ دیش بھگت دغیرہ ہائے آقا بہت پسند کئے ہیں۔

تب میں بھاگا بھاگا مولوی دستار ملی کے پاس پہنچ
اور جلسہ کے فوری انتظام کے لئے کہا اور بتا یا کہ چونکہ شرمنیان

آنفاس اصحاب کے بکس جس بند پور گئے۔
بہر حال شرمی بحث نامقینی تھی کہ سکتے ہیں۔ فدوی بس
انعامات نہیں کہ ہر چاندار کو بیدائش سے لے کر انتقال نہ کریں
بھر کھانے کی مکمل آزادی لی ہوتی ہوئی سے کوئی متنازعی یا
اخلاقی بندش اس کے قابل ضایع شکم کے پورا کرنے پر نہیں ہوتی۔
پھر بھی وہ دو وقت مذکور انعامات نہیں کہ سکتے
بھی سکتے مرتا ہے۔ آنفاس اصحاب کی دلیل کہ مودودی عورت کو
بچپن ہی سے مخلوط اور بے قید زندگی لذارنے کی مکمل آزادی
دی جاتے تو وہ فرشتہ بیز ہیں گے۔ اگر ایک فی صدی بھی
درست چولو چاہئے کہ لوگ کھانا پینا چھوڑ دیں، کوئی نکروں سی ہی
مکمل آزادی ہیں آنفاس اصحاب فیصلی معاملات ہیں جانتے ہیں لیکن
معاملات ہیں لوگوں کوئی ہوتی ہے۔

پس جب کسی اللہ کے بندے سے بیٹ کا دست انہیں
چھوڑا تو اللہ کے بندے اور بندیاں جس کا بھند ایکسی چھوڑ دیں گی
آخر پیش کی جھوک کی طرح جس کی جھوک بھی تو جزو نظرت اور
سوئی صدی جلتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں آنفاس اصحاب کی دلیل اس تجھی پر
لے جاتی ہے کہ اگر اور پڑوں کے طالب پر اگر بہت دشیں
نہ لگائی جائیں ان کے درمیان آہنی دری اور یہ نکھڑی کیجاں یہیں
بلکہ درمیان کے ساتھ خواب اٹھا کر انھیں آزاد اور مسل
کرنے دیا جائے تو بیماری اگل ہر گز پڑوں کو نہیں جلا سکی۔
سجان اللہ ہر جا ک اللہ۔ خدا کی قسم الگرہ میسا اپنی
منطق مان سے تو مکمل تباہی کے لئے تھا اپنی ہو گئی!

پاکستانی حجہ نڈا

جس طرح گاجرمولی کی اصل ہوتی ہے اسی بھاہ کی
مجارت میں پاکستانی حجہنوں کی اصل اُگی ہے۔ اس اصل
کی خیربرکت ہر دارا اپسے شروع ہوگر مجارت کے مختلف
حصوں ہیں بھیتی اُگی۔ جہاں دکھو پاکستانی حجہ نڈا ہر رہا ہے
حشک و زبرد اغذیہ کا اکٹھا جو دریائے ہماری کے ایک
پُل کے اقصیٰ کی غاطر جب انگل پہنچے تو دیاں گاندھی چوک

جنہی بھاگلی کا موجب ہو گی۔ حالانکہ جب عورت
بچپن سے سے کہنے بلوغ نہ کر مددوں کے ساتھ
مکمل کر رہے ہی تو پھر اسی بد اخلاقی کا اسکا بہت
کم ہے جو ہے ان لوگوں کے بوسے عورت ہی سے
بدکردار ہوتے ہیں اور جو بہر حال بدکردار ہیں کے
خواہ انھیں آزادی دی جاتے یا ان پر پابندیاں
لگائی جائیں، میں زیادہ تر یورپیں اور امریکی ممالک
میں رہا ہوں اور پیر تدبیب کے کہہ سکتا ہوں کہ وہاں
ایک فی ہزار ایسے داعمات ہوتے ہیں کہ جیسا علم دین
جنہی بھاگلیوں کی بنا پر برقرار رہیں رہ سکتے۔
باتی ۹۹۹ بہترین خاندان زندگی لگدارتے ہیں۔

"مدھی شست کوہ جھٹ" والی میں اپنے سنجی ہو گئی
مخلوط معاشرت اور غیری اخلاق و تمدن کے پھیپت گواہ
تو پڑا رہا ہے ہیں اخود مدعی۔ بلکہ مدعیان تدبیب و تمدن کو
تجدید پر و معلم منتظر امریکی دام نظر مالیہ تازہ بیشور پورٹ
میں باول ناخواستہ ذیل کی خبر جیاں سارے ہیں تغیراتِ اخلاقیہ

(۱) "بھیت گھوڑی موجودہ قوانین کے طبق امریکی
مددوں میں سے ۹۵ فی صد کو جیلوں میں ہونا چاہئے
لیکن اکتوبر نے کسی نہ کسی آزادی میں جنی خاپ کے
متعدد قوانین کو پالا کیا ہے۔

(۲) پیاس فیصلہ امریکی مورتیں (خواہ دہ کسی عمر کی ہوں)
شادی سے قبل اپنی عصمت کوٹھا چکتی ہیں۔

(۳) جسیں فیصلہ سے زیادہ عورتیں شوہروں کے علاوہ
دوسرے آشناوں سے نعلقات رکھتی ہیں اور اپنے
شوہروں سے بے وقاری کو برائیں کھینچتی ہیں۔

(۴) شادی کے باوجود دعویٰ میں کھنا امریکی
زندگی کی ایک خصوصیت ہے۔

بھرپوری میں اس پرورش کے جو آنفاس اصحاب
کے سسے مردی امریکے شائع فرطے ہیں۔ آنفاس اصحاب
ہزار میں سے جن ۹۹۹ خاندانوں کی بہترین اخلاقی زندگی لگدار
کا ذکر فرمایا ہے وہ یا تو کسی پہاڑ کی کھوہ جس سنتے ہوں، مگر یا

کے عین کا دوڑہ پڑتا ہے۔ تاریخ تمدن اور تحریات شہادت
دے رہے ہیں کہ سلماں "آیں مجھے مارا" کی حادثہ میں مجھی
جنگاں ہیں ہو اور جس دن یہ حادثہ اس پر سورج گئی اس دن
تم اس کے جان دمال کو یوں حلاوہ کر کے نہیں کھا سکتے۔
(ملازمتہ صحبت باقی)

یہ بہتر تقریر ہوئی تھی پاکستانی حجت الدین اپنا بائیا۔
پاکی شریعت ایک ترکیب تو ہے۔ اب تھی ترکیب
ایجاد کرد، کانگریس سرکار باوجوڑا پئے علیہ اعلیٰ کے اتنی
اعنی اور دلیل ای نہیں ہوئی ہے کہ تمہاری اس خرافات پر
یقین کر لے کر بھارتی مسلمانوں کو میٹھے بھائے پاکستانی حجت

صحیح بخاری و مسلم اردو

چھانٹہ بہرہ ملم ہے اُنچھا الک ب بکھر کٹا ب الشر و قرآن کے بعد سنتے زیادہ صحیح کتاب، بخاری شریعت کا مکمل اردو ترجمہ
آنٹک کیس شائع نہیں ہوا۔ یہی اور نہایت مبارک کوشش ہے جو اصل المطالع (کراچی) نے کی ہے، امام بخاری کی تصحیح کردہ
۲۰۰ حدیثوں کا سلسلہ اور قابلِ اعتماد ترجمہ، پائیزہ طباعت و کتبہ تکمیلی مصید کا تذکرہ آپ "لکھتے تھے" دیوبند ماحصل کر کے کی
تین حصوں پر چل ہے جن کی فرمی قیمت صرف چوبیں روپے ہیں جلد ہموئی درست جلد استائیں ہیں ہے، جلد پختہ درست جلد تیس روپے
بڑھ لگ الگ بھی طلب کر سکتے ہیں، اس صورت میں فی حصہ نو روپے قیمت ہوگی (جلد تیس بھاگ، پچھے)

"مرطاب امام بالک" احادیث نبوی کا حصہ تھی و تحریر ہے جو کو سالہ
سالِ نامِ اکتشاف ہر کسی نے پر پھکرانی مجھ کر داہما دیش سے
انتخاب کیا تھا مسلمانانِ عالم کیلئے مرقب کیا، یہ کتاب میں عربی

با ایسا سکے مقابل اردو ترجمہ اسلامیہ دیواریاں بیض ضروری فوائد مددگاری کیسا تھی مجھ درست ہے کہ آجکے اس نبوی سے ایک طبقات
کی دست کا حق داد جو ایسی کا صفت، کاغذی لکڑی، ہر یا جلد بارہ روپے، جلد ہموئی تیرو روپے (جلد پندرہ جو دو روپے)

مشکوہ شریفہ (اردو)

چچہ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا میش بھا ذخیرہ۔
حدیث کی گیاہ کتابوں، بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی، مسلمان احمد
بن حنبل، امام بالک، امام شافعی، تیہنی اور داروی کا عطر، اس کتاب میں مشکوہ عربی کی تھا احادیث
کا مکمل ترجمہ بیض ضروری تشریفات کیا گیا ہے اور ہماری بھی مذہبات نویم کریبیت گئیں، جلد تیس کاں ہو، فتحیور سفیدہ بیڈھلہر لے پہنے دیکھاں ہیں یہی
ضروری توثیق ہے۔ چندو پاکی میان دی۔ یہی ارتقا لئے نسلی بندش کے بھٹ کتابوں کی آنورفت میں اس قدر دشواریاں ہیں کہیں کہا جاسکے
کہ کب کا اردو کتب تھیں ہو، لہذا تقویں اس موقع سے جلد اذ ملدا نکله اجھائیں کہ اس وقت مکتیہ جگتی نے یہ کتب فراہم کر لی ہیں، فتح ہوئے ہر
فیضہ بیڈھو دشکارا مشکوہ رہوئا پہنچے گا۔

انکار حدیث کے بعد سلام کا بغاہا ممکن ہے

حدیث دین میں متفقینی حجت ہے!

از جیب الرحمٰن الاعظی

بھی تم کو اس کے معافی و مطالب اور موڑ و حکم بھی بتائیں گے جانپر ایک جگہ ارشاد ہوا۔

کہا اَشْرَكْنَا بِكُمْ تَرْسُلُهُ مِنْنَا مُنْتَهٰ مُلْكُمْ اِيَّاهُنَا وَمِنْ لَهٰكُمْ وَلِمُنْتَهٰ مُلْكُمْ اِيَّاهُنَا کتابت کی حکماً فَعَلَمْنَاهُمْ مَالَمْ شَكُونُوا مُفْعَلُهُنَّ (البقرة۔ ۲۷)

(ترجمہ) میسا کہ بھیجا ہے تم میں ایک رسول تم ہی ہوئے کہ پڑھنے کے پڑھاری ہیں اور یا کتابت کی حکمت اور سکھاتے ہیں تم کو اور سکھاتے ہیں حکمت اور سکھاتے ہیں جانتے تھے۔
وَسَرِی جَلَدَنَا مَا:

لَعْنَ مَنْ اتَّهَى هَذَهُ الْمُؤْمِنُونَ اذْلَعَتْ فِي هَذِهِمْ مُتَّهِمُوْهُمْ مِنْ اُنْشَوْهُمْ مُنْتَهٰ مُعْلَمُهُمْ ایک کتابت کی حکماً اور کتابت کی حکماً اور اس کی حکمت اور بالیغین

مشیخیہ (اکی بحراۃ ۱۷)

(ترجمہ) تحقیق احسان کیا انشاء اللہ تعالیٰ نے مونوں پر جب کہ بھیوالیں ایک رسول بالیغین ہیں سے کہ تادوت کرتا ہے ان پر اُس کی آیتیں اور پاک کرتا ہے ان کو اعلیٰ تعلیم کرتا ہے ان کو کتب و مکتب اور بالیغین تھے وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی ہیں۔

نیزی جگہ ارشاد ہے:-

هُوَ الَّذِي يَعْلَمُ الْأُرْتِیْتِیْ سِرْ مُنْتَهٰ مُعْلَمُهُ مُسْتَوْعَدُهُ ہُمْ

بلاشہ قرآن پاک دین و شریعت کی اصل و اساس ہے اور اداة شرعاً ہیں وہی سب سے مقدم اور سب سے محکم ہے۔ مگر اس کا کام صرف رسول بتانا ہے تفریج و تفصیل اور توضیح و تشریع حدیث و سنت کا وظیفہ ہے۔

ہر ہا تجھر جانتا ہے کہ قرآن کریم امتح کو ہادا سطہ رسول نہیں دیتا بلکہ اس کو تم بذات خود یا اپنے ہی جیسے غربی لوگوں کی بدد سے پڑھوا دو گھوڑا اور اس پر عمل کرو۔ بلکہ اس کے زندگی سے پہلے ایک برگزیدہ رسول کو دنیا میں بیچ کر ان پر قرآن نازل کیا گیا اور یہ صرف اس نے یہی کیا تاکہ لوگ اپنے اپنے طور پر نہیں۔ بلکہ صرف رسول کے بیان اور تشریع کی روشنی میں اللہ کی اُس کتاب کو کہیں چنانچہ قرآن پاک ہی میں ارشاد ہوا۔

وَأَنْزَلْنَا رِبْرَأْتَكُمْ بِكُلِّ بَيْتِنَّ إِنَّا مِنْ جَانِنَّ رِبْرَأْتَ

وَتَعَلَّمَتُمْ بِيَقْنَانَ وَنَنْ۔ داخل بحراۃ ۲۸

(ترجمہ) اور نازل کیا ہم نے آپ کے پاس ذکر و کتاب، کو تاکہ اس کوں کھوں کر بیان کریں (لوگوں کے دل میں اس چیز کو جو نازل کی گئی ان کی طرف اور جا کر ذہن و ذہن کو لے کریں۔

اور پھر قرآن ہی کے ذریعہ رسول کے ذرا اپنی اوفیان کے مصیب سے دنیا والوں کو آگاہ کیا گیا۔ اور بار بار اعلان کیا گیا کہ بھی اُس کو قرآن کے کلات و حروف بتائیں اور یا کرایں گے۔ اور

کوئی دوسرے بھی آئے والا نہیں ہے۔ اس نے آخری کتاب کا اس کے
زندگی کے دعویٰ سے رہتی رہنا لیکن ہر دو دین مخفوظ اپنی ہدایت اخزو ہو
سے ہے۔ اور جب اس کی مقاصد و مردی ہے تو اس کو سمجھے اور اس پر کوئی
کلمہ آنحضرت مولیٰ اللہ علیہ وسلم کی قوی و حملی تشریفات و توصیات
کا بھی ہر دو دین محفوظ دستادول اور سو ہر دو دین ماضی و فیضی ہے۔

ابن تکہم نے جو کچھ وعظ کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

(۱) قرآنی صور میں کوئی دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ
کے حکم دشائی وہیں ہیں۔

(۲) آپ نے جس طبقہ شیخ قرآن کی تبلیغ کی اسی طرح اسکی تبلیغ
و توصیہ بھی فرمائی۔

(۳) آپ کی تشریفات و بیان قرآن کا قرآن کے ماتحت ساقط
باقی رہنا ماضی و فیضی ہے۔

اس کے آنکھیں بھی یہ عرض کرنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے قرآن کی تعلیم و تطریج وہی ہے۔

آپ نے لپٹے ہڈل دھل سے بھی اس پر کوئی کوئی صورت
سلکائی اور اس کا سفہیوم کھجایا ہے۔ اور اس کی قوی تشریع ہمیز زمانی
ہے۔ علی تشریع کی صورت یہ تھی کہ قرآن ہیں، ایک حکم نازل ہوا۔ آپ نے
اُس حکم پر اکھ کے دو گوں کو دکھا دیا۔ جس کی وجہ سے الفاظ قرآن کا
سفہیوم بھی تین ہو گیا۔ اور جس بات کا حکم ہو رہے اور اس کا مدل
نشت بھی آکھوں کے سلسلت ڈالیا۔ مثلاً قرآن پاک جس اتفاق میں ملا
کہ اکیدہی حکم نازل ہوا اور اس کے ارکان اور جس اجزائے تکی
مشائیقیم رکریج، سخون، قرات و خبر، کاذکر بھی قرآن ہیں کیا گی۔
سگان اجزا، کوئی خاص ترتیب کے ساتھ ادا کرنے کا بیان اور نماز کی
پڑی ترتیب اسی پر کہیں کہ کہیں کی جی۔ پس ان اجزاء کو خاص ترتیب
کے ساتھ ہم مردی کر کے نماز قائم کرنے کی ایک نامنسلک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے محل سے تین ہوئی۔

قرآن پاک جس آنکھیں مصلحتہ کا حکم دیکھ کر اپنے خصوص کے
دل میں یہ سوال پیدا ہونا ماضی و فیضی ہے کہ اس حکم پر عمل کس طریقے کیا جائے
اور اتفاق میں ملا کہ کیا طریقے ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اذنا
پسند کیا جائے؟ اسی پر کہیں کہ کہیں کی جی۔ تم جس طریقے کی نماز پڑھتے ہوئے
دیکھتے ہوئے اسی طریقے کی نماز پڑھو۔ کویا اسی حوالہ کا جواب ہے۔

آیات ۱۷۸ دیواری کے یعنی دعویٰ ہم آنحضرت کی تعلیمات کی حکمة و اف
کا نامہ جو حقیقتی دعویٰ ہے مصلحتہ میں ہے (ترجمہ - ۱۷۸)

ترجمہ) وہی ذات ہے جس کے حوالہ میں آنحضرت کی تعلیمات میں سمجھیں
میں سے کہ تلاوت کرنا ہے ان پر اُس کی آنحضرت اور آن کو پاک کرنا
ہے۔ اور کتاب و مکتب کی آنکھیں دیتا ہے بالعین وہ حقیقت سے
پہنچنے کی وجہیں ہیں۔

ان تینوں آیتوں میں دو چیزیں الگ الگ ذکر کی گئی ہیں۔

(۱) تلاوت آیات (۲) تعلیم کتاب۔

یہی چیزیں یعنی تلاوت آیات کا مطلب آنلاہ ہے۔ ہاں
تعلیم کتاب کی سنت خور کرنا ہے کہ اس کی کیا مرا دیتے ہیں؟ اگر اس کی
مراد مجھ قرآن یا کس کے مربوطہ درست کتابات کو پڑھ کر سنا تا اور یاد
کرنا ہے تو تلاوت آیات سے الگ کوئی چیز نہیں ہوئی مالا کہ
وہ اس سے الگ ذکری گئی ہے۔ پس لفظی اس سہزادہ آیات کی تبلیغ
اس کے معنی و مطالب کی تبلیغ اور آیات کے حکم اور حکام کا
چیان ہے۔

پس جب قرآن ہی سے یہ معلوم ہو چکا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فراغت رسالت ہیں اس طرح الفاظ و کتابت قرآن کی تلاوت
و تبلیغ ہے اسی طرح اس کے معنی و مطالب کا بیان بھی فراغت رسالت
میں داخل ہے۔ تو لفظی طور پر یہ بھی ماننا پڑے کہ اس طرح تبلیغ قرآن
محبت ہے اسی طرح اس کی جو میں تشریفات بھی جلت اور درجہ تبلیغ
ہیں۔ درست آپ کے تعلیم کتاب کا مکلف بنانا اور تعلیم کتاب کو آپ کا
معنی و مطلب بنانا اپنکی سیوفی ہو گا۔

الغرض ان تساں ای تعمیم میں کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم الشہدائی کے پیغام رسالہ ہنسن کے ساتھ اس پیغام کے معلم
 اور میتین بھی ہیں۔

اوچب قرآنی صور میں سے آپ کا حکم دیجیں قرآن ہوں یا نامہت
ہو چکا اور جو شخص آپ کی رسالت، دین بر ایجاد کر رکھتا ہے جس طرح
اس سے اسکا نامہ کر سکتا کہ آپ نے اس قرآن کی تلاوت و تبلیغ فرمائی۔
اسی طرح اس سے بھی اسکا نامہ کر سکتا کہ آپ نے اس کی تعلیم دیجیں
بھی فرمائی اور جو نکہ قرآن کیم الشہدائی کی آخری کتاب اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری ذکر ہے۔ اور اب کوئی حقیقت کتاب اور

عن تعالیٰ کے ارشاد و توجیہ نہ کر رامہ و سلطان شکر گستو
شہدنا غیر علی الائوس و میکون الرسول ملکیکم شہیدا
میں بھی بیان ہے۔ صحیح بخاری کتاب التفسیر و ابی حیان میں خود
(۱۲) حضرت مددی بن حاتم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دریافت کیا کہ کیا انعیمۃ الْأَتْبَیْعُش اور انعیمۃ الْأَسْتَوْدَعَسے
دو دھانگے مراد ہیں؟ اپنے نہ زیارتی لائیں ہو مسوں ادا اللہ
ویسا عن الشعاعیس درجیں بلکہ رات کی سایہ اور دن کی خیری
مراہی ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر)

(۱۳) حدیث کے مطہرین حضرت عبد بن بودیکہ سریں
بے ایضاً جو بخ پڑیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو
فریبا کہ میں نہیں سمجھتا قاتل کتم اتنی سختی و شدت میں بھٹاک ہو گئے
ہو۔ کیا ایک بکری تم پا سکتے ہو؟ اخنوں نے کہا نہیں۔ تو اپنے
زیارت اچھا سر شدید ادا الوارتین بعد نے رکھ دیا۔ یا چھ سکنیوں کو
قیسیں ایک صارع کے حاب سے صدقہ دیدی و بخاری کتاب التفسیر
اس واقعہ میں بظاہر ایسے کاواں یا اشادہ نہیں ہے بلکہ
”فَعَنْ عَنَّ مَنَّكُمْ مُؤْمِنُهُ أَقْبَلَهُ أَذْيَ وَمَنْ عَلَّمَهُ فَعَدَيْهُ
وَمَنْ جَوَاهَمَا أَذْهَدَهُ أَذْهَنَكَ وَكَانُوا إِنَّمَا يَعْصِمُونَ
ہے۔ اس نے ہم نے اس مثال کا بھی اسی معنی دیکھ لیا۔

قرآن پاک کی قوی تشریع کی دوسری صورت میں احادیث
نبوی کا اکثر حصہ یا ان کی بہت بڑی تعداد داخل ہے۔ یہ دوسری
ہاتھیہ کرالی حدیثوں کا قرآنی ماذہ پہنچنے ملک و عقل کی کوئی بھی ارادہ
قصور نہیں کی وجہ سے چادری بھروس نہیں۔ یہیں ایسی حدیثوں کی تعداد
بھی کم نہیں ہے۔ جن کا قرآنی اخذ قصوری سی تو جو اور نائل سے
سچھ جاؤ آتا ہے۔ کم از کم دو شانیں باقاعدین اسکی بھی لا احتظاہیں
(۱۴) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے۔

”لَا تُؤْتُ مِنْ أَخْدَنَكُمْ حَتَّىٰ يُكَوِّنَ حَوْنَ لَا تَعْلَمُهَا
جُمِعْتُمُوهُ—“ تم میں سے کافی اس وقت تک صاحبِ ایمان
زہر گا جیسے تک کہ اس کی خواہش اور دھان اُس تعلیم و ہدایت کا
ملئے نہ ہو جائے جس کو میں لایا ہوں۔

اس کی بہت بہت آسانی سے کہیں آتی ہے کہ ارشاد قرآن
پاک کی حسب ذیل آئتوں سے مستفاد ہے۔

نیز حکم ”آقیمہ والضوئی“ کی امنی میں تشریع کے ملادہ کیوں
کبھی اپنے اقسام صفات کی ترتیب نہیں بھی ارشاد فرمائی ہے۔
اسی طرح مثلاً قرآن پاک میں حج کو فرض قرار دیا گی۔ مگر کافی
طریقہ اور ترتیب و اور اس کے اراکان و مناسک نہیں بیان کیا گئے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کر کے دیکھا دیا کہ اس طرح امر حجہ
کی جگہ اور دی ہوئی چاہئے۔ اور اسی لئے کہ قرآن کی تشریع و توجیہ
صرف آپ ہی کے قول یا عمل سے ہو سکتی ہے۔ حجہ الوداع کے موقع
پر عرفات کے میدان میں جہاں سارے حاجج تھے اس میں فرمایا۔
”مُحَذَّنُ لِلْعَرْقِ مَنَامِكُمْ كَعَكْتُرَ تَعْلَمَ لَا أَسْتَأْخِرُكُمْ لَعَلَّكُمْ
عَارِفُونَ هُنَّا“۔

دو گوئیں قسم سب حج کے مناسک ہوتے رہے تو اشایہ اس
سال کے بعد میں تھیں تندیکوں ہے۔

پھر قوی تشریع کی بھی دوسری تھیں۔ ایک یہ کہ قرآن
پاک کی کوئی آیت کا ذکر نہیں کیا اس کی طرف اشارہ کر کے اس کی تفسیر
یا اس سے جو حکم مستنبت ہوتا ہے اس کو بیان فرماتے تھے اور دوسری
صورت یہ تھی کہ اپنے دہنی معلم اور فہم فضویں کی بنا پر جو استنباط
و استفادہ آپ نے قرآن کریم سے کیا اس کو آیت کا والدہ دیتے
اور اس کی طرف اشارہ کئے بغیر بیان کر دیتے تھے۔

پہلی صورت کی تکمیل المقداد متألوں میں سے درست ہے تھیں
ملا حافظ قطبی۔

(۱۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد قرایا کہ قامت
کے دن حضرت نوح کو عن تعالیٰ پکارے گا وہ کہیں گے کیسی کاف
و مکحڈی نیک یا سرپت۔ خدا یہ پھر کام نے ہمارا پیغام بیخدا ریا
تھا؟ وہ جواب دیں گے، ہاں اس کے بعد ان کی آیت سے
یوچیا ہے کہ تمہارے پاس فوج نے ہمارا پیغام بیخدا ریا تھا؟ وہ
کہیں سمجھنا سے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ تب خدا سے
تعلیم حضرت نوح سے چالج بہ گا کہ تمہارے حق میں کون کو ایسا
دے گا؟ وہ عرض کریں گے کہ مخدود صلی اللہ علیہ وسلم، اور ان کی
آیت اس کے بعد ایت تھی کہ اسی نے اسی کو حضرت نوح سے
پیغام بیخدا ریا تھا اور ایت کی کو ایسی کی تصدیق رسول کرے گا
بیخدا نہیں کروں گا، آنحضرت نے مجھے ارشاد فرمائے کے بعد فرمایا کہ

پر اکتفا کی جاتی ہے۔
ماں کل کام ہے گہاہدیت نبویہ کا اکثر جو قرآن پاک کی
تشریح یا تفسیر یا اس سے استنباط ہے قیمتیت ممکنہ اور کتابت
اور نسبتیں یا لئے اس سے مانگوں اکیجھیں جیسے نہ صرف محجب
اکھرست میں اللہ علیہ وسلم کے فراخن رسالت میں داخل ہے اور یہی
قرآنی نہ صرف دینیات ہم کیہیں بلکہ تہذیب ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام کی تشریفات و تصریفات اور استنباطات بھی واجب القبول
اور واجب الابدا ہیں اس کے بعد قرآن کریم کی بیان کی ہوئی ایک
اور حقیقت پر غور کیجھیں۔

تعلیم حکمت [قرآن] میکم نے قلم کتاب کے ساتھ تعلیم مکتوبی
کھڑکت میں اکھرست میں اللہ علیہ وسلم کا ایک ذریعہ تالیف ہے
یہ مکتوب کی جزیبے ۹ اس کو سمجھنے کے لئے کفر کیجھیں اور فرمیں کیمپروٹ
مکتوب کی راستہ طریق کرنے کے لئے پروگرام قرآن پاک
کی طرف رجوع کیجھیے تو اس میں آپ کو اسی متعدد آیات میں کی جن
سے معلوم ہو گا کہ مکتوب کی جزیبے ایک ایسی جزیبے ہے جس کو اللہ نے اُنطا لور
نازل کیا ہے بشمول سورہ نہاد میں ایک بھگہ ارشاد ہے۔
لائشون اللہ علیک الدین و الحکمة و هدیت
من امریکن تعلم و حکمان فضل اللہ علیک فیلیه اہد النازع
(ترجمہ) اور نازل کی اللہ نے ایک بھگہ ارشاد اور مکتوب کو کہہ
جو توہیں جانتا اور ہے اللہ کا اصل بھج پر بڑا۔

سورہ بقرہ میں ایک اور فرمایا۔

وَأَذْكُرْنَا فِي فِضْلِ اللَّهِ عَلَيْكَ حُكْمَةً مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

وَمِنَ الْكِتَابِ كی جیگمیتیہ عظیمہ بیہ (باقیہ ۲۹)

ترجمہ) اور یاد کرو اللہ کی نعمت اپنے اور جواناں کی پڑھیجاتا
اور مکتوب کی فضیلت کرتا ہے اللہ تم کو اس سے ساتھ۔

سورہ اعراب کی ایک آیت سے معلوم ہو نہیں کہ قرآن
کی آیتوں کی طرف مکتوب کی جزیبے ایسی جزیبے ہے جس کی تلاوت اذناج
سلہرات کے گھروں میں ہوئی تھی۔ ارشاد ہے۔

فَإِذْ كُرْتَ مَلِيْكَ اللَّهِ عَلَيْكَ فِي قِبْلَةِ تَكُونُ مِنْ أَهْمَّ الشَّعْرِ
فِي الْحِكْمَةِ (اذ اعزابہ ۴۰)

ترجمہ) اور یاد کرو اس کو جس کی تلاوت ہوئی ہے قم پر تمہارے گھروں

فلاء و نیت لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُعَذَّبُوْنَ فَإِنَّمَا شَجَرَتْ
بِنَتَهُمْ لَمْ يَجْدُنَ فِي الْقَسْبَةِ خَرَجَ مَقْمَأَهُ فَهُنَّ
وَيَسِّعُونَ أَسْلَمَاهُ (الناس ۴۰-۴۱)

وَمَا كَانَ يَرْمُمُ مِنْ قَلَّهُ مُؤْمِنَةٍ إِذَا أَعْقَبَ اللَّهُ فِي زَوْجِهِ
أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمْ لَغْرِيفَةً مِنْ أَنْفُسِهِمْ (اذ اعزابہ ۴۵)
(ترجمہ) سو فرمی ہے رب کی دہ موں نہ ہوں گے یا انکے کچھ کو
ہی نعمت ہائیں اس مغلکتے میں جو ان میں اٹھے پھرہن پائیں اپنے
جی میں انکی تبرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

اور کام نہیں کی ایمان واسطے مرکا اور نہ ایمان دالی عورت کا جیسا
فیصلہ کردیں اللہ اور اس کا رسول کسی سعادت کا۔ ایک ان کو یہ فرمایا
اپنے اس معاملہ میں (یعنی اللہ و رسول ہے) مکمل کے بعد ایمان ہاں لوں
کا کام صرف تسلیم و اطاعت ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

(۲۲) اور آنحضرت میں اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَنْ مُلْكُ سَلَادَأَوْ زَاجِلَةَ مُبَدِّعُهَا إِلَى بَيْتِ اللَّهِ
وَلَمْ يَعْجِجْ تَلَهُ مُلْكِهِ أَنْ يَمْوَدْنَيْدَأَوْ دَهْرَهَا بَيْنَ أَرْجَانِهِ۔

(ترجمہ) جو شخص زادراہ اور اسی سعادتی باشے اس کو بیت اللہ کے
پیغمبار سے پھر لغیرہ کے نہ رہا تو اس پر کچھ مغلک نہیں کہ ہر دن ہر کر
مر جملے بالصراحت ہو کر۔ درود اہل زندگی میں ہولی یہہ لاد رہداری میں لایا جائے
اس کی قیمت خود ترددی کی روایت میں اشارہ موجود ہے

کہ یہ قرآن پاک کی آیت فی بیش رعْتَ اَنْتَ اَسْ جَعْلَتِ الْبَيْتَ لِلْأَيْمَنِ
سے مستقطب ہے۔ مگر وہ ایت میں چونکہ پڑی آہت خود نہیں ہے اس
لئے ہیبت سے لوگوں کو وجہ استنباط بھکھنے میں مغلک پیش آئی ہے پڑی
آہت مانے ہو تو اس کے آخری حصے سے صاف دہ تہذید مفہوم
ہوتی ہے جو حدیث میں مذکور ہے۔ سنت پڑی آیت یوں ہے۔

وَلَيَقُولَّ إِنَّمَا مِنْ بَعْدِ الْبَيْتِ مُلْكَ اسْطَاعَ رَأْيَهُ
سَجْلَلَأَوْ مَنْ كَفَرَ فِيَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ أَعْلَمُ مِنْهُ (ال عمران ۲۷)

(ترجمہ) اور اللہ کا حق ہے لوگوں کے حق کہ نایت اللہ کا اُن پر جا اسٹھا
رکھتے ہوں اس کی طرف راہ پیش کی اور جو کوئی کفر کا طلاق افتخار کرے
تو پھر اُندر پر وہ نہیں رکھتا ایمان کے لوگوں کی۔

اس آیتم کی اور بھی کثیر التعداد مثالیں ہیں جو سکتی ہیں۔ مگر
دخت چونکہ باراں ضرور سخن یہ نہیں ہے اس سے ان لوگوں کا

إِنَّ اللَّهَ مُبْحَثٌ وَّتَعَالَى اِنْزَلَ عَلَى رَسُولِهِ دِينٌ
وَأَوْجَبَ عَلَيْهِ بِلادَةَ الْيَمَانَ بِصَمَاءً وَلَا يَدْلِي بِمَا نَهَى هُمَّا
إِنَّكُلْبَشَ وَالْحَكْمَةَ وَقَالَ تَعَالَى وَاتَّزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
وَالْحَكْمَةُ وَقَالَ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأَوْمَئَيْنَ
سَرْسُولًا مِنْهُمْ يَتَلَوَّ عَلَيْهِمْ آيَاتٍ وَرَبُّكَ حَمَدَ يَعْلَمُ
الْكَتَابَ بِالْحَكْمَةِ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّمَا ذَكَرْتَ مَا يَتَنَزَّلُ فِي سِيَّنَكَ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحَكْمَةَ — فِي الْكِتَابِ هُوَ الْغَرَارُ —
وَالْحَكْمَةُ هِيَ الْسَّنَةُ بِالْتَّفَاقِ السَّلْفِ وَمَا أَخْبَرَ الرَّسُولُ
عَنِ الْمُتَنَزَّلِ عَوْنَوْفِي وَجِبْرِيلُ الصَّدِيقُتَهُ فِي الْأَوْمَئَيْنَ يَهُ كَمَا أَخْبَرَ
بِهِ الرَّبُّ تَعَالَى عَلَى لِسَانِ الرَّسُولِ مَا حَدَّدَ اِصْلَامَ تَقْرِيْبِهِ بِعِنْدِ
أَهْلِ الْمَسَاكَةِ لَوْيَسْكُوْرُ الْوَهْمِ مِنْهُمْ وَقَدْ قَالَ
الْمَنْجُوْهُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ وَسْلَمْ رَاهِنْيَا اِوْقِيْسِتَ الْكَتَابَ وَشَدَّ
مَعْدَهْ (ص ۹۷) .

ترجمہ، اللہ تعالیٰ اور تعالیٰ نے اپنے رسول پر دو قسم کی وحی نازل کی
اور دلوں پر ایمان لانا اور جو کچھ ان دلوں میں ہے اس پر عمل کرنا
واحیب فرار دیا اور وہ: «لند قرآن اور حکمت ہیں راس کے بعد
علم میں اس دعے کے شہرت میں وہی قرآنی آیات» وہ کی ہے
اوپر میں کی جا چکی ہے جس میں کتاب و حکمت کی تشریف و تعلیم کا ذکر
اور ان کی ریاضت کی کامیابی کا ملکہ ہے۔ ان آیات کو درج کرنے
کے بعد ملا مدرس تکھیز میں۔ کتاب تو قرآن ہے اور حکمت سو با جائع
سلف سنت مراد ہے۔ رسول نے اللہ سے پاکر خوبی دی اور اللہ
نے رسول کی زبان سے خوبی دی ورنہ واحی صدقین ہوتے
ہیں یہ ایں اسلام کا نیادی اور ترقی علیہ ستر ہے۔ اس کا
انکار وہی کہے گا وہ ان میں سے نہیں ہے خود یعنی ملی اللہ علیہ وسلم نے
فریاد ہے کہ مجھ کتاب دی گئی اور اس کے ساتھ اسی سے مشیں ایک
واحیز جسی دی گئی (یعنی سنت)۔

اسودہ رسول اَنَّ حَفْرَتْ مَعَهِ اَنَّشَدَ مِلِيدَ وَسَلَمَ نَزَلَ قَرْآنَ بِالْكِسْكَلِ
کی گئی ہے زریں بالقرآن سکھائے ان دلوں کا واحیا القبول ہونا اپنے
علوم کریں چکے۔ ان دلوں کے ملا دہ ایک تیری چیز جس کی پیدا ہوئی
رسوں پر قرآن نے لازمی فرار دی ہے۔ وہ ہے پوری اسلامی یونیورسی

یعنی اللہ کی آئین اور مکدت۔
سوال یہ ہے کہ ازاد حملہات کے گھروں میں قرآن کی
آیتوں کے ملا دہ دوسرا یہی تیری چیز جسی دینی تھی؟ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن کے ملا دہ کیا ساختے تھے؟
اپنے سوال کا معرفت یعنی ایک بواب پر سکھائی کر دے
آپ کی حدیث اور آنکہ کی سنت تھی (یعنی آپ کے عالم دینی نصائح
اور دینی اقدادات و ارشادات) اور جو کہ اس دیت میں تکمیل
کے ذکر کا رہی ہے اس کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کا حکم ہے جس سے
اسی آیت سے حدیث و سنت کے یاد کرنے اور یاد رکھنے کا دوچی
بھی معلوم ہو گیا اور یہ بات بھی تصریح یا بھی اقتضیب ہے کہ حلم و
ذکر و حظوظ مقصودہ بالذات نہیں ہیں بلکہ ان کے سے مقصود ہیں
اس سے اسی آیت سے حدیث و سنت پر عمل کا واجب اور امور
ہونا بھی معلوم ہو گیا۔

اوہ جب سنت ہے کا دوسرا نام حکمت ہے تو اس سے
پہلی آیتوں سے ہے جس میں کتاب و حکمت کو بھی منزل من اللہ
فرمایا گیا ہے، یہ ثابت ہوا کہ سنت ہی بھی منزل من اللہ اور دینی
حد اور نہی ہے۔

قرآن کے بعد جب ہم حلم قرآن میں اللہ علیہ وسلم کی طرف
رجوع کرئے ہیں تو جس طرح قرآن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے
ملا دہ ایک اوہ حیز بھی (جس کا نام حکمت ہے) اللہ تعالیٰ نے اپنے
خی ہم کا تاریخ ہے۔ اسی طرح حلم قرآن میں اللہ علیہ وسلم کی تعلیماً
بھی ہم کو بھی بتلاتی ہے۔

الْأَذْرَقُ أَذْرَقَتْ الصَّرْعَانَ وَمَشَلَّهُ مَتَعَلَّهُ دَرْوَاهُ
البردا و داہن باعث والداری عن العدام بن محمد بکب
ترجمہ، کچھ قرآن عطا کیا گی اور اس کے ساتھ ایک اوہ حیز بھی
اس سے شد گئی۔

کتاب و سنت کے اخیز افسوس کی برادر تمام اکم و علی
سلف اس باستہ تھوڑی کریع علیہم ایک کلکشی کی تعلیم ہے اور
اس طبع کی دوسری آیات میں جو حکم کا الفاظ اور ہوا ہے اس سے
مراد سنت ہی سے اور سنت ہی دی اپنی کی ایک قسم ہے۔ چنانچہ ملا دہ
ایک قسم کا تربیت الروح میں لکھتے ہیں۔

اس کی پیروی کے امور بھی ہیں تو بتایا جاتے کہ احمد اپنے بھتے
انجیل پروردی کرنے کو کیوں کیا؟

پہلی نظر میں اسکے سوا کچھ بھی نہیں ہے کہ تیری
پیروی کردی کا مطلب صرف اتنے ہے کہ میں جو قرآن سنتا ہوں اس
میں کوئی لو اس لئے کہ اتباع یا پیروی یا پیغمبیر کی طبقیت یا
کسی زبان میں نہیں ہوتا۔ ان الفاظ کے حق تو کسی کے طرزِ عمل کی
تعالیٰ درکشی کے طور طین پر کاربنڈ ہونے ہی کے استے ہیں۔

ذکریہ بالابیان سے ہر قرآنی طلب اور حق پسند کے ذہن میں
ہات اجھی طرح آگئی ہو گئی کہ قرآن پر ایمان رکھنے والوں کو بعد قرآن
کے جستہ اور اپنے اپنے طور پر اس کو سمجھنا اور اپنے
اپنے ہم کے طبق اس پر عمل کرنے کا حکم
نہیں دیا گیا ہے۔ بلکہ قرآن کیماں
حکمت کو بھی مانتے اور قبول کرنے
اور اس کے ساتھ رسول اللہ
سو نے۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ
عمل فراز دینے کے لیے
امروں پارہ۔ اور جو اہرات حجر بات وغیرہ کی سیکڑوں نادار اور آنزوڑہ
تکریں اور دیاؤں کی صفائی کے طریقہ اور کشتہ بنانے کے تعلق میں
رسول سے بھی نیاز ہو کر نہیں
چاہیات و قواعد تحریک۔ استعمال خوارک اور خواص درج ہیں۔
بلکہ انھیں کی تعلیم تینیں دوسری
یا باپ جہاد میں تو آپ کی ذات
کی روشنی میں سمجھنے کو مکلف ہیں۔

مکتبہ بیلی ذیو بند دیو۔ پی۔
جب اس ذہن نشین ہو جائی تو اب

ستے کا آنحضرت حضرت اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑا
کہ جو تینیں فرمائیں اور تعلیم دی اور وہ حکم شد کہ آپ پر اتنا
گئی نیز آپ کی پرتوی زندگی میں نہیں کامل نقدان خوش قسمیں نے
ہماستے میں تکمیل کر کر دیا ہے جنہوں نے اس زندگی کا مثابہ کیا
تھا۔ انھیں تینوں چیزوں کا نام مدینت دیتے ہیں۔ اور انھوں کی ایسی
کی رو سے ان تینوں کے واجب القبول ہوئے کاملاً بلطف لفاظ دیا گیا
یہ ہے کہ قرآن، حدیث، دست نہ کرو اجنبی القبول اور واجب الاتخاع
قرار دیتا ہے۔

حدیث کے محبت ہنسنی کی ایک وقاری دلیل
اور اس کو کوئی مسلمان

زندگی کا وہ نمونہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور میں جلد
تحا۔ سورہ احزاب میں ارشاد ہے۔

لَعْنَدَ كَانَ كَمْ فِي رَمْضَانِ لَهُمْ أَشْوَأُ حَسْنَةً هُنَّ
كَانَ يَرْجُونَ دِيْنَهُمُ الْآخِرَةَ وَذَلِكَ لِنَعْلَمَ أَنَّهُمْ لَا يَتَبَرَّأُونَ
وَتَرْجِمَ تَبَرَّأَتْ لَهُمْ بِهِمْ لِكُلِّيْمَ جَانِ رَسُولُ اللَّهِ كَمْ مَنْ يَعْلَمْ جَاءَهُ
رَحْمَةً هُنَّهُنَّ الظَّالِمُونَ كَمْ يَرْجُونَ إِنَّهُمْ كَيْفَ يَرْبِطُونَ
آسِ آسَتْ بِهِمْ فِي قَلْبِهِنَّ لَتَرْبِطُنَّ كَمْ مِنْ رَسُولٍ هُنَّ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کا حکم ہم کو یاد ہے۔ ایسا ہیں
ہے کہ صرف جنگ کی حالت میں اور پریشانی کے موقع پر آپ کے
صبر و غبیط کی شان سائنس نہ کرے اور نفع اس کی

پیروی کرنے کی تھیں کی گئی ہو جیسا کہ
اُس آیت کے متعلق آج ہم کو بعض

لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے اسے
کہ امر کی تو کوئی کمزوری سے

کمزور و جاہل ہو سکی لے جائے
کے موقع پر تو آپ کاظم

عمل واجب الاتخاع ہے
مگر اس دستیخی کے موقع پر آپ کا

طریقہ عمل لازم الاتخاع نہیں ہے
یا باپ جہاد میں تو آپ کی ذات

میں ہماستے نے اسرہ حصہ پر گلہائے
صلوٰہ و اداسے جو کے باب میں آپ کی ذات

میں چارسے لئے کوئی قابل پیروی نہیں ہے۔
یہی وجہ ہے کہ دوسری جنگ پر اس شخص کو خدا سے محبت

کا دعویٰ کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم کیا
عمر و طلاق کے ساتھ دیا گی۔ ارشاد ہے۔

قُلْ إِنَّ اللَّهَمَّ مَسْجِدُكُونَ اللَّهُمَّ شَكُونَيْنِ بِجَنَّتِكُمْ لِشَّاءُ
دِكْبَرَةُ الْأَرْضِ مَحْبَرَتَهُ مَعْبُوتَهُ مَوْلَىُنِيْنِ بِجَنَّتِكُمْ لِشَّاءُ

محبت کیے گے۔

پہاں اللہ کی محبت کا معیار مطلقاً نبی کا اتباع فرار دیا گیا
اگر رسول کی ذات اسے عمل نہیں ہے۔ اور قرآن کے مبنے درست

اس سیمیری کی شستہ جات

سے ماجھو عہد

جن ہیں ہر قسم کے کشتہ جات خصوصاً

سونا۔ چاندی۔ فولاد۔ ٹلی۔ جست۔ میں۔ پر تیال۔ شستگروں۔ سکھیا۔
اپرک۔ پارہ۔ اور جو اہرات حجر بات وغیرہ کی سیکڑوں نادار اور آنزوڑہ
تکریں اور دیاؤں کی صفائی کے طریقہ اور کشتہ بنانے کے تعلق میں
رسول سے بھی نیاز ہو کر نہیں
چاہیات و قواعد تحریک۔ استعمال خوارک اور خواص درج ہیں۔

بلکہ انھیں کی تعلیم تینیں دوسری
یا روشنی میں سمجھنے کو مکلف ہیں۔

مکتبہ بیلی ذیو بند دیو۔ پی۔

صلوٰہ و اداسے جو کے باب میں آپ کی ذات

میں چارسے لئے کوئی قابل پیروی نہیں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دوسری جنگ پر اس شخص کو خدا سے محبت

کا دعویٰ کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا حکم کیا
عمر و طلاق کے ساتھ دیا گی۔ ارشاد ہے۔

قُلْ إِنَّ اللَّهَمَّ مَسْجِدُكُونَ اللَّهُمَّ شَكُونَيْنِ بِجَنَّتِكُمْ لِشَّاءُ
دِكْبَرَةُ الْأَرْضِ مَحْبَرَتَهُ مَعْبُوتَهُ مَوْلَىُنِيْنِ بِجَنَّتِكُمْ لِشَّاءُ

محبت کیے گے۔

کہ ہاں اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا اس وقت حضرت ابو بکر فرماتے۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَعْلَمُ فِيمَا كُنْتُ بِهِ حَفَظْتُ عَنْ
مَنْكَارٍ دُخْلًا كَانَ شَرِيكٌ بِهِ حَسْبٌ نَّفَقَ هُنَّ مِنْ أَهْلِ الْجَنَاحِ وَهُنَّ
نَّبِيُّوْكَرِ، بَاتِنِي بِأَدْرِكْتُهُمْ بِهِ۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سو چهل اور سب سے مشکل سلسلہ میں سے ایک آپ کا جانشین کس کو تقدیر کیا جائے تو اس سلسلہ کا محل بھی صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تلاش کیا۔

طبقات ابن سعد، تاریخ المخلفاء وغیرہ میں حضرت علی کا ذلیل معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہم خاص پیغمبر معاذلہ (مشکل جانشینی) میں طور پر تکریباً تو ہمہ نے پیدا کر لائیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو اپنی زندگی میں نہایت کے بڑھایا (یعنی امام مقرر کیا) تو جس کو آپ نے جانتے ہیں کہ کتنے پسند کیا تھا۔ یہ نہ کوئی دنیا کے لئے بھی پست کریا اور ابو بکر کو آپ کے بڑھایا (جانشینی رسول محبوب کریا)۔

تاریخ المخلفاء وغیرہ میں حضرت ابن سعہ کا بیان مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد الفصار کی زبانوں پر یہ یادت آئی کہ ایک اسریم ہیں سے اور ایک اسریم (دہما جریں)، میں سے چو۔ یہ یات حضرت علی کو معلوم ہوئی تو انہوں نے الفصار کے پاس جا کر کہا کہ اگر وہ انصار ایک یعنی معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مبارکہ رحلیہ کو امور فریادیا کہ جو لوگوں کی امانت کریں۔ اگر جلتے ہو تو بت اذکر اک اکار گرا کرتا ہے کہ ابو بکر سے اگر بڑھے ہے یہ سنت ہی الفصار کی سمجھیں کہل گئیں اور بول اٹھ۔

لَئِنْ ذُبِّيَ الْمُشْرِكُونَ تَنَعَّذُ مَرَاجِعُكُوْكُ۔ (فدا کی زنا کر کر ہم ابو بکر کے قرے بڑھیں)

یعنی سنت ہی سلسلہ آجال نے کے بعد تمام الفصار طعن چو گئے اور یہ چون وجہ اس کو تسلیم کر دیا۔

تیز اسی کتاب میں ہے کہ وفات خودی کے بعد الفصار کے بیچ ہمارا حضرت ابو بکر نے حضرت علی کو خاتم کو فرمایا کہ شدید اتم مانتے ہو تم میٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت نے ایک با درست رایا تھا۔

ظرفہ اذکر کرتا ہے یا اس ۹۱۸۱ کا فیصلہ ایک اور طرف سے ہی ہو سکتا ہے اور وہ طرف بھی خود قرآن پاک کا باتیا ہو ہے اور وہ یہ سمجھے کہ قرآن پاک سے اتباع سیلِ المؤمنین (مومنین اولین کو طرف پر چلتے) کو ضروری بتایا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَمَنْ يَعْلَمْ فَتْنَةَ الْمُشْرِكِينَ هُوَ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ
الْهُدَى فَإِنَّمَا يَعْلَمُ هَذِهِ مَسْيَلُ الْمُؤْمِنِينَ لِمَنْ يَقُولُ مَا تَوَلََّ
وَلَنْ يُلْهِنْهُ بِهَذِهِمْ وَمَا أَنْتُ مَصْبِرًا - (النَّار٢۴)

درستہ (ترجمہ) اور جو کوئی خلاف کر سے رسول کے بعد اس سے کوئی فتح ہو گئی اُس کے لئے ہم ایک اور راه پر ٹھہرے مومنین کے راستے الگ ہم جو الکریم اس کو اس راہ کے جس کی طرف اُس سے فتح کیا ہے۔ اتنا ہم کام کارہم اُس کو داخل کریں گے کہ دوزخ میں اور بہلے ہے ۵۷ ملکہ کا۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے مومنین کے راستے کو چھوڑ دی دوسرا راستہ اختیار کرنے والوں کو سخت و حیدر نہیں ہے اور اس کو سختی دوڑخ قرار دیا ہے پس ضروری ہے کہ اس سلسلہ پر بھی یہ معلوم کیا جائے کہ مومنین اولین کار راستہ کیا تھا جو دہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوال رانحال کو بالمقابل دیگر حدیث و سنت کو مجتہد نہیں اور اس کو شامل راہ قرار دیتے تھے یا اس ۹۱۸۱ پس جبکہ ہم اس باب میں مومنین اولین کی راہ دوڑخ معلوم کرنے کے لئے اسلامی روایات اور اسلامی تاریخ کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم کو حسب ذیل حالات دو اقتضائیں ہیں۔

۱) تاریخ المخلفاء مخدو ۹۱۸۱ میں ہے کہ حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قدریہ آتا تھا تو پہلے وہ کتاب التکفیر نظر فرماتے تھے۔ اگر کتاب اشتریں ان کو فیصلہ میں جاتا تو ہی قدریہ اس فرماتے تھے۔ اس کتاب میں تاکہی کی صورت ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت اس باہمیہ اشتریں معلوم ہوئی تو اس کے مطابق فیصلہ کرنے۔ اگر خود ان کو اس باہمیہ کی سنت کا علم مال نہ ہوتا تو باہمیکل بکر دوسرے مسلمانوں (صحابہ) سے دریافت فرستے کر لیں اس طبق کا سعادل میرے پاس آیا۔ ہے۔ اگر تم کو معلوم ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلامیہ اس قدر کی معاذلہ میں کیا فیصلہ کیا ہے تو تباہ۔ پھر ایسا ہوتا تھا کہ بعض اوقات کئی کئی آدمی اکھما ہو کر بتاتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفتت کی تلاش بعثت جو ہوتی تھی یعنی انکی روشن ایمان کا امتحان تھا۔
 (۲۷) تھوڑے مالکین ہے کہ ایک آدمی کی وفات کے بعد اس کی دادا یعنی حضرت ابو بکر کی خدمت میں اپنی سیراٹ طلب کرنے آئی۔ آپ جسے فرمایا۔

صلاف فی كتاب الشاشی و مصالح المصنف للك فضیلة
 سیمول اللہ شیخاً نار حجی حقی اسئل انسان۔

درجہ اکابر اللہ تیر پرچھ ہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفتت جو تیر کو حق بھی معلوم ہیں۔ اہم اسی مدت توٹ جاتا تا انگریز بادر لوگوں سے دریافت کروں۔

اس کے بعد انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا تو حضرت شیخوں نے بتایا کہ سری مر جو رگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتت کی دادا کو سد و چھٹا حصہ دیا تھا۔ حضرت ابو بکر نے پوچھا تھا اسے ساختہ کوئی اور بھی ہے؟ تو حضرت محمد بن عاصم انصاری نے بھی کھڑے ہو کر وہی بیان کیا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر نے اس عنودت کو سد و چھٹا۔

(۲۸) پارسیوں کا لکھ اسلامی تصورات میں داخل ہونے کے بعد حضرت عمر کو نظر لاقریحی کیا پارسیوں سے جزو زیاراتے ہیں۔
 (۲۹) اس سنت کو قرآن پاک میں حضرت ابی کتاب سے جزو زیارت کا لکھا ہے اور قرآن کی زبان میں اہل کتاب سے یہ وہ مختاری مراد ہو ستے ہیں، تا انگریز عبدالرحمن عوف نے شہادت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جزو کے پارسیوں سے جزو زیارتے۔ تب حضرت عمر نے پارسیوں سے جزو زیارت لیا۔

(۳۰) صحیح بخاری و غیرہ میں ہے کہ حضرت ابن حماس سے ایک شخص نے مسلم پوچھا کہ ایک بورت نے اپنے شہر کی وفات کو صرف پالیں دیں بعد پوچھا جاتا اس کی مدت پوری ہو گئی یا انہیں ۹۰ حضرت ابن حماس نے جواب دیا کہ وضع محل اور پار ماہ دس دن اور سے ہوئے جس سے جو بعد میں واقع ہو گا اس سے مدت قصی ہو گی۔ اسی طرز میں ابو سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ بھی موجود تھے۔ اسی مبارکہ ابوجعفر (علیہ السلام) میں ہے کہ

ڈا ڈل اٹا شا نو ختما لی اس جملہ کی ختمتی میں

قمر نیشن و لامہ ہند اللہ میں دا اس امر کے والی قریش ہیں، حضرت سعد بنے تابی بوسکے آپ نے بیچ کیا ہم وزیر و پیش پناہ ہیں کے اور آپ لوگ امیر و دادا برائی آنحضرت کا قول یاد راستے کے بعد ہیں حضرت۔ نے خداوت کا خیال چھوڑ دیا۔

(۳۱) وزارت نبوی کے بعد دوسرے مولیٰ آپ کے در کا تھا اس میں اختلاف نہ رائے تھا کہ آپ کو ہمارا دن کیجا جائے۔ اس کا بیصل بھی حدیث نبوی ہے ہوا۔

اسی کتاب اور وہ سری ہیئت سی کتب (مشائخ کائن) میں سپہ کجب یہ اتفاق رائے ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوی زمامتے ہوئے ملابے کہ ہر نبی اپنی خواب گاہ کے نیچے دفن ہوتا ہے۔ جہاں اسکی روح بعثت کی گئی ہو۔ یہ سنت ہی سار اتفاقات ختم ہو گیا۔ اور بالاتفاق رائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی مقدس سرزمین میں جہاں آپ کی درج پاک نہیں کی گئی تھی پہر دھاک لئے گئے۔

(۳۲) تاریخ اسلام کا ایک تہذیب ایام و ائمہ صحیح قرآن کا وہ ہے، حضرت عمر بن حضرت ابو بکر کو حب بیشودہ بیا کہ پورا قرآن کیا کر دیا جائے اور اپنہ اسے اپنہ ایک بیکار کو ایک سخت حکم من مدار کو کے درمیان گھونڈ کر دیا جائے تو حضرت ابو بکر احمد اثر بار بار ایسی فرماتے تھے کہ

کیفَ اَعْلَمُ شِيَعَةَ النَّبِيِّ شِعْلَةً اَرْسَلَ اللَّهُ تَعَالَى اَمْرًا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَلَيْهِ وَمَلِئَهُ — (میں وہ کام کیسے کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیا)۔

پھر حضرت ابو بکر کا شرح صدر ہو گیا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت کو جاکر صحیح قرآن، مکہ کو ہم خداوندان کے سپرد کرنا چاہی تو ایماناریں ان کو محظی کا مل بھا اور وہ بھی بار بار یعنی کہتے تھے۔
 کیفَ تَفَعَّلُونَ شِيَعَةَ النَّبِيِّ شِعْلَةً اَرْسَلَ اللَّهُ تَعَالَى اَمْرًا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَلَيْهِ وَمَلِئَهُ — میکی بعد میں اس نے ان سکسہ کو بھی دیا اور گین کی رائے کا حق ہونا خاہر کر دیا تو وہ ایش مت کی رائے وہی پر کرتے ہوئے

اس واقع کے نقل کرنے سے مطلب ہے کہ اس کو خیال طور پر ظاہر ہو تاہے کہ صحابہ کرام کو ہر کام پر انعام کرنے سو پہلے

(۱۹) تاریخ غیری و تاریخ کامل ص ۲۴۰ میں ہے کہ حضرت ملک ایک بار دینے سے پارادہ شام روانہ ہوئے۔ جیسے قامِ شرخ میں پہنچے تو امراتِ شکر نے اگر خبر دی کہ ملک شام میں اس وقت دباقبوث پڑی۔ طاعون ٹھیںے نہ دوس کا پھیلنا ہوا ہے۔ حضرت عرب نے سترکپنے چاہریں والہا کو جو ساتھ میں تھے اُنھا کر کے شہر کیا تو وہ ملنفلڈ رائے ظاہر ہوتے۔ کچھ لوگوں نے کہا تو پڑھنے اور کچھ نے کہا جبکہ بعد اللہ آئے ہیں تو ایش کیوں؟ حضرت ہر نے یہ اختلاف دیکھ کر ان لوگوں سے اُنھا جانے کیا اور فرمایا اب سے قریشی چاہرین فتح کو ملاؤ۔ وہ آئے تو سب کے سب لوٹ جانے کے حق میں تھے۔ اس بناء پر حضرت ملک نے وہ اپنی کا قصد کیا مگر حضرت ابو عبیدہ نے اس سے اختلاف ظاہر کیا۔ حضرت عرب اور دسرے لوگ اسی حصہ میں ہیں تھے کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف اپنے پیارے اُنھوں نے پوچھا کیا تھا۔ جب ان کو کچھ معلوم نہ تھا، اس نے انھوں نے پوچھا کیا تھا۔ جب ان کو بتایا گیا تو انھوں نے فرمایا میرے پاس اس باب میں یہ کام ہے۔ حضرت عرب نے فرمایا آپ صاحبِ امانت اور قابلِ تقدیم ہیں بتائیے وہ کیا ہم ہے؟ انھوں نے کہا ہیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھا کہ۔

”جب تم سنو کسی سرزین میں دباقبھی ہوئی ہے
تو وہاں چاہت ہے، اور جب تھہارے جائے قیام
میں دباقبھی جائے تو قصہ فرار اس جگہ مکھوت“
یہ سنت ہی سب اختلافِ سوت گیا۔ اور حضرت عرب کو لیکر
دریہ لوٹ آئے۔

(۲۰) تاریخ کامل و تاریخ الخلفاء وغیرہ تمام کتب تاریخ میں ہے کہ حضرت عرب کی شہادت کے بعد عبد الرحمن بن عوف اور تمام صحابہ نے حضرت عثمان کو خلیفہ منتخب کرنے کے بعد بابِ العصاظ بیعت کی تھی۔

سب ایک ملک کتاب اللہ و سنته رسولہ و سنته الخلفیت پر
بعد اُنہا۔ اُنہا آپ کے ہاتھ پر بیوت اس شرط پر کرتے ہیں کہ آپ کتاب اللہ رسول کی سنت اور دلوں سابق خلفاء کی روشن پر
عمل کریں گے۔

(صل والی عدو توں کی عدالت و فتنہ محل ہے)
ابو مسلم کا مطلب یہ تھا کہ صورتِ مسٹری میں عدالت پوری ہو گئی ہے
سن کر حضرت ابو حربہ وہ سو کہ جس دعیٰ اپنے بھیتیجے ابو سلمہ سو اتفاق
کرتا ہوں۔ تب حضرت ابن عباس نے پہنچنے ملکام کر کیے کہ حضرت
ام مسلم کے پاس بھیجا را انھوں نے کو اس کر، فرمایا سیدنا امیر
حاملِ قیص کا اسی حالت میں ان کے شوہر شہید کر دیتے گئے تھے
شہادت کی وجہ ایش دن بعد سعید کے بچہ پیدا ہوا اور نکاح کے
پیغام آنسے لگے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہا نکاح کر دیا
حافظ ابن حجر اس واقعہ کے تجھت میں غسلتے ہیں کہ کہا گیا
ہے کہ حضرت ابن عباس نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور اسکی
کائید اس سے ہوتی ہے کہ ابن عباس کے شاگرد اور تبیین کا قل
جماعت کے موافق ہے۔

اس واقعہ سے اختلاف لائے اور دو آیتوں میں باطل بر
خلاف کی دقت صحابہ کا سنت کی طرف جو جع کرنا اور اس پر
عمل پیرا نہ نہایا لکھ ظاہر ہے۔

(۲۱) ابوداؤڈ ترمذی وغیرہ میں ہے کہ رومی سلطنت
اور حضرت معاویہ کے درمیان ایک معاہدہ کی رو سے ایک خاص
حدت تک جانک بند تھی۔ جب وہ حدت قریبِ قشم ہوئی تو حضرت
معاویہ نے اپنی فوج کے ساتھ دشمن کے ملک کی طرف کوچ کرنا
شرکع کر دیا، ان کا خال خاکِ حدت کے اندر جانک تو شکر عزیز کو
لیکن ان کے قریب پنج جائیں گے۔ اور جب حدت قریبِ قشم ہو جائیں گی
تو اپنائک بیکاری دھادا ہول دیں گے۔ ایک دن حضرت معاویہ
کو درود سے ایک سوار آتا رحمانی دیا جو بلند آواز سے پکار کر کہہ ہوا
تھا۔ اس نے اسکی بسراہ اللہ، الکبر عہد کو پورا کرنا ہے۔ توڑنا ہمیں
ہے۔ لوگوں نے بیور دیکھ کر تو وہ سوار حضرت عموین عبید حسابی
تھے۔ حضرت سعادیہ نے ان سے پوچھا بات کیا ہے۔ انھوں نے
کہا ہیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے آپ فرماتے
تھے کہ جس شخص کا کسی قوم میں کوئی معاہدہ ہو تو اس عہد میں کوئی
رو دہیل نہ کرے۔ جب تک ملک کا اس کی تواتت نکلز جائے یا اس
قوم کا مطلع نہ کرے۔ حضرت معاویہ یہ سن کر اپنی فوج کے ساتھ
دارالاسلام کو داپس ہو گئے۔

کی حد المثل و لفاظہ است غیرہ میں اُن شرائط کی سمجھی سے پابندی کی سچے جن کی مدد نہیں کرنے کے ہے۔ باس ہرہ تائیج تو قابل بقول واللین اعتقاد ہو۔ لیکن صحیح احادیث جس ہر مرتوں فعل رسول یا آنے والوں مخالف معاشر کے نئے پورا پالدرا الترام چنان صفت کو جن اسطلوں کو علم ہے اپنے ان کو سلسلہ دار اس طرح بتاتے کہ کہیں انقطع نہ ہو اور یہ واسطہ بھی ایسے ہوں کہ ان کے معتبر عادل اور نظر ہوں کہ ثابت موجود ہو، غرض اس الترام و احتیاط کے باوجود حدیث کے مجرعے قابل اعتقاد نہ ہوں یہ کتنی عجیب بات اور کسی تمثیلی نہیں ہے!

عادہ اذیر پختہ اور کھری سندوں کے ساتھ بھی حدیثوں کو نہ لٹکتے اور ان کو بنے اعتبار کہنے کا مطلب دوسرا لفظوں ہے یہی تو ہے کہ کتب احادیث کے صنفوں نے عرض ہے بیانات اتوں کو بالکل جعلی اور فرضی سندوں کے ساتھ کتابوں میں درج کر دیا ہے۔ ان نظرات کو تاصل علی طور پر بھی تو سوچنا چاہئے کہ ایس مکن کیونکر ہے؟ کیا حب احادیث کے مجرعے لکھنے کے ائمۃ فتنی میں ایک ہی صنف "کام مسلمان" نہیں تھا جو اس سلسلہ جملہ ایسا اور اقتدار پر اذی کا مقابلہ کرتا ہے یا کم از کم اُس پر نکری کرتا۔

مثال کے طور پر میں موطا کا نام اپنا ہوں، حدیث کا یہ بحومہ بقول ابوطالب کی تلاش یا استدلال کے بعد یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیدار و گفتار سے شرف اندر ہونے والے اصحابِ کل اس دنیا میں موجود ہے۔ اور ان لوگوں کا تو کوئی شماری نہیں ہمہ شعبانہ دروسوں کی صحبت کی سعادت پائی تھی اور بلا اسلام شدلاً بلا و حجاز، شام، عراق اور مصر و فربہ کا ذکر اس وقت چھوڑ دیا ہوتا۔ مذہبی نور وہ ہی کوئی لمحہ جاہلیہ کا جو وجود ہے آئی تھی میں نے کفر سے تابعین (جنہوں نے مجاہد کی صحبت پائی تھی) موجود تھے جن کا شمار شکل ہے۔ مثال کے طور پر چند نام سنئے۔

(۱) اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلوع التوفی رض

(۲) اسحیل بن محمد بن زرہ ری الموقن رض

(۳) ریسمس جبی ابی عبد الرحمن الموقن رض

یہ دس شالیں بلا مبالغہ شے توزع از خوا رہے ہیں۔ اس سے زیادہ کی ہم اس نے صورت نہیں سمجھتے کہ ایک صفت مزاں کے لئے یہی کافی سے زیادہ ہیں اور ان کو سامنے رکھنے کے بعد کوئی بھی صفت اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ مذہب اولین کارہ است مدربت و صفت کے ساتھ اقبال اور ہر راب میں اُس کو شامل رہا تواریخنا تھا۔

اگر کوئی یہ خیال کرے کہ اوپر میں والوں نے کیا کی سلسلہ میں جو کچھ کہا گیا اس کا مأخذ حدیث تاریخ کی تباہ ہیں یہی صفحہ اکابر کے بعد لکھی گئی ہیں اور وہ قابل اعتماد نہیں ہیں تو گزارش ہے کہ تو مکن نہیں کہ قرآن پاک نے اس کے احکام اور اس پر ایمان و عمل کا حکم باقی ہوا اور "سیل المؤمنین" کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ اور اس کی کوئی صورت موجود نہ ہو۔ ابسا کہنا اور قرآن کو ناقابل عمل اور قرار دینا۔ ہے جس کی جرأت کوئی نہیں تو موسیٰ کوئی صاحب علم و افہام فیر من بھی نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک پر عمل کارہ و ازہ جنتک کھلا رہے گا اس وقت تک یہ راست بھی کھلا رہے گا اور اس راست کے پورے معلومات مائل کرنے کے ذریعے بھی موجود رہیں گے۔ اور یہ ایسا ہے تو بتایا جائے کہ یہ جماعت احادیث و کتب ملاقات و اسما الیہ اور کتب سیر و تاریخ کے اور کون سازار یہ ہے جس سے موسین اولین کی راہ دروں پر چھپی سہی ماحصل ہو سکے۔ اگر کوئی دوسرا ذریعہ بھی ہے تو بتایا جائے۔ اور اگر نہیں ہے تو نہ کوہہ بالا چزوں کو بالکل جھوپلی، سبے نیما و اور سبے اعتبار کہنا در حقیقت قرآن پاک پر عمل کارہ و ازہ بند کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام اور سلم قوم کو دوسرے نہیں ہے اقوام عالم پر جو خصوص تھوڑے و استیاز مائل ہے اس کو بھی برادر اکرنا ہے اس لئے کیا اس کا صاف طلب یہ ہوا کہ سلم قوم کی نہ کوئی تائیج ہے زیاد کے طبعی و عملی کارہ نے ہیں اور نہ کارہ ناموں کا کوئی ذریعہ علم دنیا میں موجود ہے۔ کیا ایسی بات کوئی مسلمان کہہ سکتا ہو اس مسلمہ میں بعض بخوبی مذہبی نور وہیں قدر محیب و غریب اور کیسا ناتقابل فخر ہے کہ تاریخ پر تو خاتم کرتے ہیں۔ اور روایات حدیث کو قابل اعتماد نہیں سمجھتے۔ حالانکہ کتب تاریخ کے تمام صنفوں نے ہر ہر داعری صیحت نہ تو یہ تباہی کا الترام کیا ہے کہ وہ ان کو کس واسطہ اور کس مسئلہ سے معلوم ہوا۔ داش اسطول

جگہ کا ایک سفنس بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ سادھی حوشیں یا ان میں بہت سی جعلیں ہیں۔ کوئی صاحبِ قفل بات کے کو ادا نہ اسی حالت میں امام الالک کو اگر رسمعاً اللہ وہ خفری ہمچلتے، اُس کی بہت جیسی سیکھی اور اگر بالفرض ہر تو بھی تو سارے اہل مدینہ اس "افراہ داری" اور درون میں جعلی چیز کے اضافہ اور اس کی اشاعت کا خاموشی سے تماشہ دیکھتے رہ جاتے!

مالک کمکیف تحریک و تحریک و نہ

مزید پر اس کہ اس مجبوس میں امام الالک نہ کوہہ بالا بھیں شخص اور ان کے علاوہ کچھ دوسرے باشندگان مدنیہ کا نام لے کر فرطہ ہیں کہ انھیں لوگوں نے ہم سے یہ حدیث اور تہذیب یا ان کی جیسا اگر بالفرض امام الالک نے غلط بیان سے کام لیا ہوتا تو انھیں کو جو لوگ اس وقت زندہ تھے ان کی تکذیب رکھتے۔

حال کام یہ کہ موطا یاد و سرسے بجا سچ حدیث اور ان کی سندوں کو بالکل بے سر و پا کیا ہوا مرف ملامت ہی نہیں بلکہ تعالیٰ جیر چالات و حمایت بھی ہے۔ و من لم و يجعل الشهاده فوراً أصلها من ذكرها۔

یہی وجہ ہے کہ اس زمان سے پہلے کسی نے یہ کہنے کی جگات نہیں کی، بلکہ اس کے برخلاف ان جو عومن کے زمانہ تصنیف سے لے کر آج تک ہر درویں اصولی طور پر ان کو صحیح و ثابت اور واقعی پیر تسلیم کیا گی۔ اور درود میں ان جو عومن کو سیکھوں ہزاروں اہل علم نے اپنے بیووں سے سنا اور روایت کیا۔ خدام امام الالک سے موطا کو تقریباً نیکسہ ہزار آدمیوں نے سنا ہے اس کا شاه عبد العزیزؑ محدث رہبی سے بستان المحدثین صفتیں تحریر فرمایا ہے۔ اوسی طبق تجویز ابوالالک کے مقامیں تقریباً چھاس ایسے آدمیوں کا نام بنا مذکور کیا ہے جو عومن سے امام الالک سے موطا کو سن کر روایت کیا ہے۔ رہبی سے لوگوں سے آج تک اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ تو اتر کے ماقوم اسکی روایت ہوتی آتی ہے۔

پھر تحریت ہے کہ یہ نکوئی حدیث اس دینہ دلیری سے حدیث کا انکار کرستے وقت یہ کیوں نہیں سوچتے اور کیوں اس پر خور نہیں کرتے کہ اپنے بزرگوں اور اکابر کے آثار کی حفاظت اور ان کے کارناموں کو زندہ اور ان کے سوائغ کو بیوہ رکھنے کا جذبہ نظری

- (۱۷) زید بن اسلم المتوفی مکتبہ (۶) سالم بن ابی امیر المشرقی
- (۱۸) سعد بن الحارث المتوفی بعد مکتبہ (۷) سید بن عبد اللہ بن ابی نصر
- (۱۹) سلم بن دینار المتوفی بعد مکتبہ (۸) شریک بن عبد اللہ بن ابی نصر
- (۲۰) سلم بن انتوں المتوفی بعد مکتبہ (۹) صبلخ بن کیسان المتوفی بعد مکتبہ (۱۰) صفوان بن سلیم المتوفی مکتبہ (۱۱) عبد اللہ بن ابی گر ابی حزم المتوفی مکتبہ
- (۲۱) عبد اللہ بن دینار المتوفی مکتبہ (۱۲) ابو الزنا والمتوفی مکتبہ
- (۲۲) عبد ربی مجدد المتوفی مکتبہ (۱۳) محمد بن الشکر المتوفی مکتبہ
- (۲۳) فخر زادہ بن سليمان المتوفی مکتبہ (۱۴) موسیٰ بن عقبہ المتوفی مکتبہ
- (۲۴) وہب بن کیسان المتوفی مکتبہ (۱۵) عیینی بن سید قاضی مدینہ المتوفی مکتبہ (۱۶) زید بن روانہ المتوفی مکتبہ (۱۷) یزید بن عوادہ المتوفی مکتبہ
- (۱۸) عبد اللہ بن ریثی المتوفی مکتبہ (۱۹) ہشام بن عوادہ المتوفی مکتبہ
- (۲۰) ہشام بن رقاد المتوفی مکتبہ (۲۱) ابو طوار قاضی مدینہ المتوفی آخراً یام بھی ایمہ رواخراً یام بھی ایمہ مکتبہ

علیٰ مسلم کے طلاوہ ترتیب زمانی کے لحاظ سے ہی تبعین کی جیشیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ہی بھی جو یہی مسلمہ ہیں پوتوں کی جیشیت داد کی نسبت سے ہوتی ہے۔ اس سے اگر سلسلہ اضطرابی علم ترہ ہوتا تھا، بھی جس طرح داد اس کے حالات اور نکالے پوتوں کو اپنے گھروں میں معلوم ہو جائتی ہیں۔ اسی طرح اس مجدد کے لوگوں کو باقاعدہ تعلیم کے بعدون ہی آنحضرت کے بکثرت حالات اور کارناموں کا علم مال ہونا ایک بیوی بات ہے۔

اب غور کیجئے کہ رائے مجدد اور اسی حالت میں اور ایسے لوگوں کی موجودگی میں بھر ایسی جگہ پر ہیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دس سال انگرے ہیں اور جہاں کا کوئی گھر اور کوئی خانہ ان ایسا نہ تھا جس کو آنحضرت سے دا بیگی اور اپنی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل نہ ہو۔ اس صدر میں ایک شخص رہا امام الالک، آپ کی حدیثوں اور ستون کے بیان میں ایک بھروسہ تاریک کے اسی سر زمین میں اس کو علی الاعلان سناتے ہوئے اور ہزاروں آدمی تھام بلا و اسلامیہ سے رخت سفر یا نصیر کر دیتے اور اس مجموعہ کو سن کر اور بیت سے لوگ اس کی تقلیل نے کارپتے اپنے وہ اپس جاستے ہیں اور دہاں پہنچ کر ان میں کا ہر آدمی اسکو سیکھ دیں اور ہزاروں مسلمانوں میں پھیلاتا ہے مگر مذہبی سقدربسا یا کسی

قراءے کرن واقعات کی صورتی تھیں جی کہاں سے معلوم کی جائی
یا مشا قرآن پاک میں ہے۔

وَإِذْ يَمْدُدُ كَثِيرًا لِّهُ رَأْخَدِي الظَّاهِرِيْنَ إِنَّهَا لِلرَّحْمَنِ
وَتَرْجِيْهِ اهْدِيْجِ اللَّهِ مَوْدَدَهُ كَرِهِ تَحَادِيْهِ جَاهِيْنَ مِنْ سَایِكَا
کروہ تھا کس تھیں من آئے گی۔

کیا کوئی صرف قرآن سے یہ مسلمان ہے کہ یہ دھرمیں کون
تھیں؟ اور اللہ میں وعدہ کیا ہے کہاں یاددا رہے ہے وہ وعدہ قرآن ہے
کہاں ہے؟ اگر قرآن میں نہیں ہے تو اتنا شے گا کہ کوئی دوسرا
قسم کی وی بھی انحضرت میں اللہ ملیہ وسلم پر آئی تھی۔

یا مشا قرآن پاک میں ہے۔

إِذَا أَشْتَمْتُ مَا نَعْدَدُ وَرَأَتِ الْأَنْعَادُ هُنْ مِنْ يَالْعَدْ وَلِي
الْفَضْوَى فِي الرِّكْبَتِ أَسْعَلَ مِنْكُمُ الْفَالَّ (الفال-۴۵)
ترجمہ، جس وقت تم تھے ورسے کے ناکے اور وہ پسے کے ناکے بعد
قادر ہیئے اُتر گیا تم سے۔

کوئی مدینی صرف قرآن سے بتائے کہ کہاں کے واقعی
طرف اشارہ ہے اور کس جگہ کے قرب و در کے ناکے مراد ہیں؟
اور کس قابل کلیجیہ اُترنا بیان ہوا ہے؟

اسی طرح قرآن پاک میں ہے۔

لَعَنْ نَعْوَرُّهُ اللَّهُمَّ فِي مَوَاطِنِ الْكُثُرِ (دوہ-۲۱)

ترجمہ، مولکرچاہیہ اشتری ہماری بہت سے میدانوں میں۔

کیا روایات کا انکار کرنے کے بعد ان "بہت سے میدانوں"
کی تھیں کہیں سے معلوم ہو سکتی ہے؟

اسی طرح قرآن پاک میں ہے۔

إِذَا شَهَدْتُهُ فَقَدْ لَهُمْ إِذَا ذَأْخَرْجَهُنَّ اللَّهُمَّ
كَفَرُوا بِمَا فِي الْأَشْتَهِيْنِ إِذَا هُمْ مِنَ الْخَادِرِ إِذَا تَبَعَّدُوا مِنْ
لَا تَخْرُقَ رَأْيَ اللَّهِ تَعَالَى (دوہ-۲۰)

ترجمہ، الگ تم شدہ کردے رسول کی تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے
جس وقت شکلا اس کو کافروں سے دوچان سے۔ جب دل ان تھے
غادریں، جیسے کہنے لگا اپنے رفیق کو نعم کہا اللہ ہم اسے ساختے ہے۔
آنحضرتؐ کہاں سے نکالے گئے، دوسرے اپ کار فین
کون تھا؟ اور کس غار میں آپ اپنے رفیق کے ساتھ رہو شکو؟

طوبیہ پر قوم میں پہنچے اور دنیا میں ہرزندہ قوم اپنے بزرگوں کے
آثار بہادر دنیوں کے کارناویں اور شاہروں کے کلام کو باقی اور
محفوظ رکھنی ہرگز کم تیریں میں لاتی ہے۔ پھر کیسے ملک پر کسل
قوم ہو دنیا کی سب سے بہتر اور سب سے زیادہ علم دوست۔ اور
سب سے زیادہ کامیں کمالات اور زیادہ خصوصیات کی حاصل ہے
اس سے اور تو اور خدا سپنے پیغمبر رسول یہ کی روایات اس کے سبزہ
منازی اور ان کے اخلاق دمادات کو نہ محفوظ رکھا ہونہ دسوں
ٹک بخایا ہو دنیا میں کون صاحبِ حق ایسا کہہ سکتے ہے۔ اور کون
اس کو بادو کر سکتا ہے؟

قرآن مجید کی بہت سی آیات کا مطلب | پھر اس بات پر بھی دھیان دیتا
مجی روایات کے تینوں سمجھا جاسکتا | پہنچنے کا الگ قرآن پاک کے ملادہ
اور گوئی مسئلہ دزدیہ معلومات نہ ہو اور احادیث و آثار کی روایات
کو قابل اعتبار تجھے جعل سے تو خود قرآن پاک کی بہت سی آیات کا مفہوم
و مطلبہ ہے اور پڑھی مدنک تشریف جائے گا مشا قرآن پاک پیغمبرؐ^{صلوات اللہ علیہ وآلہ وساتھی} (دوہ-۲۱)
ترجمہ، پھر جب زید نام کرچا اس حضرت سے اپنی فرض ہم نہ فہری
ملکخ بیو دی۔

کیا روایت کو بچر نظر انداز کر دیجئے کے بعد قرآن مجید کو ملن
ان افاظ سے اُس دا تھہ کو پوری طرح سمجھا جاسکتا ہے جس کا ذکر ۱ س
آیت میں کیا گیا ہے اور کیا صرف قرآن سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ
یہ زید کوں تھے اور اس کی بی بی کون تھیں۔ اور تھی کیا پیش آیا تھا۔
یا مشا ارشاد ہے۔

غَيْرَهُ دَنَوْلَى أَنْ جَاءَهُ الْأَنْجَى دَهْمَيْدُرْ مِنْ قَعْدَةٍ
يَنْدَكَى۔ (ہمس)

ترجمہ، تیوری چڑھائی اور سرمهڈ اس پر کہ آیا اس کے پاس تھا اور
تجھے کو کیا بخیر کشاورہ صورتا اور پاک حفظ ہوتا۔

بتایا جائے کیا صرف قرآن سے یہ پڑھایا جاسکتا ہے کہ اُن
دلے الٹی کون تھے۔ اور وہ کون لوگ تھے جن کی طرف آنحضرت
ملی اللہ ملیہ وسلم اُن کے آئے کے وقت متوجہ تھے؟

اسی طرح خدا آنحضرت و تین ذمہ دکارے جس واقعات کا ذکر
قرآن پاک میں ہے۔ بتائیے کہ روایات کے ماسنڈ خیر و کوئا معتبر

یہ صرف چند مثالیں بلا قصہ استیعاب بیان کی گئی ہیں، اس طرح کی بھی بہت سی مثالیں ذکر کی جا سکتی ہیں مخصوصہ ہے کہ ردیافت کا انکار کر دیتے ہیں کہ بعد قرآن کی تذکرہ بالا ردیافت اور تعمیر فہم کجھنا اور کہنا فریبا نہ ہے۔

اقرئوں جو شخص قرآن پاک کو اشکن کتاب مانے اور اس کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر زمانہ کے اہل بیان کے لئے ضروری ہے اُس کو احادیث و میرے کے اُس ذخیرہ کو بھی اتنا پڑے گا جس کو پوری طرح جاہل ہے کہ کسے ائمہؑ حدیث دالیں سیروں محفوظ کیا ہے اور جس کے بہت بہت سچے حقیقی یقیناً قرآن کے ضروری توشیحی میسر کی جو حدیث و مست شعبت کے شعبت، احکام بیان پنج کو حدیث و مست شعبت کے شعبت ہونے پر ایک اور قرآنی دلیل احکام ہونے پر ایک اور قرآنی دلیل دہن میں آئی اُس کو بھی سیروں ورق کرتا ہوں۔

جو حضرات واقعہ کسی علمی مفاظطی کی وجہ سے یہ بات کہتے ہیں کہ دینی بحث بس قرآن ہی ہے اور قرآن کے سماں کی اور ذریعہ سے شروعت کا کوئی حکم اور کوئی دینی مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا اور رسول کا کام بس قرآن پہنچانا ہی تھا۔ وہ اگر ایک طالب حق اور جو یا کسے ہدایت کی طرح قرآن مجید ہی کو خورے دیجیں تو اس میں اُن کو اس کی بہت سی مثالیں میں گئی کو بطور حکایت اور واقعہ کے یا کسی اور سلسلہ میں کسی دینی عمل کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے جس سے علم ہوتا ہے کہ یعنی زمانہ نزول قرآن میں ایک دینی عمل کی جیشت سے ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں اُن عمل کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس لئے یہ اتنا پڑے گا کہ اس کا حکم ان کو مست کر ذریعہ دیا گیا تھا۔ بیان اس کی صرف دو میں مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

قرآن میں حکم ثابت یا ستر [سورة نور] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی چند مثالیں کو منافقین کے جانزوں کی ناز پڑھنے سے ان لفظوں میں متع فرمایا گیا ہے:-

وَلَا تَنْهِي عَنِ الْأَحْدَادِ مِنْ حُتْمَرْهَاتِ أَبْكَدْ [سورة نور] (۱۱) (ترجمہ)، اُن میں سے جو کوئی مرسے آپ بھی اُس کے جانے کی ناز نہ پڑھیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس آیت کے نزول سے پہنچا ناز فراز

لیا صرف قرآن سے ان سوالات کا جواب ل سکتے ہیں کیا ردیافت کی طرف رجوع کے سوا کوئی دوسری صورت بھی ان بالوں کو معلوم کرنے کی ہے؟

ملی بہتر قرآن پاک ہے۔

لَتَجْعَلُ أُنْتَسَ مَقْعِدَةً لِّكَفُورِي وَنَهْ أَوْلَى يَوْمَهُ كَحْشَ
أَنْ تَعْقُلُهُ يَوْمَهُ وَنَهْ يَوْمَهُ نَاهْ يَسْتَطِعُهُ نَاهْ يَدْعُهُ (۱۰۶) (ترجمہ)، جسیں جو دنیا و حرمی پر مزبور گاری پر پہلے دن سے وہ لاقی ہے کہ تو کھڑا ہو اُس میں اس دنیا و حرمی میں کوچاہست پاک ہوئی۔ یکم سجدہ کا ذکر ہے؟ اور وہ کون لوگ ہیں جن کی اس آیت میں معوج ہو رہی ہے؟ اور اُن کی طمارت پسندی کا کیا خاص معیار تھا جس کو اس کا ذکر ہے؟ میں سارے ایسا ہے؟ میکا ان بالوں کا جواب ہے متن قرآن سے مل سکتے ہے؟

اسی طرح قرآن پاک ہے۔

وَعَلَى النَّبِيِّ الْأَنْذِيرِ لَمْ يَخْلُو (۱۰۷) (ترجمہ)، اور اُن کی طمارت پسندی ہر بانی ہر دینی، اُن تین شخصوں پر جس کے معاملوں ملتوی رکھا گیا تھا۔

یہ کون تین شخصوں میں اور ان کا کیا اختہ تھا۔ اور کیوں ان کا معاملہ متوڑی رکھا گیا؟ کیا روایات کے بغیر یہ باتیں میں ہو سکتی ہیں؟ اسی طرح قرآن پاک ہے۔

لَيَأْتِيَنَّ الْكَذَّابُنَّ طَاهِرُهُ شَهْمِيزُهُ أَهْلُ الْبَنَابُ
مِنْ مَيَاهِيَهُمْ وَقَدْ يَقْتُلُنَّ طَاهِرَهُ شَهْمِيزَهُ طَاهِرَهُ شَهْمِيزَهُ
لَقْتُلُونَ قَنَابُوُونَ فَرِنْقَانَا وَأَذْرَكَمْ أَشْهَمْهُ شَهْمِيزَهُ دُوَيَابَهُ
لَيَقْتُلُنَّ لَقْتُلُونَ لَقْتُلُونَ لَقْتُلُونَ لَقْتُلُونَ (۱۰۸) (ترجمہ)

(ترجمہ)، اور اُن کا ایک دوسری کوئی نہیں ڈالا تھا قلم بیسے اُن کی طمارت پسندی سے اور ڈالا اُن کے دلوں میں ٹوب، بکتوں کو قم بانے لے اور بکتوں کو قید کیا، اور اور اُن کی طمارت پسندی کو اُن کی زمین اور ان سے کچھ بڑھو کر دیا تھا۔

یہ نظام میں کون تھے؟ اور اُن کی زمین و جاندہ اور کہاں تھی؟ نیز وہ دوسری زمیں جہاں مسلمانوں کے قدم ہیں پہنچنے مگر اسے دارت بندکے گئے کوئی تھی۔ کیا روایات سے قلعہ نظر کیسے ان بالوں کا جواب دیا جاسکتا ہے۔

تباہی جاگئی جس کے ذریعہ اذان کا حکم دیا گی ہو۔ اس سے ماشنا پڑے گا کہ اذان کا حکم قرآن کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ اس کے ذریعہ اخفا اس کی تباہیں قرآن مجید سے اور مجیدی بہت سی پہنچ کیا کی ہیں۔ لیکن اس مقدمہ کے بعد و صفات ہیں اس سے ذرا باد کی پھٹکائش نہیں۔

مدیریت و سنت کے جھٹت دینی اور واجب الاتباع ہوتے پر ہمارا نکل جو کچھ لکھائیا اگرچہ الحمد للہ ایک طالب حق مدارس کے نئے نہ ہو جی بھی باکل کافی ہے۔ لیکن آخر میں ایک اصولی بات ہوئی کہ سلسلہ کلام ختم کیا جاتا ہے۔

رسول کا صحیح مقام ہمارے خالی میں محدث دینتک مکاروں کی ہیں قلعی ہے کہ انہوں نے رسول کی اہل جیشیت اور اُس کے صحیح مقام کو نہیں پھیلایا۔ اگر وہ مقام نبوت کو سمجھتے اور نبی و رسول کی معرفت حاصل کرنے کے صرف قرآن ہی من در بر کریں تو تمہیں خداوند ہو جائے گا کہ اللہ کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جیشیت صرف ایک پیغمبر اور پیام رسان ہی کی نہیں ہے۔ بلکہ آپ مطلاع، متبع، امام، اور قاضی حاکم علم و خیر و دشیرہ بھی ہیں اور قرآن ہی نے آپ کی ان جیشیتوں کو بھی بیان کیا ہے۔

(۱) رسول مطلاع ہے اور اس کی اطاعت اہل ایمان پر فرض ہو۔ قرآن مجید میں جیسا کہ اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے۔ اپنے عقول الشہادت کی طبق عقول الرئسوں۔

روانہ کی اطاعت کر اور اُسکے رسول کی اطاعت کرو۔ اس مکمل میں اپنے عقول الرسول کو اپنے عقول اتفاق سے الگ مستقل جملہ کی شکل میں قرآن مجید میں ہر طرح مختلف مقامات پر ڈال کر کیا گیا ہے۔ اس سے ہر شخص جس کو عربی زبان کا کچھ بھروسہ ہو جو کچھ کہ اللہ کی اطاعت کی طرح اہل ایمان پر رسول کی اطاعت کی میں مستقل فرض ہے۔ یعنی اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ کی طرف سے جو کتاب رسول لائے ہیں اُس کو مانا جائے اور اُس کو حکوم پر چلا جائے۔ کیونکہ الگ صرف ذاتی ہی بات کہنی ہوئی تو اس اپنے عقول اللہ میں کبھی جاٹھی تھی پھر امر اطاعت کے مستقل احادیث کے ساتھ ”اعیوں المسائل“ کے اصناف کی کیا مزروعت تھی۔

شروع ہر چکی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امورات کے جاندن پر نماز پڑھا کر تھے۔ حالانکہ قرآن میں اس سے پہلے نماز ہوئی تھی آیت ایسی نہیں تباہی جا سکتی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مسلمانوں کو نماز اور حکم سنت کے ذریعہ لے لیا گیا ہے اس سے ماشنا پڑے گا کہ نماز جانہ کا حکم سنت کے ذریعہ لے لیا گیا تھا اسی طرح سورہ جمیر کی آیت ”وَإِذَا دَعَا أَذَانَ قُرْنَيْجَةَ سَرَّأَهُ“ لَهُوا بِالْفَصْوَارِ إِلَيْهِ هَذَا وَتَرْكُوهُ فَلَمْ يَهْمَأْهَا۔ (جمیر۔ ۴۷) میں ایک حکایت اور شکایت کے معن میں جمیر کے خطبہ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور تعلیم نظر اس سے ہمارا خیال ہے کہ حکم و سنت کے جو مکار ہے مخاطب ہیں وہ غالباً اس کا انکار نہ کر سکیں گے۔ خلبہ جمیر ایک شہنشہ حکم اور دینی عمل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود یا کرتے تھے۔ اور اس سب تک اسی طرح متواتر ہے۔ لیکن کوئی قرآنی آیت نہیں تباہی جا سکتی۔ جس میں اس خطبہ کا حکم دیا گیا ہو۔ پس لا زماں یہی نماز پڑے گا کہ اس کا حکم سنت کے ذریعہ ملتا ہے۔

عملی پڑا اس نے کو مسلمان کہنے والا کوئی آدمی بھی اس سے انکار نہیں کر سکے گا کہ نماز سے پہلے جو اذان دی جاتی ہے یا ایک دینی عمل ہے اور یہ دینوبوت سے لے کر اب تک متواتر ہے اور قرآن مجید میں بھی دا عذر کی حکایت کے طور پر ایک جگہ اس اذان کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ مائدہ میں عقل کے دشمن کافروں کی سچھالت اور شرارت کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ وہ اذان کا خدا تعالیٰ اٹھاتے ہیں اور اس کی نقل کی کے تھوڑا راستے ہیں۔

وَإِذَا نَادَ أَذَانٌ كَيْتَمَّ إِلَى الصَّلَاةِ الْحَمْدُ لِرَبِّهِمْ وَ
وَلَعِيشَا ذَلِيلٌ بِأَنْهَمْسِرْ قَوْمٌ لَا يُعْقِلُونَ (مائدہ۔ ۶۹)

اسی طرح سورہ جمیر میں بھی ایک درس سے عکم کے بیان کے سلسلہ میں جمیر کی اذان کا صحنی ذکر یا ہے۔

إِذَا نَوْدَى لِلصَّلَاةِ مِنْ قَوْمٍ لَا يُعْقِلُونَ الْجَمْعَةَ فَأَشْعُوْنَ
إِلَى قَوْمٍ كَيْلَمَّا دَرْدَرْتُمُ الْمُكْبِثَ (جمیر۔ ۶۷)

بہر حال ان آیات سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے کہ جمیر بنوی میں ان آیات کے نازل ہونے سے بھی پہلے سے اذان ایک دینی عمل کی جیشت سے مرقع تھی۔ اور قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں

لَوْلَا كُنَّتِكُمْ لَدُنْ مُؤْمِنٍ حَتَّىٰ يُحَكِّمُونَ فِيهَا
شَجَرٌ بَيْتَهُمْ شَمَاءٌ لَا يَجِدُ فِي أَنفُسِهِمْ حَرْجًا إِذَا
طَعِينَتْ وَيُسْلِمُونَ أَسْلِيمَاهُ دِسَارَهُ (۴)

(ترجمہ) اے شجروں قسم تیر سے پروردگار کی جو لوگ موسیٰ نہیں ہو سکتے
یہاں تک کہ حکم بنا ہے جو ہم اپنے زراعی صفات میں پھر جب تو اپنا
فیصلہ دیتے تو کوئی شکی اور ناگواری نہ پائیں اپنے دل میں تیرے
فیصلہ سے اور تسلیم کر لیں اس کو پوری طرح مان کر۔

اسی طرح سورہ احزاب کی آیت ۱۶:

وَمَا سَخَانٌ لِمُوْجِينَ وَلَا مُوْسِقَةٌ إِذَا أَنْهَى اللَّهُمَّ
سَرْمُونَ لَأُمَّرَأَنْ يَكُونُ أَمْمَةً لِلْجَنَّةِ وَلَا مُرْجِمَ—
(ترجمہ) اور کسی ایمان والی مرواد اور ایمان والی حورتکی ریشان
ہیں چنانچہ حکم دیتے اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا توجہ
اُن کا کچھ اختیار اپنے حمالہ ہیں۔

اور سورہ قمر کی آیت ۲:

وَالْمَلَائِكَةَ قَوْلَ النَّعْمَ وَنِزْنَىٰ إِذَا دُعَىٰ هُنَّ إِلَى اللَّهِ وَمَا
وَرَدْ سُوْلِيْهِ لِيَعْلَمُ بَيْتَهُمْ أَنْ يَعْلَمُنَّ لِمَ سَمِعُسَا وَالْمُعْنَى—
(ترجمہ) ایمان والوں کو حب بایا جائے اتنی کہ طرف ادا اُس کے
رسول کی طرف تاکہ وہ فیصلہ دیں اُن کے دل میان قوان کا جواب
اُس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ کہیں تمہاناً اُلمَّانَ زین ہے سندا
اور مان لے۔

آخر یہ سب آئیں اس باب میں اُن منیز ہیں کہ اسلام کے
کچھ حاملہ میں رسول جو فیصلہ کر دے واجب تسلیم ہے۔ اور
کسی مسلمان کو اُس سے بیرون ڈر جو اک نجاشی نہیں ہے۔

وَمَنْ يَطْعِمُ اللَّهَ وَسَرْمُونَ لَأَقْدَمَنَّ شَرْقَ زُلْطَنَهُمْ (۵)
(ترجمہ) جس نے اطاعت صورتی ہے اسی طرح رسول کی اطاعت بھی صورتی
ہے اور اسی طرح اللہ کی نافرائی مگر اسی اور بد نجاتی ہے اسی طرح رسول
کی نافرائی بھی موجود مغلات و شفاقت ہے۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَسَرْمُونَ لَقُضِلَ مُلْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(ترجمہ) جس نے اطاعت کی اٹھ کی اور اللہ کے رسول کی اُس نے
بڑی مراد بھائی۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَسَرْمُونَ لَقُضِلَ مُلْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... (۶)

علاوہ ازیں خود قرآن مجید کی بعض درسری آیات سے بھی
یہ بات اور زیادہ صاف اور واضح ہو جاتی ہے۔

سورہ نزار کے پانچویں روکوئے کے آخریں اللہ و رسول کی
اطاعت کا حکم جیسے کے بعد ان منافقین کی نہادت کی گئی ہے جو اپنی
غرض پرستی اور منافقت کی وجہ سے اللہ و رسول کی اطاعت میں
کوئی ہی کم تھے۔ اسی سلسلہ بیان میں ان کے تعلق فرمائیا ہے
کہ اذا قَسَلَ لَهُمْ نَعَالَمُ الْمُلْكَ الْمُنْزَلَ إِلَيْهِ مَا اُنْزَلَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا

الرَّسُولُ سَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ عَنْكَ حُكْمُ دُونَ

وَتَرْجِمَه) اور حب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اُن سے کتاب پر کی طرف جس
کو انشتم نہیں کیا ہے اور رسول کی طرف تو یہ رسول تو دیکھ کا۔
اُن منافقوں کو کرا عزم اور روگردانی کہتے ہیں تیری طرفی۔

اس آیت میں مالا نقل اللہ تعالیٰ ریخن کتاب اللہ کی طرف
بلائے کے ساتھ رسول کی طرف بلائے کا جس طرح ذکر کیا گیا ہے وہ
اس بات کی نہایت روشن دلیل ہے کہ اوپر کی آیتوں میں اطاعت
رسول کا جو حکم دیا گیا ہے اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ کی طرف
سے اُس پر نازل ہوئے دل کتاب کی طاعت کر دی بلکہ رسول کی
اطاعت اُس سے الگ اور تقلیل چنیجے ہے۔

اور اسی سورہ کے اسی روکوئے میں دو ہی آیتوں کے بعد اللہ
کی طرف سے آئے دلے ہر رسول کے تعلق فرمایا گیا ہے۔

وَمَا أَنْزَلْنَا هُنَّا هُنَّ شَرْمُولِ الْمَلَائِكَ طَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَا
(ترجمہ) اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس واسطہ کی اُس کے
حکم پر چلا جائے اللہ کے فرمان سے۔

وَرَسُولُ مُخَانِبِ اللَّهِ رَبِّيْ اُوْرَامَ ہُوَتَهِ ہِنَّ بِشَادِ ہُوْ
وَجَهَنَّمَ هُمَا كَمَّهَ يَمْدُدُونَ بِأَمْرِنَا— (اینیار ۴)

وَتَرْجِمَہ) اور یہ بنی اُن کو امام و پیشوادہ ہے ہمارتے درجنہ ان کی کتنے
تھے ہمارے حکم ہے۔

وَرَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامُ مُخَانِبِ اللَّهِ رَبِّيْ اُوْرَامُ
بھی قرار دیتے گئے تھے۔ اور ہر احتلاف و نزاع میں آپ کو حکم بناتا
ادرا کا پکی نیصد دل دھان سے اتنا تمام اہل ایمان کے لئے فرض بلکہ
شرط ایمان قرار دیا گیا تھا۔ سورہ نزار کی یہ آیت (جو پہلے بھی
ایک مجدد ہے) پھر ٹھیک ہے۔

امس کی جان پر بخی کا حق ہے۔
اس بعیدی اُذنی بالدو منین مِنْ أَنْفُسِنْ (الزابع ۱۰)
(ترجمہ) بخی زیادہ حقدار ہے مونس کا ان کی بساوں سے۔
حضرت شاہ عبد القادر صاحب شمسی اس آیت پر چودھڑی
لکھی ہیں ان کے نقل کرنے کو سب اخبار بخی چاہتا ہے۔
”بُنِي نَاجِبٍ بِهِ الشَّرِكَ“ اپنی جان مالیں اتنا تعریف
نہیں پڑتا جتنا خی کا، اپنی جان دیکھنی آگلی جس دن اپنی روا
ہیں۔ اور بخی علم کرے تو فرض ہے:
”۱۷) اللہ کے ساتھ اس کے رسول کو بھی راضی کرنا متوجہ
اور مشغول ایمان ہے۔

فَإِنَّمَا وَرَدَ مِنْ لَهُ أَحَقُّ أَنْ يُؤْمِنَ بِإِنْ سَخَّلُوا
مُؤْمِنِينَ وَ دُّوَبِ (دُوبَر ۸)
(ترجمہ) اور اللہ کو اور اس کے رسول کو راضی کرنا ان کے لئے
بہت زیادہ ضروری ہے اگر وہ ایمان رکھتے ہیں۔
”۱۸) اللہ کی طرف اس کے رسول کو بھی دنیا کی ساری چیزوں
سے زیادہ محظوظ رکھنا ضروری ہے۔ جو ایسا ذکر ہے فاصلیں اور
اللہ کی ہدایت سے محروم رہنے والے ہیں۔

ثُلُّ إِنْ كَانَ أَبَاكُوكُمْ وَأَبَنَاءَكُوكُمْ إِخْرَجُوكُمْ
وَأَشْرَقَ وَأَجْكَمَ وَعَشَيْرُوكُوكُمْ وَلَمَّا قَدِمَ الْمَهَاجَرَ
وَتَجَاهَدَ لِخَسْكُوكُوكَنَادَهَا وَمَسَارِكُوكُوكَنَ تَرَكَهُوكُوكَنَ
إِنْ كَمْرُوكَنَ اللَّهُوكَنَ شَرُوكَنَ وَجَهَادَ فِي سَيِّلِكَنَ فَلَرَكَنَ
حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُوكَنَ مُهِمَّهُوكَنَ اللَّهُوكَنَ كَيْهَادَهُوكَنَ الْقُنْهُوكَنَ
(ترجمہ) اسے پیر بیرون سملاؤں کو اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیوی
اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادری اور
تمہاراں کماں یا ہماراں اور تمہاری تجارت جس کے بندھو جانے سے
تم قوتے ہو اور تمہارے پیٹھے کے مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو
درآگرے ساری چیزوں، تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے
رسول سے اور اس کی راہ میں جددی جد کرنے سے قاتعاً کہ کوہیاں
کر کوئے اللہ اپنا فیصلہ اور دیا درکھو کہ اللہ ہر ایت نہیں دیتا اس کی
لگوں کو۔

”۱۹) اللہ کے رسول جبکہ کام کے لئے دعوت دیں اور

ترجمہ، اور جس سے نافرائی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی دہ بخی
کھلی گری ایس جاپڑا۔

تیر قرآن ہی میں بتا گیا ہے کہ قفار دروغ میں ڈالے جانتے
کے بعد جس طرح خدا کی نافرائی کرنے پر کافی افسوس طلب ہے۔ اور اپنا
ہاتم کر جو گئے اسی طرح رسول کی نافرائی پر بھی افسوس کریں گے۔
وَتَعِيْمَ تَعْتَكَتْ وَجْهَهُمْ فِي النَّشَادِيْرِ وَلَيَوْجُوْنَ يَلِيْعَتْ
أَطْهَافَهُمْ فِي أَطْهَافَهُمْ سُوْلَوْهُ (۱۱) (حباب ۸)

وہ سری جگہ فرمایا گیا ہے۔

يَوْمَ شَيْءَنِيْلِيْلَةَ الْيَوْمِيْلِيْلَةِ فِيَلِيْلَةِ الْيَوْمِيْلِيْلَةِ
وَلَيَوْجُوْنَ يَلِيْعَتْ لِيْلَةَ الْيَوْمِيْلِيْلَةِ

(ترجمہ) اس نوں آرزو کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کیا
اور رسول کی نافرائی کی اور اس کے بیٹے جانیں جسے خدا کے ربیعی خاک ہے
زیر کا جزوں جائیں اور ہذا سے جائیں۔
تیر مسلمانوں کی ضیافت کی گئی ہے کہ رسول کی نافرائی کی کوئی
بات بھی آپس میں شکریں۔

يَا أَيُّهُ الَّذِينَ أَصْنَلُوا إِذَا تَأْتَتْ جِنِّيْمٌ فَلَوْكَشَتَهَا جِنْهَا
بِالْوَشِيمَ وَلَدَعْدَعَنَهُ لِيَنِيْلَةَ الْيَوْمِيْلِيْلَةِ

(ترجمہ) لے ایمان والوں جبکہ آپس میں پائیں کرو گناہ
اوہ لکم فذیادت کی، اور رسول کی نافرائی کی کوئی بات نہ کرو۔

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوں اس کو تبول کرنا
اوہ جس چیز سے روکیں اس سے ڈک جانا دا جب ہے۔

مَا أَشْكَمُ الْمَرْسَلَنَ فَلَخُنْدُوْهُ وَمَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ
قَائِمَهُ (دُشْری ۱)

ترجمہ، جو تم کو رسول دین وہ سے لو اور جس سے منع کریں اس سے
ڈک جاؤ۔

اگر آیت کا تعلق صرف اموال سے بھی مانا جائے تو بھی
ہمارے دھاکے لئے مضر نہیں۔ یکون کہ اس صورت میں بھی اتنی بات
تو آیت سے ثابت ہی ہو گی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
صواب دیسے جو قسم کریں وہ اپنی ایمان کے لئے واجب تسلیم ہو
اوکسی کو اس میں چون درج اکی جگہ نہیں ہے۔

(۲۱) ایک مرمن کا اپنی جان پر جتنا حق ہے اس سے زیادہ

پکاریں تو اس پر لیک کہنا ہر رون پر فرض ہے۔

یا آئیها الیتین امسی اشتھیتو اشید للہ سویل لادا
ذکارہ لحایجیلور۔ (اتفاق، ۲)

در جس لئے ایمان والوں کا حکم اور اُس کے رسول کا جب باہم

تم کو اُس کام کی طرف جس میں تمہاری حیات ہو۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کی کام کے لئے لوگوں کو

بلیکر قوبلا اجازت دیتے کہ چلا جانا کی مون کے لئے جائز نہیں اور

جو ایسا کریں مگر ان کے لئے خدا پس ایام کا اندیشہ ہے۔

الحمد لله رب العالمین امسی اشید للہ و رسمیل الران

یکو شی ما مغدا علیاً اموجا میں نمیں همیشہ نیتا ذلوہ نیتی

(ترجمہ) ایمان والوں بیرون جھوٹ نے مانے اندکا اور اُس کے تولی

کو اور دین کا طریقہ بیچے کر جب وہ کسی اجتماعی کام میں اُس کو رسول

کے ساتھ ہوتے ہیں تو وہیں نہیں جلتے تا وظیفہ اُس سے اجازت دیں۔

آئے اسی سلسلہ میں ان لوگوں کے باسے میں جو بلا اجازت

پکے سرک جلتے تھے۔ فرمایا گا۔

لیخند رائیتین بیخالہوں عن آمریکا اد

لیمیہم فتنہ اوزیمیہم عذاب الیمیر (النوح، ۹)

(ترجمہ) پس ڈرتا چاہتے ان لوگوں کو جو غلاف پھلتے ہیں اُس کے حکمہوں

اس بات سے کہ بتلا ہوں وہ کسی سخت فتنہ میں پاپیچے نگوہ دنکا غافل

روں کے مقام و منصب کا بیان ایکستقل موضع سے اور اگر

اس پر شرح و بسط سے لکھا جائے تو جتنا چھوٹ کھا جا جکھا جس سے بہت

زیادہ لکھا جا سکتے ہے اور بالآخر نہیں کروں آئیں اس مسلمہ نہیں کی

جا سکتی ہیں بلکہ یہاں اس وفت ایمانی اشارات پر لکھا کرے جیں

کہنا چاہتا ہوں کہ جب تر آن مجید سے اُب کاملاع شروع امام و

بادی، امر و ناہی، عالم و علم و فیرہ و غیرہ ہوتا ہے ہو گیا تو یہ بھی اتنا

پڑے گا کہ دین کے مسئلہ کا اُب کا ہمراہ نہیں، ہر گم دیصل اور ہر قول

عمل و ابیہ التسلیم اور لازم القبول ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ اس دنیا میں ردنی افریدی ہے

امتنے اُب کی اور اُب کے ارشادات ادا سوہ حست کی بھی حیثیت

بھی اور اُب کے ارشادات کو یہاں واسطہ سننے والے اور اُب کے ماعلان

اغوال کی پیغمبربنودیتی کے حمایت کر اس نے علم و حدا بیتکے اس پر بے

خزانے کی غیر معمولی اہتمام اور شفقت کے ساتھ حفاظت کی اور پوری
امانت کے ساتھ بعد دلوں کو بیخیا، پھر بعد کے قرروں میں اللہ تعالیٰ
نے اپنی امانت کے پیغام برقرار کیا اور اس کے ساتھ بیان
دفتر کی تدوین و ترتیب، تحقیق و تقدیم، علم و ترجیح تشریع، حفاظت
اشاعت اور اُس سے متعلق بہت سی محقق علم و فتویٰ کی بیان اور پھر
ہر قریں میں پہترے سے پہترے بیان ایضاً تصییف و خیر و خوب و سکر و قلم کی خدمت
کی ایسی قویں دی جو بھی کسی قوم اور کسی امانت کو نہیں ملی۔ اسی کا تجھے ہے
کہ اگرچہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا سے لگے مالکہ تیرہ ہو
صد زیادہ کی مدت گذر جکی چے۔ لیکن اپنے ارشادات اور اسوہ
حنسد کی روشنی ہر رہا رہو کے لئے اُج بھی ایسی ہی موجود ہے جیسی کہ قرآن
اول میں تھی۔

اور حقیقت یہ ہے کہ مسلسلہ بیوتوں ختم کر دیتے جانے کے بعد اللہ
تعلیٰ کی طرف سے خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات و تعلیمات
اوہ آپ کے اسوہ حنسد کی حفاظت کا یہ انتظام ہوا انصوری بھی تھا۔
جب کہ آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر ایضاً تھا اسکے آئندے والا ہمیں ہو
اور آپ ہی اس دنیا کی آخری حل سلک کے لئے جب بھی ہیں تو فروی
ہے کہ آپ کی تعلیمات و ہدایات اوہ آپ کا اسوہ حنسد اس دنیا کے
آخری دن تک محفوظ رہے تاکہ ہر زبان کے طالبان ہدایت اُس سے
وہ روشنی اور وہ نور مثال کر سکیں جو آپ کے زمانہ میں آپ بے ایمان
لائے و لئے خوش نسبت اپنے مقدوس اور سوتور ہمیشہ سے مال کیا
کرتے تھے۔

آج کوئی دشمن بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ تھوڑی سائنس تھی
صدیوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسلہ انتظام رہا ہے۔ اور ہمارا
ایمان ہے کہ آئندہ بھی یہ خداوندی انتظام ہمیں ہی رہے گا۔ اور اس
مقصد کے لئے جب جس مدت کی مزدوروں ہیچگی اللہ تعالیٰ کی طرف
سے کچھ بندوں کو اُس کی توفیق ملتی رہے گی۔

لطف حدیث و مدت سے متعلق سائنس سے اور سی محقق علم و فتویٰ میں جوں
سے بعض بعض پر بلا مبالغہ جزوں اسماں یعنی ہیں الگ صرف علم و حدیث
سے متعلق نہایت کی کوئی مکمل فہرست تیار کی جائے تو کوئی ہزار مخالفہ

پڑے گی۔

بِابُ الصَّحَّةِ زَلْمَ وَرَكَامٌ

از مکالمہ حجۃ عظیم زبیری، امر وہہ

ہنگامہ بوجہتے ہیں اور بیض کے معدہ دانتوں میں سقلم جاہیں پیدا ہو جاتی ہیں پیچوں اور فوجوں ان کا نزد توجہ جاتا رہتا ہے تکن ادھیش غریباں سے زیادہ تھرکے لوگوں کا نزد آسانی سے درج نہیں ہوتا۔

زلماں کام کا اگرچہ کوئی وقت مقرر نہیں ہے، بلکن اس کا زور زیادہ نہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ گرمیاں ختم ہو اور بولیں شروع ہوتی ہیں، وہ جو اس کی ہے کہ خون کے بہت سے ریق اور تیز فضلات بوجگری اور بہاتریں پسند کے ذریعہ لکھتے ہیں وہ صروی ہیں مثلاً جلد کے بعد توجہتے سے کہ جاتے ہیں، اور جو لوگوں میں استعمال پاتے ہیں ان کی ناک کی ترم دنارک جعلی س خراش پیدا کر دیتے ہیں، اس کے ساتھ ساندوچ ملنے کی وجہ سے بھی ہیں خراش پیدا ہو جاتی ہے، شروع گری میں اس موقع کے زیادہ ہوتے ہیں وہ جو ہوتے ہیں کہ سردیوں میں جو فضلات بند رہتے ہیں وہ گرمیاں شروع ہوتے ہی خون سے لکھتے ہیں اور جگہیہ فضلات ناک کی طرف جوڑ کرتے ہیں تو زلماں کام ہو جاتا ہے جدیع محققین زلماں کام کا سبب خاص قسم کے جذبہ کو علاطے ہیں جو ناک اور ملقع سے لکھتے والی رطبوبت میں ہو رہی معاشرہ کرنے پر دیکھتے ہیں، بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ زلماں کام کی طبتوں میں ایک شش کی حدود و میٹت اور زیادتی سے، اور اکثر حالات میں تند رست اور میں بیض کا نام اٹھتے ہیں، اسکا جھوٹا پال دینیے، اس کا مستعمل بولمال، استعمال کرنے سے اس مرض میں ہنگامہ بوجاتا ہے۔ ملا رادہ ازیں سردی لگنا، بارش میں بھیگنا گرما گرم یا تیز مصادر کا دار کھانا، کھا کر فوراً سرد پانی پینا۔

زلماں کام و مخفیت ایک بھی مرض کے دنام ہیں، البته عام طور پر ان دونوں میں صرف اتنا فرق کیا جاتا ہے کہ جب تاک کی غشائے فاطمی داعروں فی جعلی ہیں، ابھی ہی بوجھنیں اتنے لگیں اور فضلات دماغ بین کی طرف گرتی ہیں اسے بینے لگیں تو اس کو خاص طور پر زلماں کہا کہتے ہیں۔

اور جب ملقع کی غشائے فاطمی میں التهاب ہوتا ہے یا تاک کی غشائے فاطمی کا التهاب بھیل کو ملقع کی غشائے فاطمی تک پہنچ جاتا ہے، اور فضلات دماغ بین کی طرف گرتی ہیں اسے بینے خداش ہوتی ہے اور ہمارا بارکھانی اٹھنے لگتی ہے تو اس کا نام "زلماں" رکھتے ہیں۔

عام طور پر زلماں و رکام ایک سمجھی و ناقابلی توجہ مرض سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل قبض کی طرح "اوم والسرخ" (دراریوں کی بان) ہے۔ ایک خطرناک مرض ہے، جب اس کی طرف سے غضلت اختیار کی جاتی ہے یا ابتداء میں بیفع علاج نہیں ہو سکتا تو شفیعہ میں سخت ہوا مرض ہو جاتے ہیں، بیض کو اونچا سانپی دینے لگتا ہے بعض اوقات کان کے پر دسے ہیں، پس پر جاتی ہے اور وہ نیٹ بہرہ ہو جاتا ہے، کہا ہے مریض خوشبو اور بیدرسیں پیشیں کر سکتے، قوت شامہ بالکل بیکار ہو جاتی ہے، عام حالات میں زلماں و رکام کی وجہ سے در پیشہ دو دن ان سرمه ضعف دماغ، نیمان دبھوں جاتے کی جیسا کی، بینا فی کامزور ہو جانا، ماتسوں کا قبل از وقت بٹھانا، مکرور ہٹھیا، باول کا گرنا اور سفید ہو جانا تو ایک شہری ہاتے ہے۔

بعن بیض اس کے باعث سبل و دمغی بیسی ہیا بیسیں

کو نکریں یعنی رطوبت کا بھس کر کے سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں، البتہ جن لوگوں کو آئے دن تزلزل کام ستابہ ہاتھا ہوا اور ان کا دماغ لکڑ دین پڑتا ہو تو ان کو چالبیٹے کر دماغ کو فوت ہونا چاہیں تاکہ دماغ قوی ہو کر اسی سافی سے نزولی مواد فاسدہ کا دفعہ کر سکے اور آئندہ اس میں نزولی مواد ہی پیدا نہ ہو، اور جب رطوبت کی پیدائش ہی نہ ہو گی تو پیغمبر وہ دغیسرہ پر بھی اضافہ رطوبت نہ ہو گا۔ اس مقدار کے لئے یونانی دواوں یعنی سعر کرکی جیزیں ہیں، کسی بوسٹر شاپیب کی طرف نہ جوڑ ہوں، تزلزل کام کی دینداریں ہم آہیں دار ۲۰ مانچہ، علاج ۵ دا دیستاں ۹ واحد صحری ایک تو لاپانی ہیں خفیف جوش دے کر مل چنان کشم کرم صبح دشام دن تین روز پلاستی اور مٹا سسپا پر بھر کرنے سے ملین جلوصحت پایا ہو جاتا ہے۔

ضروری ہدایات یہ ایک افسوس ناک حقیقت ہے کہ ملین ناک کی صفائی کی طرف بالکل کوچہ نہیں کر سکتے، مادہ نیگر ۳ پانی سے یا نک آئیں پانی سے دن بیں کہ سے کم ایک بار ناک کو ضرور مصاف کرنا چاہیے، الیا یہم گرم پانی جس میں ماسنہ دو ماشیک حل کر لیا ہو، چلوپیں سے کریاٹی کے برتن سی بھر کر دو ڈونٹیوں سے ایک ساتھ اندر کی جانب اتنا بھیچے کر دیں یعنی پانی کی کلی بھر جائے پھر اسے خارج کر دیا جائے، صبح یا شام کو روزانہ تین چار دفعہ ایسا کرنے سے غسلے مخاطی کا لہاب ہاتھا ہے، یہ صرف تحفظاتی ملی ہے، بلکہ تزلزل کام کا ایک علاج بھی ہے، ہر ایک ماہ سل ایک مل کرنے سے وائگی تزلزل دیوبند ہو جاتا ہے۔

ایسے اشخاص کو جو تئے دن تزلزل کام کا شکار رہتے ہوں چلیے گل پٹھنے حسم اور ناک کی قوت برداشت ہیں اضافہ کریں اس کی صورت یہ ہے کہ روزانہ صحیح یا شام کو اتنی ہو اخوری کریں کہ جس کے بعد تھکنی نہ ہو، مکھی ہوتا ہیں روزانہ چار پاؤخ بار گپرے کے گپرے ساٹیں لیں، مات کو منہ ڈھانپ کر دیں سوئیں تاکہ تھکنی کی جھیلیاں ہو ایک فارڈی ہو جائیں، اور سرد حومہ یعنی ان پر جو اسکے جھوکوں کا وہ اثر نہ ہو جواب پر ہے، بیسیاٹی کی حسم کو سہارا ہو

ترشی چیزوں کا گذشتہ استعمال، دھویں اور گردھنیں رکا ہاک پیدا کرنا پھر خراش پیدا کرنا اس مرض کے اسباب ہیں، لیکن ایک ایسا سبب بھی ہے جو بوجودہ زمانہ میں عام ہے، وہ قبض کی شکایت ہے، قاءِ حارہ شکر، باتاری مٹھائیاں، میویسے کے ملبوسے پر اس لئے، بنا پستی ہی، آشت، چار، اور ہولہ نام تھا ذکر کی شکایت استعمال یہ سب بیجن کر جسم میں کچھ ایسے تغیرات پیدا کرتے ہیں جس کی وجہ سے بھلکا اخراج جسم سے اچھی طرح نہیں ہوتا، اور جو چیز اس خلل کے انتہا میں درج تک سہنے کی وجہ سے پیدا ہو کر اپر پرستی ہے وہ لگے اور ناک کی علشانے مخاطی میں انتہاب درم، پیدا کر دیتی ہے، اور تزلزل کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

اب اگر کوئی ملین تزلزل کام کا علاج بعض ایسی دو اپن کرتا ہے جس سے ناک اور لگے پر جو فوری اثر ہو جائے ہے وہ وند ہو جائے تو یہ علاج غارضی توجیہ کا ہو جاتا ہے، ضرورت ہے غلائی احتیاطوں کی اور غلائی احتیاطیں بالکل برائی نہیں جاتیں اسی وجہ سے تزلزل کام پھر شروع ہو جاتا ہے، اس طرح ایک تزلزل کام کی شکایت ہونے سے ناک اور حلکی کی اندھی بھلی کی وجہ سے ملکی تغیرات کے مقابز کی قوت نہیں رہتی اور ہر دفعہ تزلزل کام کا حملہ اس کو خراب سے خراب ترین اچھا تاہے والا اختر ملین داعی تزلزل کام کا شکار ہو جاتا ہے، جس سے چنکار، امشک سے ملتا ہے۔

علاج اس مرض کا اصول علاج یہ ہے کہ ابتدا نہ ہوں گیں تین چار وقت کا مکمل فاقد کریں اور ہلکوں کو بہت دیں، کوئی ایسی گرم دھنک، دھنک، دھنک اس کا استعمال نہ کریں جس سے ان رطوبتوں کا ہبنا بند ہو جائے کوئی تکمیلی تیز زہر یا رطوبت بند ہو کر دوسرا شدید یا میان پیدا کر دیتی ہیں، اگر قبض ہو تو شب کو اطریقہ نہ مانی ایک تریم گرم سوپ کے عین کے ساقوں کھائیں تاکہ ایک دو ٹلنگ اچا بیٹیں ہو کر اسیں ہاتھ پر جا جائیں، اکثر تزلزل کا حد روشن قفلاتہ مارہ سے ہو جاتا ہے اس سے گوم اور یا سنت کا استعمال کرنا بھی درست نہیں ہے۔ تین دن تک تزلزل کام کے شروع میں مقویات دماغ بھی دیکھائیں

کامیاب ہو جائے گی۔

پھر کوٹکر کی دنیا واقع سے دو کنایا چاہیئے، بلکہ تحریر اور مٹھائی کی کوایے شیرین بھلی مکھلاتے چاہیئں۔ جو لوگ پہن ٹکڑا کار مکھاتے ہیں وہ بھی اچھا نہیں کرتے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی مشورہ اپ لینا چاہیں تو جو ایسی خط بیچ کر حاصل کر سکتے ہیں۔ پہنچانا کافی ہے۔

سیم عظیم زہیری، امر وہہ، صلح مراد آباد زہیری

پنج سورہ (علکی)

چھوٹے چبی سائز کا مجلد حسین
پنج سورہ صرف دس آئے ہیں۔
سفید کا غدر پر خوبصورت بلا کول سے
چھپا ہوا۔
اس پتہ سے طلب فرمائیں

مکہ پہنچلی دلیوبند صلح سہا پور دہلی

لکھنؤ کے مشہور عطریات
حیدر آباد کن واقع مچھلی کان سے خریدیئے
ناصر علی محمد علی لکھنؤی تاج بر عطر
لکھنؤ پورہ سیرا ملی۔ ناخن پیٹ۔ لپاٹک، لٹخہ
پیٹ۔ نو تھوڑیں، صابن غیر۔ جلد سماں مگر بھی ملتا ہے

اس سے روزانہ گرفتار ہوں رقت اور جب اڑوں میں ایک وقت ہر روز مسل کرنا چاہیئے، اور چھانے کے بعد گھر وہ سے تو نئے سے جسم کو گزر گو کر معاف کیا جائے اس سے تصرف صحت بن جائے بلکہ نزل سے بھی تنقیہ ہوتا ہے، نزل کے مرعن کو گوشہ کا استعمال بالکل چھوڑ دینا چاہیئے، اگر گوشہ لکھانا ہی پڑے تو مبڑی کے ساتھ کھائے۔

پھلو مرغ کا تھوڑا پہ ادائیگی دن میں صرف ایک پارہی استعمال کرے۔ نزل کے مرضی کے لئے مٹھائیاں زہر ہیں، ان کو بالکل ترک یا بڑی حد تک کم کر دینا چاہیئے، خدا یہی کی ہر قسم بیرون اور کاریوں اور شیرین پھلوں کا استعمال زیادہ رکھنا چاہیئے تاکہ تعفیف نہ ہو، فلا دود و قست سے زیادہ نہ کھائیں، چھانٹک ہو سکے کھانے کے درمیان پانی پیوں بلکہ فنا کے وہ تین گھنٹے بعد پانی پینے کی عادت تالیں۔
یاد رکھ کر کو گرم اور یا اول کو سرد رکھنا، گرم گرم کھانا کھائے ہوئے سرد پانی پینا، آلو، اور دی، اگو بھی۔ بیگن، ماش کی دال، ترش، اٹھایا۔ تین۔ بن اسپنچی۔ چربی۔ لال مرشد، بھینس کا گشت یہ ف کا پانی دفیرہ کا استعمال، زیادہ جاننا، زیادہ دماغی فتنت کرنا، وزش نہ کرنا۔ سنا کیلی نرین پر بورہ دیا شر کھانا نزل دلکش کے قوی اساتہ ہیں۔ ان سے احتیاط کرنی چاہیئے۔

دن کے وقت سونا۔ فنا کے بعد فراہمی سوجانا تیر دھوپ سی چلناء، سات گھنٹے سے کم سونا، تیر خوبصورہ دار پیزوں کا سوچنگا بھی ناگی نزل دز کا ہم کے مرضیوں کی تیر مناسب نہیں ہے۔

پھر ذات کیلیے گرد کام ہو جائے کے بعد محض اسے دواؤں کے ذریعہ دہانا نہ صرف ہے کہ سب تجھے بلکہ جراحت اور حاد محننا نا اڑی مصالح کی دواؤں کا استعمال ہے اندانہ مضرت رسان بھی ہے، اس سے مناسب بھی ہے کہ ابتدا کوئی ملاجی ہی نہ کیا جائے، البتہ اس دوستان میں طبیعت کی درست کے یا آن مکمل قادر کیمیہ یا قناییں مناسب حال متعین چند دن میں ہی طبیعت فاسد را رکھ کر جنم سے خارج کر سکیں

دین کی خوبی سے متعلق مکالمہ

دریکف

نحوں کا مجموعہ
عمر

چھ ماہ کی
شیشی تین روپے

ایک توہہ کی
شیشی پانچ روپے

تین شیشی کیجا خریدیں والیکو محسولہ اک معاف

عالیٰ جانب ہمید مدرس صاحب پر الجھی
اسکول، مقبرہ البویری بخہ۔ ہندی میں تم
طراز ہیں جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔
نیجو صاحب دار الفیض رحمانی دیوبند۔
اپ کا سرمهہ درجفت "استعمال کیا گیا۔ بینا ان
کے لئے بڑا ہی فائدہ مند ثابت ہوا۔ اس کے
طلاوہ آنکھوں کے دیگر امراض کو بھی اس نے
فائده بخشنا۔ ساتھ ساتھ ایک انوکھا کام دکھایا
ایسی چیز کا ہر گھر میں پونا بڑا ہی ضروری ہے
میں تو یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو اس
"درجفت" کو استعمال کرے گا وہ درحقیقت
آنکھوں کی قدر جانتا ہے۔ اور جو دیجھفت
کی قدر نہیں جانتا وہ اپنی آنکھوں کا دشمن
ہے۔

لہذا میں امید کرتا ہوں کہ ہر گھر میں درجفت
جیسی نایاب چیز کو مستقل استعمال کیا جائے گا۔

دلی کے مشہور و معروف علمی ادارے ندوۃ المصنفین مزمیٰ تفصیلات
کے ناظم عالیٰ جانب سختی عقیق ارجمند اعلیٰ عثانتی
ما مثل کی آخری صفحہ پر لاحظہ
لکھنے پڑتے وسلے عام طور پر نگاہ کی کمزوری میں پڑا
ہوتے ہیں۔ پھر یہ کمزوری مختلف عوارض سے بڑھتی
ہی جاتی ہے۔ قدرتی طور پر میں اس برادری میں
شریک ہوں۔ اس تقریب سے ابتدے چند چیزیں
پڑتے۔ "سرمهہ درجفت" کے استعمال کا خالی آیا۔

چنانچہ میں نے کسی خاص پابندی کے بغیر اس سرمهہ
کا استعمال کیا۔ کبھی رات کو بھی دن کو بھی روشن
کبھی کبھی کبھی دن ناگہ کر کے۔ اس مکے باوجود اسکی
منفعت جبرت انگریزی میں۔ گذشتہ پندرہ میں
میں یہ حصے شربوں کے استعمال کا موقع ملا۔
لیکن مجموعی اعتبار سے میں نے "درجفت" سے
بہتر کوئی سرمهہ نہیں پایا۔ دورانی استعمال میں
اگر میٹھ ممات ہے اور سرمہ رات کو سوچیوقت
پابندی سے لکھا جاتے تو اس کے فائدے بخوبی
ہو سکتے ہیں۔ میں تمام علمی برادری سے اس نفیدہ
سرمهہ کے استعمال کی مفارش کرتا ہوں۔ فقط

(مفتی) عقیق الرحمن (صاحب)
۲۶ اگست ۱۹۷۹ء

(جانب) ہمید مدرس (صاحب)
۲۶ اگست ۱۹۷۹ء

لہذا میں اس پر سے خرید سکتے ہیں۔ علمی کتب خانہ دارود بازار جامع مسجد دہلی۔

پیر سے کم کشمکش تھا

زہرہ سخن تید افقر صاحبہ

ناہ خود بھول گیا، راہ دکھانے والا
یعنی ظمت کا یہ عورتی، کجھ اتنا بھی نہیں ہے!
کار شرخ خیر، بمحنت ہے الہی تو برا
پڑے کا دم سمجھتا ہے، کہ جلوہ ہونیں ہے!
لے خدا کون سے ماحول ہیں یہ بہتا ہو؟
کتنا مجروح کیا ہے، رگ انسانی کوہ
کیوں نہ ہو سرپر، ضلالت کا ابھی سایہ ہے!
ناد کا غنکی چلا کرتی ہے، پھر بھی تاکے!
اب پتہ کون سے منزل کا بتائیوala
خاک کے ذرہ کو یہ عزم کر دہتا ہے ہوں ہیں!
فہنیت کسی بدلتا ہے؟ الہی تو بہا
اک علام اور کہ منہو کہ آفابر ہیں!
کم لظر قتوں کو اسماں سکون کہتا ہے!
کاش محسوس ہو، بیدار کے اس بانی کو
وین فطرت سے بغاوت پر اترایا ہے!
ساز باطل پر لے آتی ہے گانا ہر لے!

"شعر اختر ہے عبشت" وجہ اذیت اس کا
میرے معبود اعطاؤ کر دے، بصیرت اس کا

وینا نے لیکن سکھ ہی ان پائے
کس سر زمیں پر انسان جائے
فافل خدے اپنے پرائے
بنض و تھب، وھوئی رچائے
کوئی کسی کے کیا کام آئے
تھدیب تو نے طوفان نھائے
کردار و سیرت، کیوں نکر بناۓ
یوں ہی رہیں گے اندر چھائے

قالون کسی کیا پڑے بنائے
وحشی ہی وحشی، ڈاکو ہی ڈاکو
اک روہے جسمیں سنبھال پھیں
ہیں ٹکدوں پس، لسل دلن کے
کوئی کسی کی، کیوں بات پوچھے
لا دینیت نے ہلکی مجا دی
اخشتر حسین خود مخ فطرت، تعلیم نوکی...
غم، رام پوری جب تک مریکی اندر میں قیادت

نوہ

اسما

ثیرت

لیکر کے ہیں

محمد امین سید بیوی ادیب کامل ملیگ

یعنی اک آغاز کا نام لیکر کئے ہیں
تیرے درپر کس جنوں خام لیکر کئے ہیں
یعنی اک خاموش سایپنا م لیکر کئے ہیں
تباہ منزل ہم تمہارا نام لیکر کئے ہیں
لکھے ہیں اور اک غایپنا م لیکر کئے ہیں
ہم سکوت مرگ کا ہمراہ لیکر کئے ہیں
دلکی خاموشی میں طوفان کا ملٹا ہم خوش
جانبیوں کی موت کی سو فات لیکر جاچکے

وہ مداوی سے غم والام لیکر کئے ہیں
جو امید چاروالام لیکر کئے ہیں
لب پ ذکر حسرت نما م لیکر کئے ہیں
راستے میں ہر قدم پر تھا سی کا اسرا
آج کچھ انسان بننا مرنگی میں بھیر
دلکی خاموشی میں طوفان کا ملٹا ہم خوش
جانبیوں کی موت کی سو فات لیکر جاچکے

واسطے جب جی پڑا ہبز مکجاہاں اک ادیب
لپنے سر ہم اک زاد الام لیکر کئے ہیں
بیوی محمد امین سید بیوی ادیب کامل ملیگ

غم جادو اٹ

بیش از مالیگا توی

تھی زین نیا اسماں نہیں ملتا
ہمہ اسوزتھا کہاں نہیں ملتا
ہیں جو جیسے ہیں اسماں نہیں ملتا
خوش بھولوں کل رنگ بیاں نہیں ملتا
عماش کرنے پر جنکا نشاں نہیں ملتا
جیں ان شوئے جب آتنا نہیں ملتا
ہمیں کو ساغر پر مغاں نہیں ملتا
آخر سا برم محن میں بیاں نہیں ملتا

بنیسے عشق غم جادو ان نہیں ملتا
وہ چاک غنیمہ و مل ہو کر گری شتم
نظر ان کی یقیقیت اے معاذ اثر
فضا میں بیوں توہراک شورہا وہ بربپا
خود کے قلیان منزوں کیل میں ہیں
نظر جمکا کے جھے کر لیا ہے اک سجدہ
ہمیں سے درستی میخانہ ہے مگا فوس
اک آگ ہے جو دلوں کو بگی ویری ہزارو

بَجْلِ حُسْنِ دُوْسْت

← حافظہ دھاپوری →

روش روشن ہے جیں دنگیں بہار جلوئے فکھار ہی ہو
تجلی حسن دوست ہدم تما عالم پر چھار ہی ہے
ریاضت ہی کی پتی پتی، بہار کے گست گاہر ہی ہے
عروں فطرت قدم قدم پر جمالِ دنگیں دکھار ہی ہے
محجہ تو یہ رات کی سیاہی، سحر کا جلوہ دکھار ہی ہے

چمن کا ہر چوپ ہے شلگفتہ، کلی کلی مسکراہی ہے
میر دیشاں ہے ذرہ ذرہ ہر ایک شیخ گمگار ہی ہے
یہ سرد جھونکوں کی جاں لوازی ٹپک ری گلیں شنیں گل کی
یچاندی یہ خنائے لکش، یہ ماہ و انجم کی بزمِ روش
کسی کے فیضِ نظر نے ہدم، عطا کیا ہے عجیب عالم

شلگفتہ دپڑ بہار نہ گا، حیاتِ انسان کا بارغ جس میں
افق پر حافظہ دم صحیح خداں چک رہی جگگار ہی ہے

شوق احساسِ جنوں عزمِ برقیں اسوزِ مگر
اور کیا چاہئے راہی کے لیئے رختِ سفر
میر اسراییلِ هستی، سرے متفقد کا حصول
پچ ہر یکر لے، دولتِ ذرالحقِ گورہ
تیشہ وہ تیشہ نہیں جس تے جلر پاک نہ ہو
اسے نالہیں کہتے ہیں، نہ ہو جسیں ہیں اثر
کھانیا ہے تو ابھی، جلوہ کا دب کافریب
تو نے دیکھی نہیں ہیں ابھی انوارِ حمر
دھارِ شیر کی ہوتی ہے بہت تینگر
جمالِ احمد ایں آہادی بات کچوارہ ہے پانی ہے جو لدن نظر



آزادتِ اسمی، ٹونکی

ہے دہی دل میں بخوم غم و آلامِ ابھی
میری نظروں میں ہیں یکسان سجنِ خدا ابھی
کتنے زمانِ بلا نوش کے دل توڑ گیا
دوستِ ساقی سے گراچھوٹ کے جو جامِ ابھی
وہ نگاہیں رہیں لے کاش فاطب یعنی
کاش رک جائے یہیں گردشِ آیامِ ابھی

قرآن

ترجمے والے

قرآن ہے۔ ترجمہ حضرت شیخ الہند۔
تفسیر ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی۔
 پر قرآن اپنی شہرت مقبولیت کے باعث کسی تعارف کا
 ممکن نہیں، اجتنکے تمام ترجم و معنی قرآن مجید ایکی
 حیثیت تارویہیں چاند جسمی ہیں جس سیرت کیا تھے
 حسن صورت بھی نہیں، ستن ترجمہ و جواہی جس کے سب
 بلکہ چھپے رہے، متن لی زمینِ خانی بلاکوں ابعادی
 ہوئی، ہر یہ غیر مخلوقیں پرے (مجلد اعلیٰ چوبیں روپے)

قرآن

بلا ترجمہ

قرآن ہے۔ شاندار لکھی، ہر صفحے پر خوشنا
 بیل، حروف کھلے گھلے روشن، کاف مسند
 نائل، دلکش نگین، حرکاتِ نہایتِ عمدگی کو
 دیئے ہوتے، صحت میں ہے نظیر، چیپائی میں
 اعلیٰ، جلد کر شمع، جس پر نہیری ڈالی ہے۔

ہدیہ نور و پر انمولانے

شیخ حبیب الدین شیخ حبیب الدین شیخ حبیب الدین

قرآن ہے۔ ستار روشن حروف، زبر زیر
 نہایتِ هوز و نیت سے لگے ہوئے، حروف
 صاف روشن۔

ہدیہ مجلد کر شمع پاچھر دے

شیخ حبیب الدین شیخ حبیب الدین شیخ حبیب الدین

قرآن ہے۔ موئے طحروف والا۔

تقریباً ایکہزار صفات کا یہ قرآن ہوئی لگاہ والوں
 کیلئے خصوصی تحریر، حرف لٹے اور داضع، زیر زیر تکمیل

ہدیہ مجلد کر شمع نور و پرے

دینی و علمی کتابوں پر

مکتبہ تجارتی سے کتابوں خرید کر دینی خدمتیں لائی جائیں

مکمل دلائل کیتھی زیور

اصحاب اہلسنت، اصحاب ارس، بیت المقدس اور یہود،
اصحاب الاضداد، اصحاب الشفیل، اصحاب بزرگتہذیف و العزیزین
بودھ مسٹر سکندری، سہا اور میں عمر وغیرہ، قصص القرآن کی کلک
و عقائد تفسیر و قیمت پائی جائی رہن پڑے۔

حضرت چہارم:- حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام
کے مدخل حالات قیمت چہار و سی ائمہ ائمہ، قیمت کلیل سیست
فیروزیلاریں پر ائمہ، حضرت اللہ اکبیں طلب کیا جائیں گے۔

لقدیر کیا ہے؟

ایسے..... علام شیخ حرمہ عثمانی کی تقریر فخاری (دارود)، کا
وہ حصہ آپ کو کہا ہیں جو اس حدود کی نکاح کشانی کرتا ہے
کہ انہم زمان میں نتشیں ملائیں اور تقریر کی ابعادوں کا حل
آپ زمان جائیں گے کہ "تقدیر کے موضوع پر کوئی جگہ اس سے
بیرون لفکرا پائے نہیں سکی۔

کھانی چیزیں کاغذ عذر، قیمت صرف آٹھ آہنے۔

قرآن کی صفات

یعنی مقالہ اس و دسو

اٹل دلیلیں، ایکسا

لا حاب تعین

جو اب نایا ہے تو مہما

ہے۔ قیمت تین روپے دل دلیلیں دوپے بارہ آٹے)

روزمرہ کے معاملات میں سیع شرعی، رینہائی کے
لیے اس مشہور زبانہ کتاب کا ہر مسلمان گھر میں رہنا ضروری ہو
ہر مسلمان خصوصاً محدثوں کے لئے ایک حکومتی بہاء ہے۔
بعض مغید اضافے بھی کئے گئے ہیں۔ مثلاً کشیدہ کاری، طبیت
نبوی، معمولات محدی، سوانح مصنف وغیرہ، غیرہ
کاغذ کتابت و طبیعت عذر، مکمل گیارہ مختصر، قیمت
غیر محدود پر ڈپے (میلڈ سٹریٹ و دیپے)

قصص القرآن

ایک عظیم لشان مہبی دینی فہرست دو زبان

حضرت اولی، حضرت اوم علیہ السلام سے لیکر حضرت ہوسی
دیاروں میں تمام پیغمبروں کے مکمل حالات و دعاقتات:
قیمت چھوڑ دیپے۔

حضرت یاشع علیہ السلام سے لیکر حضرت بخشی
علیہ السلام کے تمام پیغمبروں کی کامل سولہ حیات اور اکی جوہت
حق کی عقائد تشریع و تفسیر، قیمت صرف تین روپے۔

حضرت سوہر:- اصحاب الہدیت والارقم، اصحاب المسری

بیانِ النہر و الجماعت

اہل المحدثین حضرت امام الحادی رحمۃ الرحمٰنی کی مختصر گرجان تفییف کا سلیس اور در توجہ، جیسا کہ نام سے خدا ہر ہے۔ اس کا بہیں اہل نہت و الجماعت کے بیان ویادی عقائد کا بیان ہے، قیمت اور

الفقاروق

مصطفیٰ مولانا ناشیلی علیہ الرحمۃ

حضرت فرقاً و قویٰ بیتِ حالات، اور کاتب احمد پیر شبلی یہ یہ کتاب ہلیں ٹھہریں جتنی مشہورہ مقول ہوتی ہے، محتوا بیان ہنسی خیفت یہ ہے کہ اسلام کے اس فلکِ اعلم امیر طبلہ جبلی کی نندگی اور دوسری خلافت کی تفصیل "الفاروق" سے لیا ہے اور کہ اس کے بیان ہنسی میں، ذمہ دار فرقہ ایکی سیرت اور اخلاقی و فضائل کا بیان ہے بلکہ اپکے جگہ کاتے ہوئے مہربن خلافت کے حیرت انگیز دعائیں اپکے علیٰ قادی اور تندی فی کام، ناسے اور جنگی معروکوں کی صحیح تفصیلیں شامل کتاب ہے جیسے... اسلامی تائیجی کے سببے دریں دو کی محترم تاریخ جانشی کیجئے "الفاروق" اپنی قسم کی واحد تصییف ہے، تازہ ایڈیشن قلمدھن دشکور، قیمت چھ روپیے۔

مصطفیٰ مولانا سید سلیمان ندوی

۲۹۲ صفحات پر شبلی مولانا سید سلیمان ندوی کے خاص مخصوص اور معمرکار الراہضابن کا پیغمبر دینی فرمست ہیں مطابعہ کی جیزے بیٹل اعلیٰ درجہ کے معلمات سے بزرے مقامیں گواہیں اکیتی ہوتی ایک دوسرے سیں پرداشتی گئی ہیں۔

قیمت فیر پہنچا درود ہے (چند پاٹھ رہے)

فضائلِ رمضان

ہمان کی غلطت اور دوڑے کی بیکات و خذلان کا روح فوائد کی قیمت اور

انجیزال قرآن

ریسر ہنگلکریں حضرت علام شمسیزادہ شافعی کی معمرکار الراہضابن کی مختصر تصنیف اہل علم جانتے ہیں کہ جلاہہ موصوف بحر العلوم پرستی سائیہ سائیہ فلکے بھی بادشاہ تھے، اندوزہ میان عام فہم دلپڑ را درج پیسپ دلائل استدلال کیلئے غرض اپنے کی تحریریں دیکھنے کے قابل ہیں، دشمنان اسلام نے قرآن کے انجاز پر جما اعترافات نکلے ہیں، ان کے دندان فلکن جوابات اہم انا القرآن میں ملاحظہ فرمائیے، بہی صرف اے

ہمیشہ دامت قیمت

حضرت امام حسین

لے کر برا کی خاک اس احسان کو بخوبی تحریر ہے تجھے لا اش عالم گذشتہ قول اثر نادر حضرت مولانا ابودکلام آناد، حضرت امام حسینؑ اور ولادت کریم کے متعلق تاریخی تحقیق اور معتبر دوایات کا جمود، قیمت عمر۔

اسلام کی قوم عقیلہ

كتاب الحوصیت (دارود)

از امام اعظم ابو حیین رحمۃ الرحمٰنی، بعض امام اصول و مقدمات کی تصحیح زبان عام فہم سیسیں، صفات علیحدہ، قیمت عمر۔

فصل امام غزالی

ام غزالیؑ کی تحریر کردہ جلد خاص تفصیلیں، کوہہ میں دریا، قیمت اور

السان کی حقیقت

از جو اسلام امام غزالیؑ، قرآن و حدیث کی روشنی میں انسان کی حقیقت پر ایمان افسر و زکام، صفات، موت و قیمت اور

ام عظیم ابوحنینؒ کی مفضل رسول حیات
سیرۃ النبیان (اردو)

ا) - علامہ سبیل نعماںؒ

مسلمانوں کی اکثریت امام ابوحنینؒ کی پیر ہے، لیکن کم لوگ
پیدا ہو جدیدن کے اس طبق جیل کی رسول حیات ہوئے افہم ہوں
”سیرۃ النبیان“ اسی کی کوپری طارقی ہے، اسی میں اپنی زندگی
کے مفضل حالات اور سنت بخوبی انعام افراد اتفاقات اور عترتیاں
وہ پیسپ کو اکٹھ بخوبی کئے گئے ہیں۔ قیمت غیر محدود و درج ہے
(محدثین روپے)

ترجمان الفتنہ

ارشاداتِ نبوی کا جامع و مستند ذخیرہ

اردو زبان میں

جلد اول :- ادویہں آجکے احادیث کے جزو فقراء
ناقص تراجمہ کے سوا کوئی فہم بالاشان کارنا مارنا ہم نہیں یا
گیا، یہ سہلاً موقوف ہے کہ ”ترجمان السنۃ“ کے نام سے خدمت
حدیث کا نظمیم اشان مسلم شروع کیا گیا ہے، حدیث کی اصل
عبارات مندرج اعراض ساختہ میں سیکھیں گا انہم ترجمہ اور شرکی نوٹ
شرکی میں ایکہ بہوت مقدمہ ہے، جس میں ارشاداتِ نبوی کی
اہمیت اور احادیث کے حراثت، مذاق پر پہنچنے کیست کے علاوہ
تمہاری حدیث کی تابعیت اور مقامِ رسالت و تجربت اور دیگر امام
ترین مذہبات پر مفصلی کلام کیا گیا ہے، بعض مشہور ائمہ حدیث
لہوارا کاہرین اُمّت کے حالات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

ہر دشمن روپے د جلد پارہ (اردو پے)

جلد دوم :- ضمانتِ زوجہ ملائیکے باعث ”ترجمان السنۃ“
کو قبوراً مختلف جلد دیں گی کہیا گیا، چنانچہ جزو شان کا اقبال ایمان

علماء ملت قیامت

مصنف :- حضرت شاہ رفع الدین بلوی رحمۃ الشرطی
قیامت کب اکٹھ ہے کی مفضل جواب قرآن اور حدیث کی
روشنی میں، قیمت اے۔

آداب النبی

محمد الاسلام امام غزالیؒ کا ایک ایمان افراد رسالم، جس میں
آن حضیثہ صحتی اللہ علیہم کے خلاف، شمال اور جنوب شریف
دھنرات و فتوح انصار و ملاست کیسا توحیح کئے گئے ہیں۔
صدر صرف اٹھ آئے۔

شیخ جوشنیش شیخ شیخ پیغمبر

المصلح العقلی

احکام اسلامی کی حکمتیں

کتاب و حادیث کیف حاصل ہو گا ان لوگوں کو جو یہ حبّان
سکیں کہ اسلام کے فلاں حکم میں کیا نکتہ ہے، فلاں حکم میں کیا
بیوی ہے، حکیم الاقت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ ۲ ”المصلح العقلی“ میں تنازع، روزہ، زکوٰۃ، نکاح
بحج و شرع اور ویگھ صدھا امور میں کی مصلحتوں اور پائیکیوں
عما فہم لیں اردو میں روشنی ڈالی ہے۔

تحمیت غیر بلند سر (بلند پھر)

التوحید

اسلام کی توحید معاں پریمان افراد ملحوظات کا خدا شہر، ہر یہ صر

تاجروں کو معقول نہیں دیا جائے گا

اردو عربی لغت کی ایڈیشن کتاب مِصْبَاحُ الْلُّغَاتِ

چکاں ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اردو ترجمہ

یہ ٹیکم ایشان عربی اردو لغت پاپی مخصوصیوں کے لحاظ سے بہائی
بجهائی عربی سے اردو میں لغات کے ترجیح اور تشریف کا تعلق
ہے اب تک احمد جوکی کوئی ذکر نہیں ہو رہا ہے اسی سالہ
سال کی عرقی سیری اور کوشش کے بعد رہی تخلص کے ایک زار
سے نامہ صفات پر عمل ٹیکم المقدار لغت اصحابِ ذوق کی خدمت
یہ ٹیکم کیا ہا رہا ہے۔

المُفْعِدُ بِوَرْبَنِي لغت کی جدید کتابوں میں اسرقت سے
ذیادہ جایا اددول پذیر بھی جاتی ہے۔

مِصْبَاحُ الْلُّغَاتِ مریم گیاہی بلکل اسکی ترتیب میں عربی لغت
کی بہت سی ووسری بلند پایہ اور ٹیکم کتابوں کو اخذ و استنباط کی
تمام صلاحیتوں کو کام میں لا کر درستیکی ہو جیسے قاتموس
تاج العروس، اقراب الہوار و تاجہرة اللئۃ، ہمایہ بن اثیر، مجھ الیہار
مفروقات امام لاغنہ اکتاب لا غمال، مہمی الارب، صرح
وغیرہ۔

مِصْبَاحُ الْلُّغَاتِ علدار طبلہ عربی سے پنجی رکھنے والے انگریز
دان، اردو خواں سب کیلئے بیرونی ہے، جلد خوبصورت اور
مطبوع، من گریا شیخ میت سو رہا ہے۔

حکایاتِ صحابہ

صحابی مردوں اور عوتون چوں کے وہ سیئں انزوں و ایمان افراد
و افاقت جیسے مطالعہ کرو وہ تازہ اور سینہ کشادہ پھر تبلیغ، تازہ ایڈیشن
حمدہ کتابت و طباعت اور سینیڈ کا حصہ جلد پر خوبصورت
گرد پڑا، ہر یہ دوسرے پر چار آئے۔

حکیم الامم حضرت مولانا اشرف علی نے اس کتاب میں اسی
اہم دینی چیزوں خاص کی میں جنکو اختیار کر کے مسلمان کی زندگی
صحیحی میں اسلامی زندگی پر جاتی ہے... جو تمہارا اصول و
عقائد اور اعمال عادات مختلف مذاہب کیا ہوں میں بھرپتے
ہوئے ہیں، انکو یہی کر کے سمجھو کر کے یہی تکمیل عقائد اور تکمیل
عبادات کی مشکل راہ آسان کر دی گئی ہے۔
بلطف خوبصورت دوست کو، قیمت ہے۔

بِرْفَاعُ قُرْآن

اسلام اور سفیر اسلام صلم کے پیغام کی تابناک صداقت کو
بچنے کیلئے اپنے انداز کی رہا انکل جدید کتاب ہے، قیمت ایک روپیہ

اصْلَاحُ الرُّسُومِ (دارود)

حضرت مولانا اشرف علی تعلوی، زندگی کے ہر شریعتیں یہاں کیں
اوہ طریقہ ایسے رہن کر گئے ہیں کہ ہر فی الحقيقة غیر اسلامی ہر یہیں
یکسیمِ الارجی کے بھیہ کی روائی کا فکر نہیں ایسے کرم و روان
کی اصلاح کیلئے حضرت حکیم الامم کی تیضیفہ میش یہاں کھڑے ہے
رباں علی ہم سیسیں اخیری سال صفائی معاملات بیشتر
کتاب ملکہ بہن خوبصورت رئیں ٹائل، ہدیہ ایک روپہ راہے اُنے

مَتَلَعِّمُ الدِّينِ (دارود)

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تعلوی... بہت آسان
اردو میں کے ضروری احکامات کی دشیں تصریحات تحریک
روخت کی تفصیل اتصاف کے دکات پر معلومات انکیز گفتگو
بیہت، تفسیر شیخ، سماج اور دینگاں مباحث، خوبصورت
ٹائل، ٹیچ جلدی قیمت ہے۔

بیان النہج والجماعت

اہم الدویں حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مشترک گروہ ان
تصفیف کا سنسنیں اور و ترجیح، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ اس کتاب
میں اہل سنت والجماعت کے بینا وی عقائد کا بیان ہے، قیمت ۱۰/-

الفقاروق

مصطفیٰ مولانا شبلی علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا فقاروق کی سیرت، حالات، اور کاتنا نوپرستیں ہے
یہ کتاب اہل علم میں جتنی مشہور ہے بھول ہوئی وہ محتاج بیان نہیں جیت
یہ ہے کہ اسدا کے اس نقل کو اعظم اور بطل جیلی کی زندگی اور دوسرے
خلافت کی تفصیل "الفاروق" سے لیا وہ اور کسی اور کتاب میں
نہیں ملتی۔ درجہ ایکی سیرت اور اخلاق و فضائل کا بیان ہے
بلکہ اپنے کے جملگا کاتے ہوئے چیدہ خلافت کے حیرت انگیز واقعات
اپنے علیٰ قاذفی اور سندھی کا، ناسے اور جنگی معروکوں کی صحیح
تفصیلیں شامل کتاب ہیں۔۔۔ اسلامی تاریخ کے سب سے زیاد
تفصیل ہے، تاریخ ایشیا کیلئے "الفاروق" اپنی قسم کی واحد
تصفیل ہے، تاریخ ایشیا کیلئے وسکرور، قیمت ۷/- پر ہے۔

فضایمن مولانا سید بیمان ندوی

۲۹۲ صفحات پر ۶۰ روپے مولانا سید بیمان ندوی کے خاصی لذات اور
معروکہ اراضی ایضاً میں کا جو صوبہ بھی قریبت میں مطالعہ کی جیزے
بیٹھ اعلیٰ و جو کے معلومات سے بربر معاذین گویا ہیں اُپنی حقیقت
ایک درستیں پر دیتے گئے ہیں۔

قیمت غیر بعد چار روپے د جلد پانچ روپے۔

فضائل رمضان

رمضان کی حلت اور روزے کی ریکات و فضائل کا درج فائدہ نکلو قیمت ۱۰/-

انعماز القرآن

رسول ﷺ نے حضرت علام شیرازی محدث اور تصنیف کی حرکت کا اعلان کیا
اہل علم جانتے ہیں کہ علاوہ ہو صوفیہ محدثین محدثین سائنس و تحقیق کے
بھی با ادائیت تھے، انہیں بیان ہائی فیض و لذیذ بیرونی پسپ ولائی
استدلال کرنے، غرض اپنے کی تحریریں دیجئے کے قابل ہیں، دشنوارے
اسلام سے قرآن کے احجاز پر جو اعتراضات کئے ہیں، ان کے
دنیا میں ٹکن جوابات انجام انجام قرآن میں ملاحظہ فرمائیے، ہر یہ صرف ۳/-

ہدایۃ العلم

حضرت امام حسین

لے کر بڑا کی خاک اس احسان کو بھول تو یہی ہے تمہارا شکر علیٰ شریعت
اثر خاطر حضرت مولانا الکلام آزاد، حضرت امام حسینؑ اور واعظات
کربلا کے متعلق تاریخی تحقیق اور تبریر و ایات کا جو وہ، قیمت ۵/-

اسلام کا علم عقیدہ

كتاب الوصیت (اردو)

از امام اعظم اوحیدہ حضرت اللہ علیہ سلیمان نہیں، اصول و فتاویٰ تشریع
زبان عام فہم سیں، صفات عالمگیر، قیمت ۴/-

لصلح امام غزالی

اہم خواہی کی تحریر کردہ جلد خاص تصریحیں، تکڑہ میں دیا، قیمت ۲/-

انسان کی حقیقت

از حجۃ الاسلام امام اعزازی، قرآن و حدیث کی بہشی میں انسان
کی حقیقت پر ایمان افسر و زکار، صفات مفت و قیمت ۲/-

تَعْلِيمُ الْاسْلَام

یہ مشہور کتاب یونیورسٹی کی طرح انج بھی آپ کے پھوس کی تعلیم کا پروپریوٹری
جیز ہے، وہ کمی اسکول یا مدرسیں پڑھنے والوں، اپ تعلیم الاسلام
انھیں ضرور طالع کرائیں، یہ اسلام کی بنیادی تعلیم اور سیکھی تاریخ کو
دیکھ لگانے والوں نے نقش کرتی ہے اور اندازہ زبان کی خوبصورتی اور
سلاحت کے باعث پرکاش نہایت شوق سے پڑھتے ہیں۔
حدائق اور حضور مسیح صدیق علیہ السلام و مکمل سیٹ جلد
دوڑھے، ہر حصہ الگ الگ بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔

تَرْجِمَةُ وَذِرْتَهُ الْمُجَاهِدِ

بہترین و علموں کا مشہور جموعہ، کاغذ رفہ پاہ رود پے
کاغذ گلزار جو رہ رود پے۔

تَفسِيرُ مَوْضِعِ الْقُرْآنِ

یہ مشہور دانہ تفسیر کی تعارف کی مخلص نہیں، سول رود پے
یہ اپنے مکتبہ تکنی سے منگا سکتے ہیں دنیا دنہ اخبارہ رود پے

الْوَارِ الغَيْوَبِ أَذْرُ وَتَرْجِمَةُ ضَيَاً مَرِّ الْفَلَوْبِ

حضرت حاجی شاہ عبدالرشد کی مشہور کتاب ضیاء القوب بیں
شعل و ذکر، بیعت و ارشاد، مرافقہ و مجاہدہ اور اس سلسلہ
کے دیگر لطائف پر تفصیلی کلام کیا گیا ہے، اور بہت سے
روحانی اسرار کا اکٹھا فاصہ ہے، راوی طریقت کے مافروں
کے لئے یہ نہایت عجیب کتاب ہے، اردو عالم فہم
قیمت صرف ۱۷۰ روپے۔

دراسِ نظامِ ای کی جملہ کتب مذاہب
قیمتیوں پر مہیا کی جاتی ہیں
طبعاء اور اصل مدلہ مس مقتصد ہوں

حضرت شاولی اللہ علیہ کی مرکزۃ الراصیف

قول الحسین فی سوار السیل

شقام الرعیل

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ذکر و بیعت کے
مالک و ماعظیہ پر بہت متفصل کلام کیا ہے، بلاشبہ بیعت و ذکر کا
موضوع نہایت اہم ہے، اور اس باب میں بہت افراد و
تقریبی حلیں ہی ہے "سوامیل" کا مطالعہ صحیح یا تحریر پر پہنچ کر
نہایت غیرہ ہو گا۔ صفات عطا۔ قیمت ۱۰ روپے

لیوا اور انوار در (اردو)

علمی خوانی

حکیم الامامت ہولا نا اشرف علیؑ کے بیشمار مصنفوں سے تحقیق کئے
ہوئے ان شاہراہ کا رضمیں لوں کا بمحض تھیں ہر سچے صلی و دینی اہم
 موضوعات پر اتمہانی تحقیق و بالائے نظری سے کلام کیا گیا ہے، زبان
ہما فہم۔
و محققون میں مکمل قیمت پندرہ روپے۔

ایک سر کرتا الٰہ نا درست

البیان فی علوم القرآن

سائنس اور فلسفہ باطل کے مقابلہ میں سلامی نظریات اصولی کی قوت و حقانیت قرآنکی شہادت

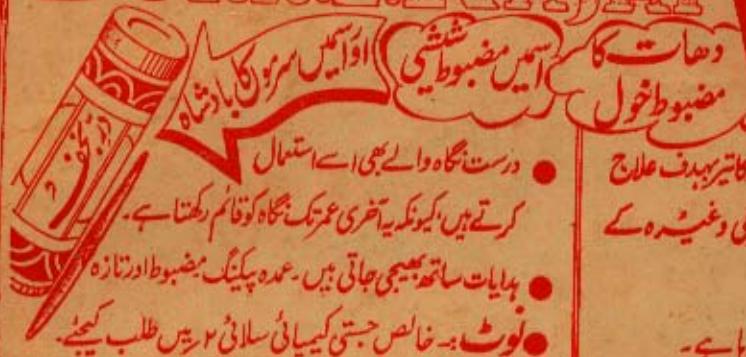
خدائی ذات و صفات۔ تنفس، ملائکہ، جزء و مسرا، ثواب حساب، قبر، جنت، دوزخ، نبوت والہم، بنی کی روحاںی قوت و دغیرہ کی تشریع و توضیح۔ شکوک اور تردیدات کا زانہ۔ اسلام ہی کے دین کا ان اور صراحت سقیم ہوئیکے دلائل۔ صفت و بیان۔ استعارہ و کناہ۔ ناسخ و نسخ۔ قرآنی اصطلاحات۔ اختلاف قراءۃ و ضریر پر متفاہ کام..... اس کتاب کے صفت تفسیر حقانی کے مولف، عدۃ الشیخ علام ابوالعلی عبد الحقی صاحب حقانی مفسر و بڑی بہی۔

علام المؤرشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے فاضل جن کی طبقے اس کتاب کے بالسیس ملاحظہ فریائیے۔ صفات عہدہ کا فہنمہایت عذیز سفیدہ لکھائی تفسیر۔ چودہ جلد پر (جلد پنجم و پہلے) طائف سہیہ کی بھی وہ تایاب کتاب ہے جسکی قیمت آپ کو بعض فہرستوں میں تھیں، دی پلٹی۔ تھوڑے نسبت سستیاب ہوئے ہیں جلد طلب فریائی۔

حضرت العلام مولانا المؤرشاہ صاحب شیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علام دوہم اہلِ سلام کی عالی خدمت میں ہم فرض ہے کہ اخقرنے تفسیر حقانی اہم اس کے واقع متدھون کو مطالعہ کیا اور کرتا ہے مقدمنہ جناب شیر مر جوں نے علوم قرآنیہ اور حقانیہ فرازیہ اور مدارک بیانیہ و فصاحت و بیان۔ اور طبقاتِ نظم و عبارت اور عقائد اسلامیہ اور اخلاق دلائل اور مذاہیات پاٹلا اور علومِ برزخ و حشر و اشروا قیامت، تکمیل و تکریب کیا تو تمہیہ اور ہمی کی بحث کی ہے، جس کی تفہیم کرچے سکن ہے، مگر راقع نہیں۔ پھر تفسیر میں علاوہ تفسیر قرآن حکیم کے ہر ہی طرح کے معروف اسلامی علماء و مراجع و مسائل تکمیل تقویٰ و ثواب و حکایت و تحقیق مسائل شریعیہ و تشبیہاتِ حقانیہ ذکر کئے ہیں۔ اور تاریخ و جغرافیہ بقدر حاجت بہایت تحقیق سے دیکھ کے ہیں۔ اہل علم کے لئے تفسیر خالصے و قویں بہایا اور حاجت دروار ہی ہے..... مولانا شیری عہداً الشرعاً۔

DURR.E.NAJAF



دھات کا سامن مضمبوطی اور اسیں مضمبوطی کے باہم مضمبوط خول

- درست نگاہ و ایسی بھی اسے استعمال کرتے ہیں کیونکہ تحریک عربک نگاہ کو فاہم رکتا ہے۔
- ہدایات ساتھ بھی جاتی ہیں۔ عمدہ پیکنگ مضمبوط اور تازہ لپی پینت ام شفا۔
- نوٹ۔ خالص جتنی کیساںی سالانہ ۲۰ ہیں طلب کیجئے۔

ڈر سخن ۲

- انہیں پن کے سوا انکھوں کی تمام پیاریوں کا تیرہ بیفت علاج دھندہ، سوتیا، جالا، روندا، پڑیاں اور سرفی وغیرہ کے لپی پینت ام شفا۔
- بارہ سال سے بے شمار انکھوں کو فائدہ پینچا رہا ہے۔

چند تعریفی خطوطِ حکی نقليں ملاحظہ فرمائیے

ید رائے دوچالکہ اس سرہ کو استعمال کریں۔

سماں ہجوالا سرلن حسناں عالم مراد باد و مبرکوں میں پینچا ہوں۔
شیخ الحدیث حضرت رحمۃ اللہ علیہ احمد صاحب تدقیق داڑھ قظر پر خال حسناں عالم بھی آئیں۔ ایں ہم آئیں۔
صلدر جمعہ ملک احمد وہش

سرہ سمجھ فائدہ انکھوں کی پیاریوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ کا سرہ اس وجہ مفید ہے کہ اس کی توصیف ہے۔ آپ جو چاہیں میری طرف سے تھوڑے میں نے بہت سے مرضیوں پر استعمال کیا۔ اس کے استعمال سے انکھوں کی روشنی ہنس ترقی ہوتی ہے۔ اس کی تصدیں کروں گا۔

حکیم کنہیا اللال صاحب ویدہ باری پور
سرہ سمجھ بہت مدد سرہ ہے۔ میں نے بہت سے شخصوں کے سب سے اچھا اور بہتر سے پایا۔ جیسے اس کے استعمال کے سب سے اچھا اور بہتر سے پایا۔ جیسے اسی سے کچھ واسطے نہیں تھے۔ میں پیکا بسے خوارش کریا ہوں اسکو استعمال کرے گا۔ میرے بیان کی تصدیق صرف کا اسکے استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔ زبان سے نہیں بلکہ انکھوں سے کرے گا۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی و تمہرہ فرماتے ہیں

سرہ سمجھ افسریوں کو دیا گیا اور اس کے استعمال سے ان کو فائدہ پہنچا۔ سرہ سمجھ انکھوں کے امراض کے لئے سب سے اچھا اور بہتر سے پایا۔ جیسے اسی سے کچھ واسطے نہیں تھے۔ میں پیکا بسے خوارش کریا ہوں اسکو استعمال کرے گا۔ میرے بیان کی تصدیق صرف کا اسکے استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔

مولانا فاروقی حضرت طہبیت حسناں عالم دیوبند قطبزادہ ایف۔ آر۔ سی۔ بی۔ ایں۔ ریس مارہرہ
میں نے یہ سرہ استعمال کی۔ انکھوں کو تقویت اور چلاشی میں مفید پایا۔ اسی سے کہ ایں بصیرت اس بیانات از فراز میں سے سرہ سمجھ کو اپنے بہت سے مرضیوں پر استعمال کیا۔

امکنے علاوہ بھی اور بہت سے خطوط موجود ہیں جس پر بودجہ کے انکھوں کے امراض میں مفید پایا ہیں جیسے شہر شخص کو سرہ کا استعمال کر کے اسی شنجوہ پر سمجھنے کے لئے جس پر بودجہ کے

ہندوستان کا پتہ۔ دار الفیض رحمانی دیوبند۔ ضلع سہارپور۔ یو، پنی

پاکستانی کا پتہ۔ شیخ سید امداد صاحب ۱۹۷۷ جت لینڈ لائسٹر کراچی۔ پاکستانی حضرات اس پر پر قیمت سرہ مع مخصوصہ اک دل ان کے ریز فی آرڈر ہیں بھیج دیں